عمران سیریز
ماورائی نمبر
کارکا
ظہیر احمد

81A
عمران سیریز نمبر

کارکا

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 140/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

میرا نیا ناول ''کارکا'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ طویل عرصے بعد ایک بار پھر آپ کے لئے نئے اور انتہائی دلچسپ انداز کا ماورائی ناول تحریر کیا ہے جو آپ کے اعلیٰ معیار پر یقیناً پورا اترے گا۔ میرے اکثر قاری دوست مجھ سے بذریعہ خطوط فرمائش کرتے ہیں کہ میں زیادہ سے زیادہ ماورائی ناول تحریر کیا کروں کیونکہ یہ انہیں بہت پسند ہیں اور وہ انہیں بار بار پڑھتے ہیں۔

کارکا ایک جدید دور کا ماورائی ناول ہے جس میں آپ کو پڑھنے کو وہ سب کچھ ملے گا جسے آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس ناول میں آپ کو عمران کے ساتھی، اس کے دشمنوں کے روپ میں دکھائی دیں گے۔ جولیا جو عمران پر جان چھڑکتی ہے جب وہ عمران کی دشمن بن جائے اور اس پر بار بار قاتلانہ حملے کرنا شروع کر دے تو پھر اس کہانی کا انجام کیا ہو سکتا ہے یہ سب تو آپ کو ناول پڑھ کر معلوم ہو گا۔

میں اپنے ان تمام دوستوں کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے میرا طویل ترین ناول ''ڈائمنڈ مشن'' نہ صرف پڑھا بلکہ انتہائی پسند بھی کیا اور مجھے اس طویل ترین ناول لکھنے پر مسلسل خطوط کے ذریعے مبارک باد پیش کر رہے ہیں۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر اپنے اختتام کو پہنچ

چکا ہے لیکن اس ناول کو لکھتے ہوئے مجھے بہت وقت لگ گیا اور میں اس ناول کے دھارے میں بالکل اسی طرح بہتا چلا گیا تھا جس طرح ناول پڑھتے ہوئے آپ کو محسوس ہو رہا ہوگا۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میرے طویل ترین ناول کو نہ صرف آپ نے سراہا بلکہ اسے انتہائی حد تک پذیرائی بھی بخشی۔ اب دوستوں کا اصرار ہو رہا ہے کہ میں سنچری نمبر ڈائمنڈ جوبلی نمبر سے بھی زیادہ طویل لکھوں۔ جس میں تینوں عظیم کردار، علی عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود ایک ساتھ جلوہ گر ہوں۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ میں جلد ہی آپ کو سنچری نمبر کی خوشخبری سناؤں گا۔ سنچری نمبر ڈائمنڈ جوبلی نمبر سے بڑا نہ بھی ہوا تو بھی ایسا ضرور ہوگا جو اپنی مثال آپ ہوگا اور میں کسی اور کا نام نہیں لیتا صرف اپنے لکھے ہوئے ناولوں کے بارے میں کہوں گا کہ سنچری نمبر آپ میرے لکھے ہوئے تمام ناولوں سے بڑھ کر پائیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

ظہیر احمد

عمران نے کار ہوٹل تاج کی پارکنگ میں روکی تو ایک نوجوان لڑکا تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

''سلام صاحب''...... لڑکے نے عمران کو کار سے نکلتے دیکھ کر اسے مخصوص انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ایک کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''وعلیکم السلام۔ ارے تم چھوٹو ہو نا''...... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اور اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں صاحب۔ میں چھوٹو ہی ہوں''...... چھوٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تو تم کافی بڑے لگ رہے ہو۔ تین سال پہلے جب میں نے تمہیں چھوٹو کہا تھا تو تم واقعی چھوٹے تھے لیکن تین سالوں میں تم نے خاصا قد کاٹھ نکال لیا ہے اس لئے اب تم چھوٹو نہیں بلکہ بڑو

ہو گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چھوٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں صاحب۔ میں بڑو نہیں ہوا۔ آپ کا دیا ہوا نام مجھے پسند ہے اور مجھے اب سب چھوٹو ہی کہہ کر پکارتے ہیں"...... چھوٹو نے جواب دیا۔

"یہ تو غلط بات ہے۔ آج تم بڑے ہو گئے ہو کل تم نے جوان بھی ہونا ہے تو کیا تب بھی تم چھوٹو ہی کہلاؤ گے اور جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے تب تمہیں لوگ کیا کہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوٹو بابا"...... چھوٹو نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مطلب یہ کہ تم اپنے نام چھوٹو کو ہمیشہ اپنے ساتھ چپکائے رکھو گے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں صاحب۔ ہر آدمی اپنے نام سے ہی پہچانا جاتا ہے اور میں بھی اپنے اسی نام سے پہچانا جانا چاہتا ہوں"...... چھوٹو نے کہا۔

"گڈ۔ تم نے تو باتیں بھی بڑی بڑی سیکھ لی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ حالات اور مصائب انسان کو سکھا دیتے ہیں"...... چھوٹو نے کہا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"لگتا ہے تم نے کسی بڑے فلسفی کے ہاں نوکری کی تھی جو فلسفیانہ جملے بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں صاحب۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں شروع سے ہی محنت مزدوری کر رہا ہوں۔ آپ نے تین سال پہلے جو سکھایا تھا وہ آج بھی مجھے یاد ہے۔ میں چھوٹی عمر میں اپنے دو بھائیوں اور تین بہنوں کا پیٹ پالنے کے لئے بھیک مانگتا تھا۔ آپ نے مجھے نہ صرف بھیک مانگنے سے منع کیا تھا بلکہ مجھے محنت اور مزدوری کر کے عزت کی روٹی کمانے کے کئی گر سکھائے تھے۔ میں نے آپ کے بتائے ہوئے گروں کا استعمال کیا اور خوب محنت کی۔ رفتہ رفتہ میں نے بہت روپیہ اکٹھا کیا اور پھر میں نے اس بڑے ہوٹل کی پارکنگ کا ٹھیکہ حاصل کر لیا۔ یہ ٹھیکہ حاصل کرنے کے بعد سے میری زندگی ہی بدل گئی ہے۔ اب میرے ہاتھ بھیک مانگنے کے لئے نہیں پھیلتے بلکہ میں آپ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے مظلوم، بے سہارا اور مفلس لوگوں کی مدد بھی کرتا ہوں اور ان کی دعائیں لے کر میں دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت بھی سنوار رہا ہوں"...... چھوٹو نے کہا تو عمران اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"گڈ شو۔ واقعی تم نے چھوٹی سی عمر میں اپنی محنت اور لگن سے اپنا ایک مقام بنا لیا ہے۔ تمہیں دیکھ کر مجھے واقعی بے حد خوشی ہو رہی ہے چھوٹو"...... عمران نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ صاحب"...... چھوٹو نے مسکرا کر کہا۔

"اور سناؤ۔ تمہارے بھائی اور بہنیں کیسی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں صاحب اور میں نے سب کو اچھے سکولوں میں داخل کرا دیا ہے جہاں وہ دل لگا کر اور محنت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ اس ملک کے ہونہار اور قابل شہری بن سکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ملک و قوم کی خدمت کر سکیں"...... چھوٹو نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی ایک اچھے بھائی ہی نہیں بلکہ اچھے انسان اور بڑے دل کے مالک ہو۔ اس دور میں یتیم بچہ اپنے بہن بھائیوں کے لئے اتنا سب کچھ کرے یہ ممکن نہیں ہے۔ سب اپنا اپنا سوچتے ہیں لیکن میں تمہاری آنکھوں میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے دل میں اپنے بہن بھائیوں کی محبت بھری ہوئی ہے جن کے لئے تم نے بہت تگ و دو کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ میں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے بھائی اور بہنیں میری طرح محنت مزدوری نہ کریں اور وہ اس ملک میں اعلیٰ مقام حاصل کر کے بڑے آدمی بن جائیں۔ ان کی خوشی کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں"...... چھوٹو نے کہا۔

"اللہ تمہیں تمہارے ارادوں میں کامیاب کرے۔ میں تو بس تمہارے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی دعا ہی میرے لئے کافی ہے صاحب"...... چھوٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کبھی بھی اور کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو بے جھجک میرے پاس چلے آنا۔ میرے بس میں جو ہوا وہ میں تمہارے لئے ضرور کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ ضرور آؤں گا"...... چھوٹو نے کہا۔

"میرا فون نمبر نوٹ کر لو۔ جب بھی ضرورت ہو مجھے کال کر لینا میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور اس نے چھوٹو کو اپنا سیل فون نمبر بتا دیا جسے چھوٹو نے اپنے سیل فون میں فیڈ کر لیا۔

"اور سنائیں صاحب۔ آپ کیسے ہیں"...... چھوٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بالکل ٹھیک اور ٹھاک ہوں اور دیکھ لو میں پہلے سے زیادہ سمارٹ ہو گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چھوٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ تو شروع سے ہی ایسے ہی ہیں صاحب۔ اچھے خاصے سمارٹ۔ آپ نجانے کیا کھاتے ہو کہ آپ کی عمر بڑھنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ سو سال کے بعد بھی میری اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ مجھے ایسے ہی دکھائی دیں گے"۔ چھوٹو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے مجھے کئی سو سالوں سے جانتے ہو اور مجھے اسی روپ میں دیکھ رہے ہو۔ بھائی میں انسان ہوں جون بدلنے والا ناگ نہیں جو سو سال بعد کسی بھی انسان کا روپ دھارتا ہے تو جوان ہی دکھائی دیتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ جون بدلنے والے ناگ نہیں بھی ہو تب بھی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں نے آپ کو تین سال بعد دیکھا ہے لیکن آپ کے سر پر آج بھی سارے بال کالے ہیں اور آپ کے چہرے پر سلوٹ تک نہیں آئی ہے“...... چھوٹو نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ تین سالوں میں مجھے بوڑھا ہو جانا چاہئے تھا۔ میرے سر کے بال سفید ہو جانے چاہئیں تھے اور میرے چہرے پر جھریاں آ جانی چاہئیں تھیں“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”نہیں صاحب۔ لیکن ان تین سالوں میں آپ کے بولنے کے انداز، آپ کے چلنے کے انداز اور آپ کے ہنسی مذاق کرنے کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا ہے اور کچھ نہیں تو آپ کے سر پر چند ایک تو سفید بال آ ہی جانے چاہئیں تھے“...... چھوٹو نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”ہو سکتا ہے کہ میرے سارے بال ہی سفید ہو گئے ہوں جنہیں

میں نے کلر کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ میرا جسم جھریوں سے بھر گیا ہو جسے چھپانے کے لئے مجھے نجانے کس قدر قیمتی اور نایاب جڑی بوٹیوں کے لیپ اور نئے دور کے جدید کاسمیٹکس کا استعمال کرنا پڑتا ہو“...... عمران نے کہا تو چھوٹو بے اختیار ہنس پڑا۔

”رہنے دیں صاحب۔ میں جانتا ہوں آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو“...... چھوٹو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم اسے مذاق ہی سمجھو تو بہتر ہے لیکن کسی کو میرا یہ راز مذاق میں بھی نہ بتا دینا“...... عمران نے کہا تو چھوٹو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”اچھا صاحب۔ یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں“۔ چھوٹو نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

”کیوں۔ کیا میرے یہاں آنے پر پابندی ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں صاحب۔ آپ جیسے بڑے پولیس والوں کو کہیں آنے جانے کی پابندی کیسے ہو سکتی ہے۔ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کیا آپ اس ہوٹل کے پراسرار کمرے کو دیکھنے آئے ہیں“۔ چھوٹو نے کہا تو عمران نے بے اختیار چونک پڑا۔ تین سال پہلے جب چھوٹو بھیک مانگتا ہوا ایک ٹریفک سگنل پر اس کے پاس آیا تھا تو عمران کو اس کی حالت پر بے حد ترس آیا تھا۔ اس نے نہ صرف چھوٹو کی مالی امداد کی تھی بلکہ اسے بھیک مانگنے کے خلاف لمبا چوڑا لیکچر بھی

دیا تھا اور محنت مزدوری کر کے حق حلال کی روٹی کمانے کی ترغیب بھی دی تھی۔ اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس کے ماں باپ ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں اور اس کے سر پر بہن بھائیوں کی کفالت کا بوجھ ہے جسے وہ ہر صورت میں اٹھائے رکھنا چاہتا ہے۔

چونکہ چھوٹو کا وہ نام نہیں جانتا تھا اس لئے وہ اسے چھوٹو چھوٹو کہہ کر بلاتا رہا تھا اور اس نے چھوٹو کو یہ بتایا تھا کہ وہ پولیس کے محکمے میں بڑا افسر ہے۔ اس نے جان بوجھ کر چھوٹو کو اپنے پولیس افسر ہونے کا کہا تھا تاکہ وہ اسے پھر بھیک مانگتا ہوا دکھائی نہ دے۔ اس نے چھوٹو سے کہا تھا کہ اگر اس نے دوبارہ اسے محنت مزدوری کرنے کی بجائے اس طرح سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو وہ اسے ہمیشہ کے لئے جیل میں لے جا کر بند کر دے گا۔

اب یہ اس کی دھمکی کا اثر تھا یا چھوٹو کا اپنا ضمیر جاگ گیا تھا کہ اس نے بھیک جیسا غیر اخلاقی اور برائی کا راستہ چھوڑ کر محنت مزدوری کرنے کو ترجیح دی تھی اور اب وہ عمران کے سامنے محنتی لڑکے کے روپ میں تھا اور اسے دیکھ کر عمران کو واقعی خوشی ہو رہی تھی۔

''پراسرار کمرہ۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس پراسرار کمرے کی بات کر رہا ہوں صاحب جو اس

ہوٹل کے گراؤنڈ فلور پر ہے۔ میرا مطلب ہے کمرہ نمبر سات جس میں جو بھی جاتا ہے واپس باہر نہیں آتا''...... چھوٹو نے کہا۔

''کیوں۔ کمرے میں جانے والا کہاں غائب ہو جاتا ہے۔ وہ کیوں واپس باہر نہیں آتا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے کیا معلوم صاحب۔ میں نے تو یہاں بہت سے لوگوں کو باتیں کرتے سنا ہے کہ جو بھی اس پراسرار کمرے میں جاتا ہے وہ اس کمرے سے باہر نہیں آتا۔ ہوٹل کے ملازم جب اس کمرے کو کھولتے ہیں تو کمرہ انہیں خالی ہی ملتا ہے اور......'' چھوٹو نے کہا اور پھر کہتے کہتے وہ خاموش ہو گیا۔

''اور کیا''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

''اور صاحب۔ کمرے کے بڑے شیشے پر خون سے یہ لکھا ہوتا ہے کہ کارکا نے اس انسان کی بھینٹ قبول کر لی ہے''...... چھوٹو نے کہا۔

''یہ سب باتیں تمہیں کس نے بتائی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''میں یہیں ہوتا ہوں صاحب اور یہاں بے شمار افراد آتے ہیں جن کی زبان پر اس پراسرار کمرے کی ہی باتیں ہوتی ہیں''۔ چھوٹو نے کہا۔

''کیا تم نے خود بھی اس کمرے کو دیکھا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں صاحب۔ میں بڑا ضرور ہو گیا ہوں لیکن میرا دل اتنا بڑا نہیں ہوا ہے کہ میں خود اس پراسرار کمرے کو جا کر دیکھوں"۔ چھوٹو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کب سے ہو رہی ہیں یہاں اس پراسرار کمرے کی باتیں اور اس کمرے میں جانے والے کتنے افراد غائب ہوئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"آج پانچواں روز ہے صاحب اور اب تک اس کمرے میں جانے والے تین افراد غائب ہو چکے ہیں۔ پولیس بھی یہاں آئی تھی لیکن وہ بھی اس کمرے میں جاتے ہوئے ڈر رہی تھی"۔ چھوٹو نے کہا۔

"کیوں۔ پولیس اس کمرے میں جانے سے کیوں ڈر رہی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"جب بھی کمرہ کھولا جاتا ہے تو کمرے سے انتہائی گندی بو آتی ہے اور اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جیسے اندر بہت سے بھیڑیے غرا رہے ہوں۔ ڈراؤنی آوازوں کی وجہ سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اس کمرے میں قدم بھی رکھ سکے سوائے ایک آدمی کے"۔ چھوٹو نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اور وہ ایک آدمی کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل کا مالک اور جنرل منیجر احمد چنائے۔ وہ آسانی سے کمرے میں چلا جاتا ہے۔ اسے نہ تو کوئی آواز سنائی دیتی ہے اور

نہ ہی بدبو محسوس ہوتی ہے"...... چھوٹو نے کہا۔

"تو کیا پولیس نے اس سے پوچھ گچھ نہیں کی کہ اس کے ساتھ یہ سب کیوں نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"پوچھا تھا پولیس نے اس سے صاحب بلکہ پولیس والوں کے کہنے پر اور اپنے ہوٹل کی ساکھ بچانے کے لئے احمد چنائے نے ایک خطرناک کام بھی کیا تھا"...... چھوٹو نے کہا۔

"کون سا خطرناک کام"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ایک رات اس پراسرار کمرے میں اکیلا رہا تھا۔ وہ ساری رات جاگتا رہا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا تھا اور نہ ہی کسی نے اسے کوئی نقصان پہنچایا تھا۔ دن نکلتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا"...... چھوٹو نے کہا۔

"پھر"...... عمران نے پوچھا۔

"پھر کیا صاحب۔ اسے کمرے سے صحیح سلامت نکلتے دیکھ کر ایک پولیس والے نے بھی ہمت دکھائی اور اس کمرے میں جا کر بند ہو گیا لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک اس کی چیخنے چلانے کی آوازیں سارے ہوٹل میں گونجنا شروع ہو گئیں۔ جو پولیس والے وہاں موجود تھے وہ اس کی چیخیں سن کر کمرے کے دروازے کے پاس آ گئے۔ انہوں نے دروازہ دھڑ دھڑایا لیکن جو پولیس والا اندر تھا اس نے دروازہ نہ کھولا۔ وہ کچھ دیر اندر چیختا رہا پھر اس کی چیخیں دم توڑ گئیں۔ پولیس والوں کو اپنے ساتھی کے لئے

پریشانی ہو رہی تھی۔ انہوں نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر گھس
گئے۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کمرہ تیز اور بھیانک چیخوں سے
گونج اٹھا۔ کمرے میں اس قدر بو تھی کہ پولیس والوں کا وہاں ٹھہرنا
مشکل ہو رہا تھا لیکن چونکہ ان کا ایک ساتھی اندر تھا اور انہوں نے
اس کی بھیانک اور لرزا دینے والی چیخیں سنی تھیں اس لئے وہ کمرے
میں اپنے ساتھی کو ڈھونڈنے لگے لیکن ان کا ساتھی کمرے میں نہیں
تھا۔ کمرے کے بڑے شیشے پر خون سے لکھا ہوا تھا کہ کارکا نے اس
انسان کی بھینٹ قبول کر لی ہے“...... چھوٹو نے بتایا تو عمران ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”اس کے بعد کیا ہوا“...... عمران نے پوچھا۔

”اور کیا ہونا تھا صاحب۔ اس کمرے کی دہشت ہر طرف پھیل
گئی ہے۔ لوگ اس کمرے میں تو کیا اس فلور پر بھی جانے سے
ڈرتے ہیں بلکہ اب تو یہ عالم ہے کہ لوگوں نے اس ہوٹل میں آنا
ہی چھوڑ دیا ہے۔ سب کا خیال ہے کہ اس پراسرار کمرے بلکہ اس
ہوٹل پر کسی آدم خور بھوت کا قبضہ ہے جو بھی اس کمرے میں جاتا
ہے بھوت اسے ہلاک کر کے کھا جاتا ہے۔ اس بھوت کی وجہ سے
اس ہوٹل کی ساکھ بہت خراب ہو گئی ہے صاحب۔ یہاں مہمان تو
کیا ہوٹل انتظامیہ کے افراد بھی ہوٹل چھوڑ چھوڑ کر جا رہے
ہیں“...... چھوٹو نے کہا۔

”حیرت ہے۔ اس جدید دور میں بھی لوگ جنوں اور بھوتوں کی

باتوں پر یقین رکھتے ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

”کیوں صاحب۔ کیا آپ کے خیال میں جن بھوت نہیں
ہوتے ہیں“...... چھوٹو نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جنات کی موجودگی سے تو کسی بھی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا
ہے لیکن بھوت پریت، آتمائیں، چڑیلیں اور پریوں کی باتیں سب
داستانیں ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ میری نظر میں یہ
سب فرسودہ باتیں ہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”لیکن میں نے آپ کو جو کچھ بھی بتایا ہے وہ سب سچ ہے
صاحب۔ آپ کو میری باتوں پر یقین نہیں تو ہوٹل میں جا کر کسی
سے بھی پوچھ لیں۔ اندر موجود ہر شخص آپ کو ڈرا ڈرا اور سہما سہما سا
دکھائی دے گا“...... چھوٹو نے کہا۔

”لیکن مجھے تمہارے چہرے پر تو کوئی خوف اور ڈر دکھائی نہیں
دے رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نماز پنجگانہ کا پابند ہوں صاحب اور میں ہر وقت کچھ نہ
کچھ پڑھتا رہتا ہوں۔ باوضو اور ہر وقت کلام پاک کی آیات کا ورد
کرنے والے کے پاس کوئی ہوائی مخلوق نہیں آ سکتی اور نہ ہی اسے
نقصان پہنچا سکتی ہے“...... چھوٹو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ سچ ہے۔ با وضو رہنے والوں، نماز قائم کرنے والوں
اور کلام پاک پڑھنے والوں کے پاس شیطان بھی نہیں پھٹک سکتا

چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ شیطان کو دور بھگانے کے لئے تو محض 'لاحول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم' ہی پڑھنا کافی ہوتا ہے۔ اس کلام کے پڑھنے سے شیطان کے جسم پر کوڑے کی سی ضرب لگتی ہے اور وہ چیختا چلاتا اور روتا ہوا بھاگ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں صاحب۔ میں یہ سب پڑھتا رہتا ہوں۔ اسی لئے مجھے نہ کسی کا کوئی ڈر ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی خوف میرے قریب آتا ہے۔ میں یہاں اکیلا ہونے کے باوجود پرسکون بیٹھا رہتا ہوں''۔ چھوٹو نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم واقعی انتہائی نیک، ذہین اور خوش گفتار ہو گئے ہو چھوٹو اور تمہارا یہ بدلا ہوا روپ دیکھ کر میری خوشی بڑھتی جا رہی ہے۔ جب تم اتنے بدل گئے ہو تو پھر میری بات مانو اور اپنا نام بھی اب بدل لو۔ تم جیسے نیک اور شریف بچے کو چھوٹو چھوٹو کہتے ہوئے مجھے بھی برا لگ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تین سال پہلے آپ نے ہی مجھے چھوٹو کا نام دیا تھا صاحب۔ اگر آپ کو یہ نام پسند نہیں تو آپ ہی میرا کوئی نام رکھ دو۔ میں آپ کا دیا ہوا نیا نام رکھ لوں گا اور پرانا نام بھول جاؤں گا''۔ چھوٹو نے کہا تو عمران اس کی معصومیت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارا اچھا سا نام مجھے سوچنا پڑے گا''۔ عمران نے کہا۔

''تو سوچ لو صاحب''...... چھوٹو نے کہا۔

''میرے خیال میں تمہارا نام عبداللہ مناسب رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''عبداللہ۔ نام تو اچھا ہے لیکن اس نام کا مطلب کیا ہے صاحب''...... چھوٹو نے پوچھا۔

''اس نام کا مطلب ہے اللہ کا بندہ''...... عمران نے کہا۔

''ارے واہ۔ یہ نام تو بہت پیارا ہے۔ ہم سب اللہ کے ہی بندے ہیں اور میں یہ نام رکھ کر خاص طور پر اللہ کا بندہ بن جاؤں گا اور ہر حال میں اس کی رضا پر خوش رہوں گا''...... چھوٹو نے کہا تو عمران نے بڑھ کر اسے بے اختیار اپنے گلے سے لگا لیا۔

''جیتے رہو۔ تم واقعی اللہ کے نیک اور شریف بندے ہو عبداللہ۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے اور تمہیں ہمیشہ کامیابیاں نصیب کرے''۔ عمران نے کہا۔

''آمین''...... عبداللہ نے کہا۔

''اچھا۔ اب میں ہال میں جا رہا ہوں۔ اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہو تو چل سکتے ہو۔ میں نے اس ہوٹل کے ریسٹورنٹ کے کھانے کی بہت تعریف سنی تھی۔ سوچا کہ آج یہاں کا کھانا ہی چکھ آؤں۔ آؤ۔ دونوں مل کر کھانا کھاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں صاحب۔ آپ جائیں۔ میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ہی کھانا کھایا ہے۔ میری چھوٹی بہن روز میرے لئے کھانا بنا کر مجھے ساتھ ہی دے دیتی ہے اور میں اسی کے ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا کھانا

پسند کرتا ہوں۔ وہ بے حد لذیذ اور اچھا کھانا بناتی ہے“...... عبداللہ نے کہا۔

”تب تو مجھے اس ہوٹل میں کھانے کی بجائے تمہارے ساتھ تمہارے گھر چلنا چاہئے تاکہ تمہاری بلکہ اپنی بہن کے ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا میں بھی کھا سکوں“...... عمران نے کہا۔

”کیوں نہیں صاحب۔ آپ جب چاہیں میرے گھر آ سکتے ہیں“...... عبداللہ نے کہا۔

”تو چلو۔ ابھی چلتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں صاحب۔ ابھی میرے بھائی اور بہنیں گھر نہیں ہوں گے۔ وہ اسکولوں مین ہوں گے۔ ان کی دو بجے چھٹی ہوتی ہے۔ اگر آپ دو بجے تک رک سکتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے“۔ عبداللہ نے کہا۔

”اوہ۔ ابھی تو دو بجنے میں دو گھنٹے باقی ہیں اور بھوک سے میری آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں۔ چلو کوئی بات نہیں۔ آج میں اس ہوٹل کا کھانا کھا لیتا ہوں۔ پھر کسی دن میں تمہارے گھر چلوں گا اور پھر ہم سب بہن بھائی مل کر ایک ساتھ کھانا کھائیں گے۔ کیا خیال ہے“...... عمران نے کہا۔

”بڑا نیک خیال ہے صاحب۔ جب بھی آپ کو میرے گھر آنا ہو مجھے فون کر کے بتا دینا۔ میں بہن سے کہہ کر آپ کے لئے سپیشل ڈشز تیار کراؤں گا۔ دیکھنا آپ میری بہن کے ہاتھوں کا بنا

ہوا کھانا کھا کر اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے“...... عبداللہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تب تو مجھے اپنے ہاتھوں پر نقلی انگلیاں لگوا کر آنا پڑے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انگلیاں چاٹنے کی بجائے لذیذ کھانا سمجھ کر اپنی انگلیاں ہی چبا جاؤں“...... عمران نے کہا تو عبداللہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر وہ اس سے اجازت لے کر ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوا اس کی نظر سامنے میز پر بیٹھی ہوئی جولیا پر پڑی اور وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جولیا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اور وہ اس کی جانب غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔

”یہ تمہارے آنے کا وقت ہے۔ میں یہاں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں“...... قریب آنے پر جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیوں۔ کیا میں لیٹ ہو گیا ہوں“...... عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم نے کہا تھا کہ تم ساڑھے گیارہ بجے یہاں پہنچ جاؤ گے اب وقت دیکھو بارہ بج رہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”کس کے منہ پر“...... عمران نے کہا۔

”کیا کس کے منہ پر“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”تم نے کہا ہے نا کہ بارہ بج رہے ہیں اور میں بچپن سے ہی

یہ محاورہ سنتا آیا ہوں کہ فلاں کے منہ پر بارہ بج رہے ہیں''۔ عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ عمران ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہال میں گنتی کے چند افراد ہی موجود تھے۔ دائیں طرف ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا جہاں ایک کاؤنٹر مین موجود تھا۔ کاؤنٹر مین خاصا خوش شکل تھا لیکن اس کے چہرے پر الجھن اور انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہی حال وہاں موجود ویٹروں کا تھا۔

گنتی کے چار ویٹر وہاں موجود تھے جو ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کے آرڈر سرو کر رہے تھے لیکن ان کے چہروں پر بھی جیسے ہوائیاں سی اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ اس انداز میں کام کر رہے تھے جیسے یہاں کام کرنا ان کی مجبوری ہو اور وہ بادل نخواستہ اپنی ڈیوٹی دے رہے ہوں۔

''اِدھر اُدھر کیا دیکھ رہے ہو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

''بھوت دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا چونک پڑی۔

''بھوت۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے سنا ہے کہ یہ ہوٹل گھوسٹ ہوٹل بن چکا ہے اور یہاں بھوتوں کا بسیرا ہے جو انسانوں کی بھینٹ لیتے ہیں اور انہیں ہلاک کر کے کھا جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا بکواس ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بھونڈا مذاق نہیں کر سکتے تم''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ہوٹل واقعی بھوتوں کی آماجگاہ ہے۔ گھوسٹ ہوٹل کے گراؤنڈ فلور پر کمرہ نمبر سات میں جو بھی جاتا ہے وہ دوبارہ کبھی دکھائی نہیں دیتا۔ کمرے میں ایک بڑا سا شیشہ لگا ہوا ہے جس پر خون سے لکھا ہوتا ہے کہ کارکا نے اس انسان کی بھینٹ قبول کی''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''تم نے مجھے یہاں لنچ کرانے کے لئے بلایا ہے یا یہ فضول باتیں بتانے کے لئے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے فلیٹ پر تھی جب اسے عمران کا فون آیا تھا کہ وہ لنچ کرنے کے لئے تاج ہوٹل جا رہا ہے اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ لنچ کر سکتی ہے۔ جولیا کو بھلا اس سے بڑی خوشی کیا مل سکتی تھی کہ وہ عمران کے ساتھ لنچ کرے اور آج تو عمران نے خود ہی اسے آفر دی تھی اس لئے وہ فوراً تیار ہوئی اور وقت سے پہلے ہی یہاں پہنچ گئی تھی۔

''بلایا تو میں نے تمہیں لنچ کرانے کے لئے ہی ہے لیکن......'' عمران کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن کیا''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے ڈر ہے کہ کمرہ نمبر سات سے خونی بھوت نکل کر کھانا کھانے یہاں وہ ہماری میز پر آ کر بیٹھ گیا تو کیا ہو گا"۔ عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہو گا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اس نے ہمارے حصے کا کھانا کھا لیا یا پھر تمہیں پسند کر لیا تو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"بھوت اور مجھے پسند کرے گا۔ کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"کیونکہ آج تم بے حد حسین دکھائی دے رہی ہو۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے تم یہاں خاص طور پر تیار ہو کر آئی ہو"...... عمران نے اس کی طرف بڑی میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی باتیں سن کر جولیا کا چہرہ گلنار ہوتا چلا گیا۔

"نہیں۔ میں نے زیادہ تیاری تو نہیں کی بس ہلکا پھلکا سا میک اپ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس ہلکے پھلکے میک اپ میں ہی تم نے قیامت ڈھا دی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے جنت کی کوئی حور غلطی سے میرے سامنے آ بیٹھی ہو"...... عمران نے خالصتاً عاشقانہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر مشرقی لڑکیوں کی طرح حیاء کے بادل چھا گئے تھے۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا میں تمہیں واقعی اچھی لگ رہی ہوں"...... جولیا نے شرمائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اچھی لگ رہی ہو اسی لئے تو مجھے اس بات کی فکر ہے کہ اگر اس بھوت کو بھی تم اچھی لگ گئی تو کیا ہو گا"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا کا کھلا ہوا چہرہ یکلخت بدل گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کون سا بھوت ہے یہاں۔ کہاں ہے۔ بتاؤ مجھے"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ آہستہ بولو۔ بھوتوں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ اگر اس نے تمہاری بات سن لی تو وہ یہاں ہمارے پاس آ کر بیٹھ جائے گا۔ اور پھر......" عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کے ارد گرد کی میزیں خالی تھیں اس لئے وہاں کوئی ان کی باتیں سننے والا نہ تھا ورنہ شاید بھوت کا نام سنتے ہی وہاں بھگدڑ مچ جاتی اور لوگ بھوت بھوت کہتے اور چیختے چلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلتے۔

"عمران پلیز۔ میں یہ فضول باتیں سننے کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھے تم"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں خود بھی بھوتوں کی باتیں کرنے سے ڈرتا ہوں لیکن وہ کارکا......" عمران نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

"کارکا۔ کون کارکا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"گھوسٹ ہوٹل کے گھوسٹ روم میں جو خونی بھوت رہتا ہے اس کا نام کارکا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھورتی رہ گئی۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ یہاں کسی بھوت کا بسیرا ہے اور اس کا نام کارکا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ سائیڈ میں پڑی ہوئی کرسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا لیکن عمران کی نظریں بدستور کرسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ تم اس کرسی کو کیوں گھور رہے ہو"...... جولیا نے اسے خاموش دیکھ کر کہا۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا نہیں دیکھا"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یہ کرسی اپنی جگہ سے ہلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ کارکا نام کا بھوت ہمارے ساتھ اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا ہے"...... جولیا نے اس بار غراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ سچ ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا کا دل چاہا کہ وہ بے اختیار اپنا سر پیٹ لے۔ بعض اوقات وہ عمران کی باتوں سے بری طرح سے زچ ہو جاتی تھی۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ عمران اس سے رومانوی لہجے میں بات کر رہا تھا اور پھر وہ اچانک ہی بھوتوں کو درمیان میں لے آیا تھا جس سے جولیا کے دل میں

جاگنے والے سارے احساسات اور جذبات یکلخت ماند پڑ گئے تھے اور اب اسے عمران کی ان دقیانوسی اور بے معنی باتوں پر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

"تم شاید چاہتے ہو کہ میں یہاں سے اٹھ جاؤں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ویٹر ان کے پاس آ گیا۔

"یس پلیز"...... ویٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر انتہائی خوش اخلاقی سے کہا۔

"نو پلیز"...... عمران نے کہا تو ویٹر چونک پڑا۔

"جی۔ میں سمجھا نہیں"...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے یس پلیز کہا تو جواب میں، میں نے تمہیں نو پلیز کہہ دیا۔ اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"اوہ۔ میرا مطلب ہے کہ میں آپ کے لئے کیا لاؤں"۔ ویٹر نے مسکرا کر کہا۔

"کیا لا سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جو آپ چاہیں۔ آپ یہ مینو دیکھ لیں اور اسے پڑھ کر جو پسند ہو اس کا مجھے آرڈر لکھوا دیں۔ میں وہی آپ کو سرو کر دوں

گا''...... ویٹر نے کہا اور اس نے جیب سے مینو کارڈ نکالے اور ایک مینو کارڈ اس نے نہایت شائستگی سے جولیا کے سامنے رکھا، دوسرا کارڈ اس نے عمران کے سامنے رکھا اور پھر اس نے ایک مینو کارڈ ان دونوں کی سائیڈ میں پڑی ہوئی خالی کرسی کے سامنے رکھ دیا۔

''دو کارڈ تو ٹھیک ہیں۔ تم نے یہ تیسرا کارڈ یہاں کیوں رکھا ہے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تاکہ آپ کے یہ ساتھی بھی کارڈ دیکھ لیں''...... ویٹر نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف جولیا بلکہ عمران بھی چونک پڑا۔

''ساتھی۔ کیا مطلب۔ یہاں تیسرا کون ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک تو یہ صاحب ہیں اور دوسرے یہ''...... ویٹر نے عمران اور پھر خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''دوسرے صاحب سے تمہاری کیا مراد ہے۔ میرے ساتھ تو یہی ایک صاحب ہی بیٹھے ہوئے ہیں''...... جولیا نے کہا تو ویٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیوں مذاق کر رہی ہیں مادام۔ آپ کے ساتھ ایک نہیں دو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایک یہ سیاہ سوٹ والے اور دوسرے یہ صاحب جنہوں نے سرخ رنگ کا لباس پہن رکھا ہے''...... ویٹر نے

ایک بار پھر عمران اور خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سیاہ سوٹ عمران نے پہن رکھا تھا۔

''تم ہوش میں تو ہو۔ کون ہے یہاں سرخ لباس والا''۔ جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''یہ صاحب''...... ویٹر نے پھر سے خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا کی تیوریوں پر بل پڑ گئے اور وہ عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

''تو تم نے اسے بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے''...... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کس بات کے لئے میں نے اسے ساتھ ملایا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک منٹ۔ تم جاؤ یہاں سے۔ مینو دیکھ کر میں تمہیں بعد میں بلا لوں گی''...... جولیا نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو ویٹر اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتا ہوا سر ہلا کر پلٹا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ کیا مذاق ہے عمران''...... ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کون سا مذاق۔ میں تو خاموش بیٹھا ہوا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم یہاں پہلے سے ہی موجود تھے

اور تم نے اس ویٹر کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا تاکہ وہ مجھ سے تم جیسی باتیں کر سکے"...... جولیا نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"کون سی باتیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی بھوت والی باتیں۔ ابھی تم بھوتوں کی باتیں کر رہے تھے اور اب یہ ویٹر کہہ رہا ہے کہ یہاں تمہارے ساتھ ایک سرخ لباس والا آدمی بھی اس کرسی پر بیٹھا ہوا ہے"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"اس کی بات سن کر میں بھی حیران ہوں اور تمہاری طرح مجھے بھی یہ کرسی خالی ہی دکھائی دے رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس ویٹر نے کیوں کہا ہے کہ یہاں سرخ لباس والا کوئی آدمی بیٹھا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"شاید اس کی آنکھیں خراب ہیں یا پھر وہ میری طرح احمق ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تمہیں اس کرسی پر کوئی دکھائی دے رہا ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں احمق تو ضرور ہوں لیکن میری آنکھیں خراب نہیں ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

کچھ دیر بعد ویٹر واپس آیا تو جولیا نے اسے اپنا آرڈر نوٹ کرانا شروع کر دیا۔ عمران نے اس میں کوئی دلچسپی نہ لی تھی۔ ویٹر نے آرڈر نوٹ کیا اور پھر میز سے تینوں مینو کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈالتا

ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"حیرت ہے۔ اب اس نے نہیں کہا کہ یہاں کوئی اور بھی موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے جو یہاں بیٹھا دکھائی دیا تھا ہو سکتا ہے کہ اب وہ یہاں نہ ہو بلکہ واش روم میں ہاتھ دھونے چلا گیا ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"تم سے تو بات ہی کرنی فضول ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ میں نے ایسا کیا کہہ دیا۔ میں نے تو ایک عام سی بات کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری احمقانہ باتیں بعض اوقات جھلاہٹ میں مبتلا کر دیتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں یا کسی اور کو"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے مجھے اور کون ہے یہاں"...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بھی یہاں موجود ہو جسے ویٹر نے دیکھا تھا۔ سرخ لباس والا"...... عمران نے کہا اس کا اشارہ خالی کرسی کی طرف تھا۔

"پھر وہی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا تم اس کے ہونے سے ڈر رہی ہو"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں کیوں ڈروں گی کسی سے۔ بس مجھے اس وقت تمہارا یہ مذاق کرنا اچھا نہیں لگ رہا"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ مذاق میں نے نہیں ویٹر نے کیا تھا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اب تم تو بس کر دو۔ اب ویٹر نے ایسا کوئی مذاق کیا تو میں اس کا سر توڑ دوں گی"...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی۔ تین ویٹر ہاتھوں میں ڈھکی ہوئی ڈشیں لے کر ان کے پاس آئے اور انہوں نے ڈشیں میز پر رکھنی شروع کر دیں۔

"ارے اتنا کھانا۔ ہم انسان ہیں بھائی۔ جنات نہیں جو یہ سب کھا جائیں گے"...... عمران نے تین ڈشیں دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ بھی اتنا سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہی ہو۔

"جو آرڈر ہے جناب۔ اسی کے مطابق سرو کیا ہے"...... ایک ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آرڈر کیا تھا میں نے۔ بتاؤ"...... جولیا نے کہا تو ویٹر نے جیب سے وہ پرچہ نکالا جس پر اس نے آرڈر نوٹ کیا تھا۔ اس نے پرچہ جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے پرچہ پڑھا اور پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یہ پانچ مرغ مسلم۔ اس کا آرڈر میں نے کب دیا تھا تمہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں محترمہ۔ جو آرڈر دین محمد لایا تھا ہم اسی کے آرڈر کے مطابق۔ سارا سامان لائے ہیں۔ اگر یہ مرغ مسلم آپ کے آرڈر میں نہیں ہیں تو ہم لے جاتے ہیں"...... ویٹر نے کہا۔

"کہاں ہے وہ ویٹر۔ جسے میں نے آرڈر نوٹ کرایا تھا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ کچن میں ہے۔ آپ کہیں تو میں بلاؤں"...... ایک ویٹر نے کہا۔

"نہیں۔ ٹھیک ہے تم جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ مرغ مسلم"...... ویٹر نے پوچھا۔

"رکھ دو یہیں۔ جب آرڈر میں لکھا ہوا ہے تو پھر انہیں واپس لے جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔

"لیکن میں نے......" جولیا نے کہنا چاہا تو عمران نے آنکھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ ویٹروں نے ڈشیں وہاں رکھیں اور پھر انہوں ڈشوں سے کپڑا ہٹایا اور مڑ کر وہاں سے چلے گئے۔

"کیوں کیا ہے تم نے ایسا۔ یہ مرغ مسلم کون کھائے گا"۔

ویٹروں کے جانے کے بعد جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"وہی۔ جس نے آرڈر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں نے تو آرڈر نہیں کیا"...... جولیا نے کہا۔

"میں تمہاری نہیں۔ اس کی بات کر رہا ہوں جو ہمارا بن بلایا مہمان بنا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون بن بلایا مہمان"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خود ہی دیکھ لینا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے وہ ڈشیں جن میں مرغ مسلم تھے اٹھا کر اس خالی کرسی کے سامنے میز پر رکھ دیں جس کے بارے میں ویٹر نے کہا تھا کہ وہاں سرخ لباس والا کوئی بیٹھا ہوا ہے۔

"لو دوست۔ کھاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھلی کہ بمشکل کرسی سمیت گرتے گرتے سنبھلی۔ اس نے ایک ڈیش سے اچانک مرغ مسلم غائب ہوتے دیکھے۔ عمران کے ہونٹوں پر یکلخت مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ مرغ مسلم......" جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اور پھر چند ہی لمحوں میں پانچوں مرغ مسلم غائب ہو گئے۔ جولیا کی حالت تو ایسی ہو رہی تھی جیسے وہ ابھی بے ہوش

ہو کر گر جائے گی جبکہ عمران کے ہونٹوں پر بدستور مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا نا کہ ہو سکتا ہے کہ واقعی کوئی یہاں ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لل لل۔ لیکن کون۔ کون ہے یہاں"...... جولیا نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تو یہ بھائی صاحب خود ہی دے سکتے ہیں۔ کیوں بھائی صاحب"...... عمران نے خالی کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں جو ہے وہ تمہیں دکھائی دے رہا ہے"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر تم کس کو کہہ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"جو چند لمحوں میں پانچوں مرغ مسلم کھا گیا ہے۔ میں اس سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو مرغ مسلم اس نے کھائے ہیں ان کی پیمنٹ یہ کرے گا یا ہمیں ہی کڑوے کڑوے گھونٹ بھر کر اس کی پیمنٹ کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے اٹھو عمران۔ میں یہاں نہیں بیٹھوں گی"...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

”کیا ہوا۔ کوئی اندیکھی طاقت ہمارے پاس موجود ہے اور وہ پانچوں مرغ مسلم لمحوں میں کھا گئی ہے اور تم پوچھ رہے ہو کہ کیا ہوا ہے۔ نانسنس۔ اٹھو۔ جلدی اٹھو اور چلو یہاں سے“...... جولیا کہا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے پکڑ کر زبردستی کرسی پر بٹھا دیا ہو۔ اب تو سچ مچ جولیا کا رنگ زرد پڑ گیا۔

”کیا ہوا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس نے مجھے پکڑ کر زبردستی بٹھایا ہے“...... جولیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ ہم یہاں سے جائیں“...... عمران نے کہا۔

”لل لل۔ لیکن میں یہاں نہیں بیٹھنا چاہتی“...... جولیا نے اسی انداز میں کہا اس نے ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہونے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کرسی نے اسے جکڑ لیا ہو۔

”عم عم۔ عمران“...... جولیا کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی۔

”بیٹھی رہو۔ یہ صاحب جو کوئی بھی ہیں ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہے۔ اگر یہ شرافت سے بیٹھے ہیں تو ہمیں بھی نہیں ڈرنا چاہئے۔ کیوں جناب“...... عمران نے پہلے جولیا سے اور پھر خالی کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ ہے کون اور ہم سے کیا چاہتا ہے“...... جولیا نے

خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”کون ہے اس کا تو علم نہیں لیکن کیا چاہتا ہے یہ میں بتا سکتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کیا چاہتا ہے۔ بتاؤ“...... جولیا نے کہا۔

”یہ بے چارہ بھوکا تھا۔ کچھ کھانے کے لئے اس کے پاس رقم نہیں تھی اس لئے یہ ہمارے ساتھ آ بیٹھا اور اس نے ہماری نظروں سے چھپ کر ویٹر کو اپنا آرڈر نوٹ کرا دیا اور پھر پانچ مرغ مسلم کھا گیا ہڈیوں سمیت۔ اب بھی پتہ نہیں اس کا پیٹ بھرا ہے یا نہیں۔ ویسے میرے خیال میں اس کا پیٹ بھر گیا ہو گا کیونکہ اس نے خود ہی پانچ مرغ مسلم کا آرڈر دیا تھا۔ اگر اسے زیادہ بھوک ہوتی تو یہ دس پندرہ مرغ مسلم کا آرڈر بھی دے سکتا تھا۔ کیوں بھائی صاحب میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا“...... عمران کی زبان چل پڑی تو پھر بھلا رکنے کا نام کیسے لے سکتی تھی۔

”اب ہم کیا کریں“...... جولیا نے خوف بھری نظروں سے خالی کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کرسی اپنی جگہ سے کھسک کر پیچھے ہوئی اور پھر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اس کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو۔

”میرے خیال میں محترم کہیں جا رہے ہیں۔ اب تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خاموشی سے بیٹھو اور کھانا کھاؤ۔ اس ٹیبل پر جو کچھ بھی سرو کیا گیا تھا آخر اس کا بل تمہیں ہی چکانا ہے“ عمران

نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"میرا کچھ کھانے کو دل نہیں چاہ رہا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر کھانے کا موڈ نہیں تھا تو پھر اتنا سب کچھ منگوایا کیوں تھا"...... عمران نے کہا۔

"عمران پلیز۔ اس سے کہو کہ یہ ہمیں یہاں سے جانے دے۔ اب میرا دل گھبرانا شروع ہو گیا ہے۔ میں مزید یہاں نہیں بیٹھ سکتی"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"محترم میری کسی بات کا جواب ہی نہیں دے رہے تو میں ان سے کیسے کہوں کہ یہ ہمیں جانے دیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ ایزی ہو کر کھانا کھاؤ اور بھول جاؤ کہ ہمارے ساتھ کوئی اور بھی کھانے میں شریک ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

کیسے بھول جاؤں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کھانا کھانے کے بعد تم دونوں اس ہوٹل کے گراؤنڈ فلور کے سات نمبر کمرے میں آ جانا۔ میں تمہارا وہیں انتظار کر رہا ہوں"۔ اچانک انہوں نے ایک سرسراتی ہوئی آواز سنی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے ہوا سرسرا رہی ہو۔ آواز بے حد بھاری اور بھدی تھی۔ جسے سن کر جولیا تو سہم کر رہ گئی تھی البتہ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کک کک۔ کون ہو تم"...... جولیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کارکا"...... وہی آواز پھر سنائی دی۔

"کون کارکا"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم جب کمرے میں آؤ گی تو بتاؤں گا کہ میں کون سا کارکا ہوں۔ چلو اب جلدی کھانا ختم کرو اور کمرہ نمبر سات میں آ جاؤ۔ میں وہاں زیادہ دیر تمہارا انتظار نہیں کروں گا"...... کارکا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اور اگر ہم نہ آئے تو"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں آنا ہی پڑے گا۔ تم کوشش کے باوجود یہاں سے باہر نہیں جا سکو گے۔ تمہارے قدم تمہیں خود بخود اس کمرے تک لے آئیں گے"...... کارکا کی آواز سنائی دی اور پھر انہیں ایسی آواز سنائی دی جیسے ان کے قریب سے ہوا کا تیز جھونکا گزر گیا ہو۔

"کارکا۔ کیا تم یہاں ہو"...... عمران نے پوچھا لیکن اس بار اسے جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمران نے ایک دو بار کارکا کو اس کا نام لے کر پکارا لیکن جواب ندارد اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا جبکہ جولیا اس آواز کو سن کر جیسے ساکت سی ہو کر رہ گئی تھی۔

تیز زناٹے دار آواز ابھری جیسے آسمان پر بادلوں کے درمیان زبردست انداز میں بجلی کڑکی ہو اور وہ بادلوں کو کاٹتی چلی گئی ہو۔ اس آواز کو سنتے ہی تنگ اور تاریک کمرے میں ایک گول چبوترے پر بیٹھے ہوئے بوڑھے نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

بوڑھے نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر کے بال اور داڑھیں مونچھوں کے ساتھ ساتھ اس کی بھنویں بھی برف کی طرح سفید نظر آ رہی تھیں۔ جیسے ہی بوڑھے نے آنکھیں کھولیں کمرے میں ہلکی ہلکی سرخ روشنی سی بھر گئی۔ یہ روشنی جیسے اس کی سرخ آنکھوں سے پھوٹ رہی تھی۔ بوڑھے کا چہرہ اس روشنی میں انتہائی سیاہ اور مکروہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کون ہے"...... بوڑھے نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"بکاشی ہوں آقا"...... اچانک کمرے میں ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ سامنے"...... بوڑھے نے کہا تو اسی لمحے اس کے سامنے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے وہاں دھوئیں کا بادل سا چھا گیا۔ بادل تیزی سے حرکت میں آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس بادل نے ایک سیاہ فام عورت کا روپ دھار لیا۔ عورت نے بھی سر سے پاؤں تک سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس عورت کے چہرے پر جھریاں ہی جھریاں دکھائی دے رہی تھیں اور اس کی ناک بے حد لمبی اور طوطے کی چونچ کی طرح آگے سے مڑی ہوئی تھی۔ بڑھیا کے سر پر لمبی نوک والی ایک ٹوپی تھی۔ اس سیاہ فام بڑھیا کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کا ایک عصاء تھا جس کے سہارے وہ کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا بات ہے بکاشی۔ کیوں آئی ہو"...... بوڑھے نے اس عورت کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مگولا کا پیغام لائی ہوں آقا"...... بکاشی نے اسی طرح سے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"مگولا کا پیغام۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ۔ کیا پیغام ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور سختی اور کرختگی تھی۔

"مگولا کا کہنا ہے کہ کارکا کا پتہ چل گیا ہے"...... بکاشی نے کہا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ بہت خوب۔ کہاں ہے کارکا۔ کیسے پتہ چلا اس کا"۔

بوڑھے نے اس بار قدرے مسرت بھرے اور پرجوش لہجے میں کہا۔

""کیسے پتہ چلا یہ تو مگولا نے مجھے نہیں بتایا لیکن اس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ کارکا انسانی دنیا میں آ چکا ہے۔ اس لئے اسے جلد سے جلد قابو کر لیا جائے ورنہ اگر وہ اپنی دنیا میں واپس چلا گیا تو پھر اسے پکڑنا ناممکن ہو جائے گا"...... بکاشی نے کہا۔

""اوہ۔ کب آیا ہے وہ انسانی دنیا میں اور کہاں ہے وہ"۔ بوڑھے نے اسی انداز میں پوچھا۔

""وہ آج ہی انسانی دنیا میں پہنچا ہے اور اس وقت وہ جہاں موجود ہے وہاں زمین پر نیلا کنواں کھلا ہوا ہے۔ آپ کے غلام اور آپ کی کنیزیں آسانی سے اس بات کا پتہ چلا سکتی ہیں کہ زمین کے کس حصے اور کس علاقے میں نیلا کنواں کھلا ہے"...... بکاشی نے کہا تو بوڑھے کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

""اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اپنے کسی غلام کو بھیج کر پتہ کراتا ہوں کہ زمین کے کس حصے میں نیلا کنواں کھلا ہے۔ ایک بار مجھے اس علاقے کا پتہ چل جائے تو میں اسی وقت اپنے غلاموں کو کارکا کو پکڑنے کے لئے بھیج دوں گا اور ایک بار کارکا میرے ہاتھ لگ گیا تو میں اس ساری دنیا کا مالک بن جاؤں گا"...... بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

""میں نے مگولا کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... بکاشی نے کہا۔

""تم جا سکتی ہو۔ مگولا کا میری طرف سے شکریہ ادا کرنا اور اس سے کہنا کہ میں جلد ہی اسے بھینٹ دوں گا۔ اس نے مجھے کارکا کی آمد کا بتا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور مہا یوگی کلوگا کسی کا احسان زیادہ دیر اپنے سر پر نہیں رکھتا ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

""ٹھیک ہے۔ تمہارا پیغام مگولا تک پہنچ جائے گا آقا"...... بکاشی نے کہا اور پھر وہ اچانک دھوئیں میں تحلیل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہوتا چلا گیا۔

""آخر تم اپنی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں آ ہی گئے ہو کارکا۔ میں کب سے اس بات کا منتظر تھا کہ تم کسی طرح سے انسانی دنیا میں آؤ اور میں تمہیں گردن سے پکڑ سکوں۔ تم میری ضرورت ہو۔ تمہاری بدولت میں اس دنیا اور دنیا کے تمام انسانوں پر حکمرانی کر سکتا ہوں۔ میں برسوں سے اس کالے غار میں تنہا بیٹھا ہوں۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک تم اپنی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں نہیں آؤ گے میں نہ روشنی میں جاؤں گا اور نہ ہی میں آرام کروں گا۔ آج میری زندگی کا خوش قسمت ترین دن ہے۔ میں نے تمہیں انسانی دنیا میں لانے کے لئے جو چال چلی تھی وہ چال کامیاب ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت جہاں ہو سکتے اور دنیا کا وہ کون سا علاقہ ہے جہاں سے تم نیلا کنواں کھول کر باہر آئے ہو۔ اب تم اس دنیا میں آ گئے ہو لیکن میری مرضی کے بغیر یہاں سے واپس نہیں جا سکو گے۔ میں اپنے کالے غلاموں کو بھیج کر اس نیلے

کنویں پر پہرے بٹھا دوں گا۔ کالے غلاموں کی موجودگی میں تم
نیلے کنویں سے واپس اپنی دنیا میں نہیں جا سکو گے۔ اب تمہیں
یہیں رہنا ہو گا۔ میرا غلام بن کر۔ تمہارے ذریعے ہی میں اس
ساری دنیا کو تسخیر کروں گا اور پھر اس ساری دنیا پر اپنی حکمرانی قائم
کروں گا۔ تم اب میرے غلام بنو گے کارکا۔ صرف میرے
غلام''...... مہا یوگی کلوگا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد
حقارت آمیز اور کرخت تھا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھ گئی
تھی۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنے سیاہ لبادے کی ایک
جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کی
مٹھی راکھ سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے مٹھی اپنے منہ کے پاس
کرتے ہوئے آنکھیں بند کیں اور پھر کچھ پڑھنے لگا۔ چند لمحے وہ
آنکھیں بند کئے مٹھی میں موجود راکھ پر کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے
آنکھیں کھولیں اور راکھ سامنے کی جانب ہوا میں اچھال دی۔ راکھ
پھیل کر بادل جیسی بن گئی۔

''شکارا حاضر ہو''...... مہا یوگی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو
بادل جیسی راکھ میں تیز چمک سی ابھری اور راکھ غائب ہو گئی اور
وہاں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی نمودار ہو گئی۔ لڑکی نے گہرے
سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر سرخ رنگ کی ٹوپی
تھی۔ لڑکی کا رنگ انتہائی سفید تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے
جسم میں خون نام کی کوئی چیز نہ ہو۔ اس کی آنکھیں بھی سفید تھیں

البتہ اس کے ہونٹ اس قدر سرخ تھے جیسے وہ ابھی تازہ خون پی کر
آ رہی ہو۔

''شکارا حاضر ہے آقا''...... لڑکی نے اس قدر چیختی ہوئی آواز
میں کہا جیسے وہ خود بھی بہری ہو اور اس کے سامنے بیٹھا ہوا مہا یوگی
بھی بہرہ ہو۔

''شکارا۔ فوراً کالے جنگل کے کالے کنویں میں جاؤ اور وہاں
سے جس قدر الٹے چہرے والے کالے جبولوں کو لا سکتی ہو لے آؤ۔
ان کی تعداد کسی بھی طرح سو سے کم نہ ہو''...... مہا یوگی نے بھی
جواباً چیختے ہوئے کہا۔

''کالے جبولوں کو کہاں لانا ہے آقا اور ان سے کیا کام لینا
ہے''...... شکارا نے کہا۔

''اس دنیا کے کسی علاقے میں زمین پر ایک کنواں ہے۔ اس
کنویں کی دو نشانیاں یاد رکھو۔ ایک تو اس کنویں سے نیلے رنگ کا
دھواں اٹھ رہا ہو گا اور دوسرا اس دھویں میں تمہیں ننھے جگنوؤں جیسی
روشنی سی چمکتی ہوئی دکھائی دے گی۔ تمہیں کالے جبولوں کے ساتھ
اس کنویں کے گرد پہرہ دینا ہے اور جو بھی اس کنویں کے پاس
جانے کی کوشش کرے گا تم اور کالے جبولے اسے کالے جال میں
قید کر لینا اور جو بھی تمہارے کالے جال میں قید ہو گا اسے لے کر
تمہیں میرے پاس آ جانا۔ تم سمجھ رہی ہو نا کہ میں کیا کہہ رہا
ہوں''۔ مہا یوگی نے کہا۔

"ہاں آقا۔ شکارا تمہاری بات سمجھ رہی ہے"...... شکارا نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور فوراً جا کر اس نیلے دھویں والے کنویں پر قبضہ کر لو۔ اگر کوئی اس نیلے کنویں میں جا کر غائب ہو گیا تو میں کالے جبولوں کے ساتھ تمہیں بھی ہمیشہ کے لئے فنا کر دوں گا"...... مہا یوگی نے کڑکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی مہا یوگی۔ اس کنویں میں میری نظروں میں آئے بغیر ایک چیونٹی بھی نہیں جا سکے گی۔ میں اس کنویں کی ہر طرف سے حفاظت کروں گی"...... شکارا نے کہا اور پھر وہ اچانک ہوا میں تحلیل ہوئی اور وہاں سے غائب ہوتی چلی گئی۔ اس کے غائب ہوتے ہی مہا یوگی نے ایک بار پھر جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مٹھی بھر کر جیب سے راکھ نکالی اور پھر وہ بند مٹھی اپنے ہونٹوں کے پاس کر کے کچھ پڑھنے لگا۔ اس نے پھر سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور مٹھی کی راکھ سامنے کی طرف اچھال دی۔

"جکاڈا حاضر ہو۔ جلدی"...... مہا یوگی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا تو راکھ جو بادل کی طرح پھیل گئی تھی اس میں یکلخت تیز چمک ابھری اور دوسرے لمحے مہا یوگی کے سامنے ایک بانس کی طرح لمبا اور دبلا پتلا انسان نمودار ہو گیا۔ اس انسان نے بھی سیاہ رنگ کا لمبا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس انسان کا سر بے حد

چھوٹا تھا اور اس کا چہرہ بھی سوکھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں لیکن اس کی تھوڑی باہر کی طرف نکلی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں اسی شکارا کی طرح سفید تھیں۔

"جکاڈا حاضر ہے آقا"...... اس لمبے انسان نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"جکاڈا۔ فوراً جاؤ اور اپنے ساتھ سرخ جال لے جاؤ۔ کارکا انسانی دنیا میں آ گیا ہے۔ میں تمہیں اس کا پتہ بتاتا ہوں۔ فوراً وہاں پہنچو اور جیسے ہی تمہیں کارکا دکھائی دے۔ اسے فوراً سرخ جال میں قید کر لینا"...... مہا یوگی نے کہا۔

"جو حکم آقا"...... جکاڈا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہاں تم اکیلے نہیں جاؤ گے۔ اپنے ساتھ سات کلما گیوں کو بھی لے جانا۔ وہ تمہیں کارکا کو پکڑنے میں مدد دیں گی۔ ان کی مدد کے بغیر تم اکیلے اسے نہیں پکڑ سکو گے"...... مہا یوگی نے کہا۔

"لیکن آقا کلما گیاں تو کالے صحرا میں ہیں۔ میرے ساتھ آنے کے لئے وہ بھینٹ مانگیں گی"...... جکاڈا نے کہا۔

"بھینٹ کی تم فکر نہ کرو۔ تم جیسے ہی کالے صحرا میں پہنچو گے میں تمہارے پیچھے سات بڑے جانور وہاں بھیج دوں گا جو کلما گیوں کی بھینٹ ہو گی۔ بھینٹ لیتے ہی وہ تمہارے ساتھ آ جائیں گی انہیں لے کر تم گھابو کے جنگلوں میں جانا اور وہاں سے سرخ درختوں کی جٹائیں توڑ لینا۔ کلما گیاں تمہارے لئے ان جٹاؤں کا بڑا

جال تیار کر دیں گی جس کی مدد سے تم کارکا کو پکڑ سکتے ہو۔ جاؤ۔ ابھی جاؤ۔ کارکا کو اگر علم ہو گیا کہ میں اسے پکڑنے کی تیاری کر رہا ہوں تو وہ فوراً یہاں سے بھاگ نکلے گا اور میں اس بار اسے کسی بھی صورت میں اس دنیا سے بھاگنے نہیں دینا چاہتا“...... مہا یوگی نے چیختے ہوئے کہا۔

”جو حکم آقا“...... جکاڈا نے کہا اور پھر وہ بھی وہاں سے فوراً غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی بوڑھا مہا یوگی حلق پھاڑ پھاڑ کر قہقہے لگانے لگا۔ اس کے قہقہوں سے غار بری طرح سے گونج رہا تھا۔

”اب دیکھتا ہوں کارکا کہ تمہیں مجھ سے کون بچاتا ہے۔ اب تمہیں میرے قبضے میں آنا ہی پڑے گا۔ اب تم میرے غلام بنو گے۔ اس دنیا کی کوئی طاقت اب تمہیں میرا غلام بننے سے نہیں روک سکتی“...... مہا یوگی کلوگا نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر وہ منہ ہی منہ میں کچھ بدبدانا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ ہی رہا تھا کہ یکلخت اسے کسی ناگ کی تیز پھنکار سنائی دی۔ پھنکار کی آواز سنتے ہی اس نے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں۔

”مہا ناگنی کیا یہ تم ہو“...... مہا یوگی نے اپنے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔ میں مہا ناگنی۔ مجھے سامنے آنے کی اجازت

دو“...... کمرے میں پھنکارتی ہوئی آواز ابھری۔

”ٹھیک ہے۔ تمہیں سامنے آنے کی اجازت ہے“...... مہا یوگی نے کہا تو اسی لمحے سامنے دیوار کی جڑ میں موجود ایک سوراخ سے سیاہ رنگ کی ایک ناگن نکلی اور دیوار کے پاس کنڈلی مار کر اور پھن اٹھا کر بیٹھ گئی۔ اس کا پھن کوبرا ناگ کی طرح پھیل گیا تھا۔

”اصل روپ میں آؤ میرے سامنے“...... مہا یوگی نے چیختے ہوئے کہا۔

”جو حکم آقا“...... اس ناگن کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔ دوسرے لمحے ناگن کے گرد سیاہ دھواں پھیل گیا۔ جب دھواں ہوا میں تحلیل ہوا تو ناگن کی جگہ ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔ لڑکی کی شکل قدیم مصری شہزادیوں جیسی تھی اور اس کا چہرہ بھی سفید تھا جیسے اس کے جسم میں بھی خون نام کی کوئی چیز نہ ہو۔ البتہ اس کی آنکھیں ناگنوں جیسی گول گول تھیں۔ وہ پلکیں نہ جھپک رہی تھی۔ اس کے جسم پر سفید اور سیاہ دھاریوں والا لمبا لباس تھا اور اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔

”اب بولو۔ کیوں آئی ہو“...... مہا یوگی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کڑکدار لہجے میں پوچھا۔

”آپ کو کارکا کے بارے میں کچھ بتانے آئی ہوں آقا“۔ مہا ناگنی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ تم یہ کہنا چاہتی ہو نا کہ وہ اپنی دنیا سے نکل

کر انسانی دنیا میں آ گیا ہے اور اس نے اپنی دنیا سے نکلنے کے
لئے ایک نیلے کنویں کا راستہ کھولا ہے“...... مہا یوگی نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

”نہیں آقا۔ میں جانتی ہوں کہ یہ سب بکاشی تمہیں بتا چکی
ہے۔ اسے مگولا نے یہ پیغام دے کر تمہارے پاس بھیجا تھا“۔ مہا
ناگنی نے کہا۔

”تو پھر تم اور کیا بتانا چاہتی ہو کارکا کے بارے میں۔ بولو“۔ مہا
یوگی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”کارکا، زبورا تک پہنچ گیا ہے آقا“...... مہا ناگنی نے کہا تو مہا
یوگی بری طرح سے چونک پڑا۔

”اوہ۔ یہ کیسے ہوا۔ کارکا کو زبورا کا پتہ کیسے چلا اور وہ اس تک
کیسے پہنچا ہے“...... مہا یوگی نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”کارکا کو اپنی شکتیوں سے زبورا کا علم ہوا تھا آقا۔ زبورا جس
جگہ کارکا کے نام کو بدنام کر رہا تھا وہاں ایک مہا رشی آیا ہوا تھا۔
کارکا نے اس کے ساتھ مل کر زبورا کو کمرے سے کھینچ نکالا ہے اور
اب زبورا کی گردن کارکا کے شکنجے میں ہے“...... مہا ناگنی نے کہا تو
مہا یوگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ اگر مجھے پہلے سے اس بات کا علم ہو جاتا کہ کارکا نیلے
کنویں کے راستے انسانی دنیا میں آ رہا ہے تو میں زبورا کو فوراً اپنے
پاس واپس بلا لیتا۔ میں نے زبورا کو چارے کے طور پر استعمال کیا

تھا تاکہ وہ کارکا کا نام استعمال کرے اور کارکا اپنی دنیا سے نکل کر
اس کے پاس آئے۔ میں اپنے مقصد میں کامیاب تو ہو گیا ہوں
لیکن اب مجھے شاید زبورا سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ وہ میری ایک
بڑی طاقت ہے جس کے فنا ہونے کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے
گا“...... مہا یوگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا اور اس مہا رشی کا بھی کارکا سے مل جانا بہت غلط ہوا
ہے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”مہا رشی۔ کون مہا رشی۔ کس کی بات کر رہی ہو“...... مہا یوگی
نے چونکتے ہوئے کہا۔

”وہ روشنی کی دنیا کا نمائندہ ہے آقا جس کے سر پر نیک لوگوں
کے ہاتھ ہیں۔ اس انسان سے سیاہ طاقتیں ڈرتی ہیں اور اس کے
قریب جانے کی کوشش نہیں کرتیں۔ کارکا سب سے پہلے اسی سے جا
کر ملا تھا اور پھر وہ اس مہا رشی کو لے کر زبورا کے کمرے میں گیا
تھا۔ زبورا کو کارکا سامنے لایا تھا جس کی گردن اس مہا رشی نے پکڑ
کر اسے کارکا کے حوالے کیا تھا“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”اوہ۔ کیا نام ہے اس مہا رشی کا اور کارکا نے اسے اپنا ساتھی
کیوں بنایا ہے“...... مہا یوگی نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں اس مہا رشی کا نام اپنی زبان پر نہیں لا سکتی آقا۔ اگر میں
نے اس کا نام لیا تو میں اسی لمحے فنا ہو جاؤں گی۔ کارکا کو اس
انسان کے بارے میں پتہ تھا کہ وہی آدمی اس کی مدد کر سکتا ہے

اور اسے زبورا تک پہنچا سکتا ہے اس لئے وہ سیدھا اسی کے پاس آیا تھا اور اب وہ دونوں ایک ساتھ ہیں۔ اور ان کا یہ ساتھ تمہارے لئے بھی خطرہ بن سکتے ہیں اور تمہاری سیاہ طاقتوں کے لئے بھی“...... مہا ناگنی نے کہا تو مہا یوگی آنکھیں پھاڑے مہا ناگنی کو دیکھتا رہ گیا۔

”وہ دونوں میرے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو مہا ناگنی۔ کیا تم ہوش میں تو ہو۔ مہا یوگی جو دنیا کا طاقتور ترین انسان ہے اور ہزاروں سیاہ طاقتوں کا مالک ہے اور جسے مہا شیطان کے بڑے بڑے پجاری بھی نمسکار کرتے ہیں۔ اسے کارکا اور ایک عام سا مہا رشی نقصان پہنچائے گا۔ بولو“...... مہا یوگی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو مہا ناگنی کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”مم مم۔ میں معافی چاہتی ہوں آقا۔ لیکن میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو سچ ہے۔ میں پاتال کا کالا آئینہ دیکھ کر آئی ہوں اور مجھے جو کچھ کالے آئینے نے بتایا ہے وہی میں تمہیں بتا رہی ہوں“...... مہا ناگنی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا بتایا ہے کالے آئینے نے، بتاؤ مجھے“...... مہا یوگی نے اسی انداز میں کہا۔

”کالے آئینے کا کہنا ہے کہ اگر وہ مہا رشی، کارکا کا ساتھی بن گیا تو مہا یوگی اور اس کی سیاہ طاقتیں کسی بھی صورت میں کارکا کو

پکڑ نہیں سکیں گی اور اگر ایسا کیا گیا تو مہا رشی اور کارکا مل کر مہا یوگی اور اس کی ساری سیاہ طاقتوں کو فنا کر سکتے ہیں۔ کالے آئینے نے مشورہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر مہا یوگی نے کارکا کو پکڑ کر اپنا غلام بنانا ہے تو سب سے پہلے اسے مہا رشی کے خلاف کام کرنا ہو گا ورنہ مہا یوگی اپنے مقصد میں کسی بھی طرح کامیاب نہیں ہو سکے گا“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”کیا مطلب۔ مہا رشی کے خلاف مجھے کیا کرنا ہو گا“...... مہا یوگی نے چونک کر کہا۔

”میرے کہنے کا مطلب یہ ہے جب تک وہ زندہ ہے آقا۔ تم کارکا کو تسخیر نہیں کر سکو گے۔ کارکا کو تسخیر کرنے کے لئے تمہیں پہلے اس مہا رشی کو ہلاک کرانا پڑے گا جو کارکا کا ساتھی بن بیٹھا ہے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن اس مہا رشی کو کون کرے گا ہلاک“...... مہا یوگی نے اسی انداز میں کہا۔

”اس کے لئے تمہیں اپنی سیاہ طاقتوں میں سے سب سے بڑی طاقتوں کو حرکت میں لانا ہو گا۔ چھوٹی طاقتیں اس مہا رشی کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گی بلکہ چھوٹی طاقتوں میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ وہ اس مہا رشی کے قریب بھی جا سکیں“...... مہا ناگنی نے کہا تو مہا یوگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ میرے پاس پانچ بڑی طاقتیں تھیں جن میں سے ایک

طاقت زبورا تھی اور تم بتا رہی ہو کہ زبورا کو کارکا نے پکڑ لیا ہے۔ کارکا اسے کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑے گا وہ اسے بہت جلد فنا کر دے گا۔ اب میرے پاس صرف چار طاقتیں باقی بچی ہیں۔ ایک تم ہو مہا ناگنی، دوسری طاقت شکارا ہے۔ تیسری طاقت جکاڈا اور میری چوتھی اور سب سے بڑی طاقت ہاگار ہے۔ تم میرے سامنے ہو اور، شکارا کو میں نے نیلے کنویں کی حفاظت پر بھیج دیا ہے۔ جکاڈا کو میں نے کارکا کا شکار کے لئے بھیج دیا ہے اور ہاگار ابھی کالے معبد میں موجود ہے جسے ضرورت پڑنے پر میں کبھی بھی بلا سکتا ہوں''...... مہا یوگی نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے آقا۔ تم نے جکاڈا کو کیوں بھیج دیا ہے۔ اسے تم جلد سے جلد واپس بلا لو۔ اس سے کہو کہ جب تک مہا رشی ہلاک نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ کارکا کا شکار کرنے کی کوشش نہ کرے ورنہ کارکا، مہا رشی کے ساتھ مل کر اسے فنا کر دے گا۔ اسے جلدی بلائیں آقا۔ جلدی''۔ مہا ناگنی نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ میں اسے کیسے بلاؤں۔ تم جاؤ۔ جلدی جاؤ اور اسے واپس بلا کر لاؤ۔ جاؤ۔ جاؤ''...... مہا یوگی نے چیختے ہوئے کہا۔

''جو حکم آقا۔ میں اسے بلا کر لاتی ہوں''...... مہا ناگنی نے کہا اور پھر وہ اچانک دھویں میں تبدیل ہوئی اور دوبارہ ناگن بن گئی۔ دوسرے لمحے ناگن نے پھن سمیٹا اور مڑ کر دیوار کی جڑ میں اسی سوراخ میں گھستی چلی گئی جس سے نکل کر وہ باہر آئی تھی۔

''وہ چلا گیا ہے۔ اب ہمیں بھی یہاں سے اٹھ کر چل دینا چاہئے''...... جولیا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم کچھ بھی کر لیں ہم یہاں سے نہیں جا سکیں گے۔ تم نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ ہم نے کہیں اور جانے کی بھی کوشش کی تو ہمارے قدم خود بخود ہمیں اس تک لے جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ ہے کون اور وہ ہم سے چاہتا کیا ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''غیبی مخلوق ہے۔ اس کا تعلق جنات سے بھی ہو سکتا ہے اور کسی اور ہوائی مخلوق سے بھی اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اس کا جواب میں بھلا کیسے دے سکتا ہوں''...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''ہوائی مخلوق''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جیسے بھوت پریت، کچھ بھی کہہ سکتی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے ہمارا کیا تعلق او . وہ ہمارے پاس ہی کیوں آیا تھا"...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس کا جواب اسی سے پوچھ لیتی۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو میں نے تو اسے نہیں بلایا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو کیا اب تم اس سے ملنے جاؤ گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ پانچ مرغ مسلم کھا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ بل مجھے نہیں دینا۔ لیکن تم بھی اس کا بل کیوں دو گی۔ اسے اپنا بل خود ادا کرنا چاہئے اور میں اس کا تب تک پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب تک وہ اپنے آرڈر کی پیمنٹ نہیں کر دیتا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اگر اس کا تعلق سچ مچ آسیب سے ہوا تو"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے گھر میں ہو گا آسیب۔ میں اس سے نہیں ڈرتا۔ میں تو اس سے بل لے کر ہی رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہیں اس کے پاس جانا ہے تو چلے جانا لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ سمجھے تم"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"ساتھ تو تمہیں میرے چلنا ہی پڑے گا۔ اس نے ہم دونوں کو ہی آنے کا کہا ہے۔ اگر تم نے اس کی بات نہ مانی اور وہ سچ مچ

جنات قوم سے ہوا تو وہ تمہیں یہاں سے اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح پرانے زمانے میں جنات اور دیو محلوں سے خوبصورت شہزادیوں کو اٹھا کر لے جاتے تھے اور پھر بے چارہ شہزادہ ہاتھ میں تلوار لئے طلسمات کا مقابلہ کرتا ہوا شہزادی تک پہنچتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں اس سے ڈر نہیں لگتا"...... جولیا نے عمران کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جب سے ویٹر کے ذریعے سرخ لباس والی غیبی مخلوق کا انکشاف ہوا تھا اس وقت سے جولیا نے عمران کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے بھی خوف یا الجھن کے تاثرات نہیں دیکھے تھے۔

"ڈر کس بات کا۔ سنا ہے جنات خوفناک ہوتے ہیں لیکن یہ جن بے چارہ تو ویسے ہی غائب تھا۔ میں نے اس شکل دیکھی ہی نہیں تو ڈرنا کیسا"...... عمران نے کہا۔

"میری تو یہ سوچ سوچ کر ہی جان نکل رہی ہے کہ ایک غیبی مخلوق ہمارے ساتھ موجود تھی اور وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پانچ مرغ مسلم کھا گئی تھی۔ وہ شاید انہیں ہڈیوں سمیت چبا گئی تھی کیونکہ اس نے ہڈی کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی کہیں نہیں گرایا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"جنات۔ گوشت ہڈیوں سمیت کھاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تمہیں کس نے کہا"...... جولیا نے پوچھا۔

"سید چراغ شاہ صاحب نے"...... عمران نے جواب دیا تو

جولیا خاموش ہوگئی۔

"اب کیا ارادہ ہے تمہارا"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں باتوں باتوں میں اپنے حصے کا کھا چکا ہوں۔ اب تمہاری طرف دیکھ رہا ہوں۔ اگر تم نے کچھ نہیں کھانا تو میں تمہارے حصے کا بھی کھا لوں"...... عمران نے للچائی ہوئی نظروں سے جولیا کے کھانے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری تو ویسے ہی بھوک پیاس ختم ہوگئی ہے۔ کھا لو تم نے جو کھانا ہے"...... جولیا نے کہا اور عمران سچ مچ کھانے پر یوں ٹوٹ پڑا جیسے وہ واقعی کئی دنوں کو بھوکا ہو۔

"اب بھی تھوڑا بہت بچا ہوا ہے۔ کھانا ہے تو کھا لو ورنہ آج تمہیں بھوکی ہی رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں کھانا"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ جولیا سے اسی جواب کی توقع کر رہا تھا۔ عمران جلدی جلدی ہاتھ مار رہا تھا۔ کھانا کھا کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر وہ ہاتھ دھونے کے لئے واش روم کی طرف چلا گیا۔ واش روم سے واپس آیا تو جولیا اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

"بل دے دیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں دے دیا ہے"...... جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا تو

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لگتا ہے کافی بھاری بل تھا جس کی وجہ سے تمہارا موڈ آف ہوگیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بل دینے کا غصہ نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو کس بات کا غصہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

'اس کارکا کا جو خواہ مخواہ ہمارے لئے مصیبت بن گیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ پھر یہاں آیا تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں بل دے کر یہاں سے نکلنے لگی تھی لیکن جیسے ہی میں نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے مجھے ایسا لگا جیسے کسی اندیکھی طاقت نے مجھے پکڑ لیا ہو اور پھر وہ مجھے کھینچتی ہوئی یہاں واپس لے آئی"...... جولیا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر سیل فون کی سکرین کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سکرین پر سرداور کا نمبر ڈسپلے ہوتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"سرداور کی کال۔ اس وقت"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا پھر اس نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"حیراں و پریشاں، خود سے نالاں و پشیماں، بندۂ ناداں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... سیل فون کان سے لگاتے ہی عمران کی زبان چل پڑی۔

"عمران بیٹے سرداور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں۔ جانتا ہوں کہ آپ سرداور بول رہے ہیں کیونکہ بغیر سر کے آپ بول ہی نہیں سکتے۔ سر کے ساتھ چہرہ اور ہر چہرے پر منہ لگا ہوتا ہے۔ جس کا سر ہی نہیں ہوگا تو اس کا چہرہ کیسے ہو سکتا ہے اور جس کا چہرہ نہیں تو پھر اس بے چارے کا منہ کیسے ہو سکتا ہے اس لئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں سر عمران نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میرا سر بھی ہے اور چہرہ بھی ہے"۔ عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پلیز عمران۔ میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"۔ دوسری طرف سے سرداور نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں یہ بھی جانتا ہوں جناب۔ آپ کبھی بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ ایک ایسے انسان ہیں جسے مرغی کی طرح ہر وقت سنجیدہ رہنا پڑتا ہے اور شاید آپ کے علم میں نہ ہو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ مرغی ہمیشہ اس وقت سنجیدہ ہوتی ہے جب

اسے انڈہ دینا ہوتا ہے۔ یہی حال سائنس دانوں کا ہوتا ہے وہ ہر وقت نئی سے نئی ایجادات کی فکر میں کھوئے رہتے ہیں اور اسی لئے ان کے چہروں پر ہر وقت سنجیدگی طاری رہتی ہے اور......" عمران کی زبان ایک بار چل پڑی تو پھر بھلا رکنے کا نام کیسے لے سکتی تھی۔

"ہونہہ۔ میں پریشان ہوں اور تم اپنی ہی بولے جا رہے ہو"۔ سرداور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے باپ رے۔ آپ تو غصے میں آ گئے۔ بولیں۔ جناب آپ بولیں۔ میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ اب میں اس وقت تک خاموش رہوں گا جب تک آپ خود بول بول کر نہ تھک جائیں یا پھر اپنی بات ختم کر کے خاموش نہ ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم خاموش ہوئے ہو"...... سرداور نے اسی انداز میں کہا۔

"ارے۔ ہپ۔ اب ہو گیا خاموش"...... عمران نے کہا۔

"تم سارے کام چھوڑو اور فوراً میرے پاس لیبارٹری پہنچ جاؤ۔ اٹ از وری امپورٹنٹ۔ ہری اپ"...... سرداور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا دوسری طرف سے سرداور نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ارے ارے۔ میری بات تو سنیں۔ ہیلو۔ ارے"...... عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے سرداور تو رابطہ ختم کر چکے تھے۔

"کیا ہوا"...... عمران کو سیل فون کان سے ہٹاتے دیکھ کر جولیا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید اس بڑھاپے میں ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کے کان میں اذان دلانے کے لئے وہ مجھے فوراً بلا رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ جب بھی بولو گے فضول ہی بولو گے۔ بولو کیا کہا ہے انہوں نے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بتا تو رہا ہوں۔ انہوں نے فوری طور پر مجھ لیبارٹری پہنچنے کا کہا ہے۔ اب سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کروں۔ ایک طرف کارکا مہاراج ہیں جنہوں نے مجھے فوراً اپنے کمرے میں بلایا ہے اور دوسری طرف سرداور صاحب ہیں۔ انہوں نے بھی نادر شاہی حکم صادر کر دیا ہے۔ اب کس کی بات مانوں اور کس کی نہ مانوں۔ اگر میں کارکا سے ملنے نہ گیا تو وہ مجھے یہاں سے جانے نہیں دے گا اور اگر میں سرداور کے پاس جلد نہ پہنچا تو انہوں نے سر سلطان یا پھر چیف سے شکایت لگا کر میرا ناطقہ بند کر دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم کوشش کر کے دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ کارکا کا تم پر زور نہ چلے اور تم یہاں سے نکل جاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"اور تم"...... عمران نے کہا۔

"میں اپنے لئے کچھ منگوا لیتی ہوں اور دھیرے دھیرے کھانا شروع کر دیتی ہوں۔ جب تک میرا کھانا ختم نہ ہو گا تب تک کارکا

مجھے اپنے پاس آنے پر مجبور نہیں کر سکتا"...... جولیا نے کہا۔

"آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن......" عمران نے کہا۔

"لیکن کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس نے مجھے بھی نہ جانے دیا تو"...... عمران نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا۔

"ایک مرتبہ کوشش تو کر کے دیکھو"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"کہیں اس کوشش میں وہ میرا دھڑن تختہ ہی نہ کر دے"۔ عمران نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ دھڑن تختہ کیا ہوتا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اس کا مطلب دیکھنے کے لئے مجھے کہیں سے اُردو لغت ڈھونڈنی پڑے گی اور میں اس چکر میں نہیں پڑنا چاہتا"۔ عمران نے کہا تو جولیا سر ہلا کر رہ گئی۔

"اچھا تم بیٹھی رہو۔ میں ایک کوشش کر کے دیکھ ہی لیتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ ایک کڑک دار اور سرد آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"نہیں عمران۔ تم مجھ سے ملے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتے"۔ آواز اس قدر خوفناک تھی کہ عمران کے قدم وہیں جم گئے۔ یہ آواز جولیا کو بھی سنائی دی تھی اور جولیا کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ارے باپ رے۔ تم ابھی یہیں ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم

اپنے کمرے میں ہمارا انتظار کر رہے ہو گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں کمرے میں ہی ہوں لیکن میری آنکھیں اور کان تم دونوں پر ہی لگے ہوئے ہیں‘‘...... سرد آواز سنائی دی۔

’’بڑے تیز ہیں تمہارے کان اور آنکھیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’چلو آؤ میرے پاس۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے‘‘...... کارکا نے کرخت لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی عمران کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اپنی جگہ کھڑا ہو لیکن اس کے پیر خود بخود حرکت میں آ گئے ہوں۔ جولیا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

’’ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ میں آ رہا ہوں۔ مجھے اس طرح گھسیٹو تو نہ‘‘...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ جلدی آؤ‘‘...... کارکا نے کہا۔

’’لیکن یہ لوگ۔ اگر انہوں نے ہمیں تمہارے کمرے کی طرف جاتے دیکھ لیا تو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ان سب کی تم فکر نہ کرو۔ میں نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ تم انہیں دکھائی نہیں دو گے‘‘۔ کارکا نے کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا ہم بھی تمہاری طرح انویسیبل ہو گئے ہیں‘‘۔ عمران نے چونک کر کہا۔

’’انویسیبل سے تمہاری مراد اگر غائب ہونے سے ہے تو نہیں۔ تم غائب نہیں ہوئے ہو۔ میں نے صرف یہاں موجود ان افراد کی

آنکھوں پر پردہ ڈالا ہے تاکہ یہ تمہیں کمرہ نمبر سات میں جاتے نہ دیکھ سکیں‘‘...... کارکا کی آواز سنائی دی۔

’’خدا کی پناہ۔ تم تو شیطان کے بھائی معلوم ہو رہے ہو‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ میں شیطان کا بھائی نہیں اس کا دشمن ہوں۔ بہت بڑا دشمن‘‘...... کارکا نے جواب دیا۔

’’اگر تم شیطان کے دشمن ہو تو ہمارے ساتھ شیطانی کیوں کر رہے ہو۔ ہم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’تم دونوں نے میرا کچھ نہیں بگاڑا اور نہ ہی بگاڑ سکتے ہو البتہ یہ مت سمجھو کہ میں تمہارا دشمن ہوں۔ مجھے دوست سمجھو صرف دوست‘‘...... کارکا نے کہا۔

’’اچھے دوست ہو جو ہمیں زبردستی گھسیٹتے پھر رہے ہو تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے کیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ایک بار کمرے میں آؤ۔ تمہاری اور میری ملاقات انتہائی خوشگوار ثابت ہو گی‘‘...... کارکا نے کہا۔

’’زبردستی کی ملاقات میں خوشگواریت والی بات مذاق ہی معلوم ہوتی ہے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’یہ تمہارا خیال ہے۔ جب مجھ سے ملو گے تو تمہیں واقعی احساس ہو گا کہ تم ایک ایسے دوست سے مل رہے ہو جو مستقبل میں تمہارے بے حد کام آ سکتا ہے‘‘...... کارکا نے کہا اس بار اس کے

لہجے میں خاصی نرمی تھی۔

''انسان کا دوست انسان ہی ہو سکتا ہے کوئی جن بھوت یا آسیب نہیں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے بھوت اور آسیب سے تشبیہہ نہ دو''...... کارکا نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تم جن ہو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''جب تم مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھو گے تو پھر خود ہی فیصلہ کر لینا کہ میں کون ہوں''...... کارکا نے کہا۔

''کہیں تمہیں دیکھ کر میں ڈر ہی نہ جاؤں۔ میں پہلے ہی دل کا مریض ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری بھیانک شکل دیکھ کر مجھے ہارٹ اٹیک آ جائے اور میں شادی کرنے سے پہلے ہی اس دنیا سے کوچ کر جاؤں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا لیکن اس بار کارکا کی آواز سنائی نہ دی۔ وہ اور جولیا ہال سے نکل کر ایک راہداری میں پہنچ گئے تھے اور پھر راہداری سے گزرتے ہوئے وہ ہوٹل کے اس حصے میں آ گئے جہاں رہائشی کمرے موجود تھے۔ کمرے راہداری کے دونوں اطراف میں موجود تھے۔ کچھ فاصلے پر عمران اور جولیا کو ایک کمرے کے دروازے پر دو پولیس والے دکھائی دیئے۔ جو کاندھوں پر بندوقیں لٹکائے اس کمرے کی حفاظت پر مامور تھے۔

عمران اور جولیا قدم اٹھاتے ہوئے پولیس والوں کے نزدیک پہنچ گئے۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کے علاوہ

راہداری میں اور کوئی نہیں تھا۔ عمران اور جولیا ان کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے لیکن وہ دونوں جیسے انہیں دیکھ ہی نہیں رہے تھے۔ وہ جس کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے تھے وہ دروازہ بند تھا۔

''ہیلو۔ کیا آپ دونوں ہماری طرف توجہ دیں گے''...... عمران نے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا لیکن دونوں کے چہروں پر کوئی تاثر پیدا نہ ہوا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انہوں نے نہ ان دونوں کو دیکھا ہو اور نہ ہی عمران کی آواز ان کے کانوں تک پہنچی ہو۔

''محترمانِ سپاہیان۔ میں آپ دونوں سے مخاطب ہوں۔ کیا میری آواز آپ کے گوش گزار ہو رہی ہے''...... عمران نے ایک بار پھر کہا لیکن ان کے انداز میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اطمینان بھرے انداز میں ایک دوسرے سے محو گفتگو رہے۔

''لگتا ہے یہ دونوں بے چارے گونگے ہیں۔ انہیں میری آواز ہی سنائی نہیں دے رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''گونگے نہیں۔ بہرے کہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ میں انہیں بہرے کیوں کہوں۔ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ بول سکتے ہیں پھر میں انہیں بہرے کیسے کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جنہیں سنائی نہ دے وہ بہرے ہوتے ہیں اور جو بول نہیں سکتا اس کو گونگا کہتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا تم نے مجھے بتا دیا ورنہ میں ان دونوں کو لولا لنگڑا اور کانا سمجھتا رہتا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے جولیا نے اس کی تصحیح کر کے اس پر بہت بڑا احسان کیا ہو۔

"عمران"...... اچانک عمران کی سماعت سے کارکا کی آواز سنائی دی۔

"بھائی۔ خدا کا خوف کرو۔ اس قدر بھیانک آواز میں میرا نام مت لیا کرو۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے"...... عمران نے دل پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کس سے کہہ رہے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔ اس بار اس نے کارکا کی آواز نہیں سنی تھی۔

"اسی مہربان سے جو ہمیں یہاں کھینچ لایا ہے"...... عمران نے کراہ کر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم دونوں دروازہ کھول کر اندر آ جاؤ۔ یہ دونوں تمہارے لئے واقعی اندھے، گونگے اور بہرے ہیں۔ یہ نہ تمہیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ تمہاری آواز سن سکتے ہیں"...... کارکا نے کہا۔

"کک کک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو"...... عمران نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں"...... کارکا کی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ ایک منٹ میں انہیں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اچانک دونوں سپاہیوں کے درمیان میں آ کر کھڑا ہو گیا۔

یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف منہ کئے اسی طرح باتیں کر رہے تھے جیسے عمران ان کے درمیان نہ ہو اور وہ فیس ٹو فیس ایک دوسرے سے مخاطب ہوں۔ عمران نے ایک سپاہی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرانے لگا لیکن سپاہی کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا۔

"واقعی میں تو اس بے چارے کو دکھائی ہی نہیں دے رہا"۔ عمران نے کہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر سپاہی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے ماحول اس سپاہی کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کی بڑی بڑی مونچھوں کے بال کھینچے تھے۔ اس کے ہاتھوں میں اس سپاہی کی مونچھوں کے چند بال آ گئے تھے اور وہ بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھے کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"کیا ہوا رشید خان"...... دوسرے سپاہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری مونچھیں۔ کسی نے میری مونچھیں کھینچی ہیں"...... رشید خان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا۔ کسی نے تمہاری مونچھیں کھینچی ہیں لیکن کس نے۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے"...... دوسرے سپاہی نے حیرت سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں نادر خان۔ مجھے ایسا لگا تھا جیسے میری طرف کوئی ہاتھ آیا ہو اور اس نے میری مونچھوں کے بال کھینچ کر

توڑ لئے ہوں“...... رشید خان نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو نادر خان کے چہرے پر بھی خوف لہرانے لگا۔

”ارے باپ رے۔ کہیں اس کمرے کا بھوت باہر تو نہیں آ گیا“...... نادر خان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے بھی زور دار چیخ نکلی اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے ہٹتے ہوئے وہ پشت کے بل نیچے گرا اور پھر اچانک اس نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا۔ اس کا سر گنجا تھا اور عمران نے جھک کر اس کے گنجے سر پر چپت رسید کر دی تھی۔ بس پھر کیا تھا نادر خان نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔

”بھوت آیا۔ بھوت آیا“...... نادر خان نے چیخ چیخ کر کہا تو رشید خان اچھل پڑا۔

”ہوا کیا ہے“...... رشید خان نے خوف بھری نظروں سے نادر خان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”بھوت نے پہلے میری گدگدیاں نکالیں اور جب میں گرا تو اس نے میرے سر پر چپت ماری ہے“...... نادر خان نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”ارے باپ رے۔ بھاگو یہاں سے ورنہ یہ بھوت پکڑ کر ہمیں کمرے میں لے جائے گا اور وہ ہمیں ہڈیوں سمیت چبا جائے گا۔ بھاگو“...... رشید خان نے چیختے ہوئے کہا اور وہ پلٹ کر وہاں سے

بے تحاشہ انداز میں بھاگتا چلا گیا۔

”ارے۔ رکو۔ میں بھی آ رہا ہوں“...... نادر خان نے بھی چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی اٹھا۔ اس نے اپنی ٹوپی جو زمین پر گر گئی تھی اٹھائی اور اس نے بھی رشید خان کے پیچھے دوڑ لگا دی۔

”یہ تم نے کیا حماقت کی ہے“...... جولیا نے عمران کو غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے تو کوئی حماقت نہیں کی۔ صرف ایک کی موچھیں کھینچی تھیں اور دوسرے کی گدگدیاں نکال کر اس کے سر پر چپت رسید کی تھی۔ بس“...... عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

”یہ حماقت نہیں تو اور کیا تھا“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”چلو تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں“...... عمران نے سعادت مندی سے کہا۔

”تم دونوں فضول کی بحث چھوڑو اور میری بات دھیان سے سنو“...... کارکا کی آواز سنائی دی تو جولیا چونک پڑی۔ اس بار اسے بھی آواز سنائی دی تھی۔

”سناؤ بھائی۔ تمہاری ہی بھیرویں تو سننے آئے ہیں اب شروع ہو جاؤ سر تال کے ساتھ۔ اگر دیپک راگ آتا ہے تو پہلے وہی سنا دو“...... عمران نے کہا۔

”تم دونوں ساتھ والے کمرے میں جاؤ اور اس کمرے کے واش روم میں جا کر وضو کر کے آؤ۔ جاؤ جلدی کرو۔ اب ہم کمرہ

نمبر سات میں اکٹھے جائیں گے“...... کارکا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”وضو۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں نماز باجماعت پڑھانا چاہتے ہو لیکن یہ کون سی نماز کا وقت ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ جاؤ“...... کارکا نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی عمران کو جھٹکا سا لگا اور وہ بے اختیار آگے بڑھ گیا۔

”جا رہا ہوں بھائی۔ دھکے تو نہ دو“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ جاؤ لڑکی تم بھی جا کر اس کے ساتھ وضو کرو“...... کارکا نے پہلے عمران سے اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران برے برے منہ بناتا ہوا دوسرے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے آ گئی۔ جیسے ہی وہ کمرے کے دروازے کے پاس آئے اسی لمحے کمرے کا دروازہ ان کے لئے خود بخود کھلتا چلا گیا۔

”بڑا آٹومیٹک جن ہے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ جولیا بھی اندر آ گئی۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ہینڈ بیگ ایک میز پر رکھا اور کمرے سے ملحقہ واش روم میں

چلی گئی۔ چند ہی لمحوں میں وہ وضو کر کے باہر آ گئی تو عمران اندر گیا اور وہ بھی وضو کرنے لگا۔

”اب ٹھیک ہے۔ آؤ دونوں باہر“...... کارکا کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر آ گئے۔

”سات نمبر کمرے کے دروازے کے سامنے آؤ“...... کارکا کی آواز آئی تو وہ دونوں کمرہ نمبر سات کے دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔ ”دونوں اپنے دائیں ہاتھ بڑھا کر دروازے کو لگاؤ“۔ کارکا نے کہا۔

”کیوں“...... عمران نے کہا۔

”جب تک تم دونوں ایک ساتھ دروازے پر ہاتھ نہیں لگاؤ گے یہ دروازہ نہیں کھلے گا۔ اسے اندر سے بند کیا گیا ہے“...... کارکا کی آواز آئی۔

”یہ تمہارا کمرہ ہے۔ اگر تم اندر ہو تو تم نے ہی اسے بند کیا ہو گا۔ تم کھولو اسے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں ابھی کمرے کے اندر نہیں گیا۔ میں تمہارے ساتھ باہر ہی موجود ہوں“...... کارکا کی آواز آئی تو عمران ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

”کہاں ہو تم“...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے بہت قریب“...... کارکا نے جواب دیا تو عمران اچھل کر سائیڈ میں ہو گیا۔

"ارے ارے۔ کہیں چھو کر مجھے جلا کر بھسم نہ کر دینا"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ باتیں نہ بناؤ اور دروازے کو ہاتھ لگاؤ جلدی کرو"۔ کارکا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے اور میری ہونے والی کو کچھ ہو گا تو نہیں"...... عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس کا یہ خوف مصنوعی ہی تھا۔

"نہیں۔ کچھ انہیں ہو گا تمہیں"...... کارکا نے جواب دیا۔

"دیکھ لو۔ خوف سے میری ٹانگیں کانپنا شروع ہو گئی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے دروازے کو ٹانگیں لگانے کا نہیں ہاتھ لگانے کا کہا ہے"...... کارکا کی جھلاہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ چلو جولیا"...... عمران نے کہا۔

"دونوں اپنے دایاں ہاتھ لگاؤ گے"...... کارکا کی آواز سنائی دی تو جولیا اور عمران نے دائیں ہاتھ آگے بڑھائے اور دروازے کو لگا دیئے۔ جیسے ہی ان کے ہاتھ دروازے کو چھوئے اسی لمحے کمرے کے اندر سے انہیں تیز اور انتہائی ہولناک چیخ کی آواز سنائی دی۔ یہ چیخ اس قدر بھیانک اور دلخراش تھی کہ عمران اور جولیا بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے۔

"ڈرو نہیں۔ یہ زبورا کی چیخ ہے۔ اسے پتہ چل گیا ہے کہ ہم کمرے میں داخل ہونے والے ہیں"...... کارکا نے کہا۔

"زبورا۔ یہ کون ذات شریف ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ساحرانہ مخلوق۔ جو یہاں میرا نام استعمال کر رہی ہے"۔ کارکا نے کہا۔

"تمہارا نام۔ کیا مطلب"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"یہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ زبورا کر رہا ہے جبکہ وہ مشہور کر رہا ہے کہ یہ سب میرا کام ہے۔ اسی لئے وہ شیشے پر لکھے ہوئے پیغام میں میرا نام لکھ دیتا ہے"...... کارکا نے کہا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کمرے میں چلو سب سمجھا دوں گا"...... کارکا نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ کمرے میں تاریکی تھی۔

"چلو اندر جاؤ۔ تیزی سے آگے بڑھو"...... کارکا کی آواز سنائی دی۔

"تم بھی آؤ"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم دونوں چلو پھر میں بھی آتا ہوں"...... کارکا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی جولیا بھی سہمے ہوئے انداز میں اندر آ گئی۔ ان دونوں نے جیسے ہی قدم آگے بڑھائے اسی لمحے ان کے عقب میں کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ دروازے کے بند ہوتے ہی کمرے میں یکلخت گہری تاریکی چھا گئی۔

"ارے۔ دروازہ بند ہو گیا ہے"...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے بند کیا ہے"...... کارکا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"اس کمرے کی لائٹس کا سوئچ کہاں ہے۔ میں ڈھونڈ کر لائٹس آن کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی اس کمرے کی روشنیاں نہیں جلائے گا"...... کارکا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہم اندھیرے میں چھپن چھپائی کھلیں گے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اسے کمرے کے ایک حصے سے تیز غراہٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کمرے کے کونے میں کوئی بھیڑیا دبکا بیٹھا ہو اور وہ غرا رہا ہو۔

"ہاں"...... کارکا کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"جولیا تم چھپ جاؤ۔ میں تمہیں پکڑوں گا یہاں تو آنکھوں پر پٹی باندھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لڑکی کو نہیں تم زبورا کو پکڑو گے اسی اندھیرے میں"...... کارکا نے کہا۔

"میں۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے زبورا کو پکڑنے کے لئے مجھے ہی کیوں کہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ اسے تم ہی گردن سے پکڑ کر میرے سپرد کر سکتے ہو۔ ایک بار تم اسے گردن سے پکڑ کر اس کا ہاتھ میرے ہاتھوں

میں دے دو تو پھر میں اس کا انتہائی بھیانک حشر کروں گا"...... کارکا نے کہا۔

"لیکن تم نے کہا تھا کہ وہ ساحرانہ مخلوق ہے"...... عمران ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ شیطان کی سیاہ طاقت ہے۔ ایک بری روح"۔ کارکا نے کہا تو اس بار عمران حقیقتاً اچھل پڑا۔

"بری روح۔ اگر وہ بری روح ہے تو پھر میں اسے کیسے پکڑ سکتا ہوں۔ میں تو ایک عام سا انسان ہوں۔ میں روح کو کیسے پکڑ سکتا ہوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم عام انسان نہیں ہو عمران۔ تمہارے اندر جذبہ ایمان کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور نیکیوں کے سائے ہر وقت تمہارے گرد منڈلاتے رہتے ہیں۔ بہت سی نیک ہستیوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں جن میں تمہاری بوڑھی ماں بھی شامل ہے اس کے علاوہ ہر خاص نیکو کاروں نے بھی تمہارے سر پر دست شفقت رکھا ہوا ہے جس سے تمہارے گرد ایک ایسا حصار بن گیا ہے جسے کوئی بھی شیطانی ذریت نہیں توڑ سکتی اور پھر تم اس وقت وضو میں ہو۔ وضو کی حالت میں شیطانی ذریتیں تو کیا خود شیطان بھی تمہارے قریب نہیں آ سکتا۔ جن روشنی کی طاقتوں کے نمائندوں کے تمہارے سر پر ہیں انہوں نے تمہارے اندر وہ روحانی طاقت پھونک دی ہے اور تم شیطانی ذریتوں کو آسانی سے ان کی گردنوں سے پکڑ سکتے

ہو۔ تم ان میں سے جس کی بھی گردن پکڑو گے وہ تمہاری گرفت سے نہیں نکل سکے گی“...... کارکا نے کہا۔

”حیرت ہے۔ میں اتنی خوبیوں کا مالک ہوں اور مجھے علم ہی نہیں ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”خوبیاں ہر انسان میں ہوتی ہیں جو اس سے مخفی ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے وقت وہ خوبیاں انسانوں میں قدرتی طور پر خود ہی اجاگر ہو جاتی ہیں جن سے استفادہ کر کے انسان خود کو بڑی سے بڑی مصیبت سے بھی بچا لیتا ہے“...... کارکا نے کہا۔

”لگتا ہے تم جنات کے آن لائن عالم ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں ایک عام سا جن ہوں لیکن مجھے تمہارے ساتھ مل کر یہاں ایک بڑا کام کرنے کے لئے چنا گیا ہے اسی مقصد کے لئے میں یہاں آیا ہوں“...... کارکا نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

”بڑا کام میرے ساتھ مل کر۔ کیا مطلب“...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

”سب کچھ بتا دوں گا لیکن پہلے زبورا کو پکڑو جو تم سے ڈر کر ایک کونے میں سکڑا سمٹا بیٹھا ہوا ہے“...... کارکا نے کہا۔

”میں اسے کیسے پکڑوں۔ مجھے اس کا کوئی طریقہ تو بتاؤ“۔ عمران نے کہا۔

”میں تمہارا رخ اس طرف گھما دیتا ہوں جس طرف زبورا موجود ہے“...... کارکا نے کہا اور پھر عمران کو یوں لگا جیسے دو ہاتھوں نے اسے کاندھوں سے پکڑ کر سائیڈ میں گھما دیا ہو۔

”اب تم قدم آگے بڑھاؤ“...... کارکا نے کہا تو عمران آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھانے لگا۔ وہ جیسے جیسے قدم آگے بڑھاتا جا رہا تھا غراہٹیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔

”ڈرے بغیر بڑھو آگے اور اپنا دایاں ہاتھ آگے کرو“...... کارکا کی آواز سنائی دی تو عمران نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا اور آگے بڑھنے لگا۔

”بس رک جاؤ“...... کارکا نے کہا تو عمران نے فوراً بڑھتے قدم روک لئے۔

”زبورا تمہارے سامنے ہی کھڑا ہے۔ جھپٹا مار کر اس کی گردن پکڑ لو۔ تمہارے سامنے وہ مزاحمت نہیں کر سکتا“...... کارکا نے کہا۔

”لیکن......“ عمران نے کہنا چاہا۔

”لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم جھپٹا مارو۔ اس کی گردن خود ہی تمہارے ہاتھ میں آ جائے گی“...... کارکا نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ نجانے کارکا کے لہجے میں ایسی کیا بات تھی کہ عمران جیسا انسان بھی اس کی ہر بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ عمران کو اس عجیب اور پراسرار چکر میں کوئی کوفت نہ ہو رہی تھی اور نہ ہی وہ جھلاہٹ کا

شکار ہو رہا تھا حالانکہ ایسے پراسرار اور ماورائی معاملات میں وہ مشکل سے ہی عمل دخل دینے پر راضی ہوتا تھا۔ کارکا کے کہنے پر عمران نے ہوا میں ہاتھ مارا لیکن اس کے ہاتھ میں کچھ نہ آیا۔

"اس کی گردن تمہاری مٹھی میں ہے۔ خبردار مٹھی نہ کھولنا ورنہ وہ نکل جائے گا"...... کارکا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لیکن میری مٹھی میں تو کچھ نہیں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے مٹھی بند کر رکھی تھی لیکن اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی مٹھی خالی ہے۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ تم نے اس کی گردن پکڑ رکھی ہے۔ جلدی کرو سات الٹے قدم پیچھے ہٹ آؤ اور اپنی مٹھی اسی طرح دبائے رکھو"...... کارکا نے اسی انداز میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر الٹے قدموں پیچھے ہٹ آیا۔ جیسے ہی وہ پیچھے آیا اسی لمحے چٹ چٹ کی آواز کے ساتھ اچانک کمرہ روشن ہوتا چلا گیا جیسے کسی نے لائٹس آن کرنے کے لئے سوئچ پریس کر دیئے ہوں۔ جیسے ہی روشنی ہوئی یہ دیکھ کر عمران بے اختیار اچھل پڑا کہ اس کے ہاتھ میں ایک سائے کی گردن تھی۔

یہ ایک سیاہ رنگ کا سایہ تھا جس کا نہ چہرہ تھا اور نہ اس کا سر منہ دکھائی دے رہا تھا۔ سائے کی گردن عمران کے ہاتھ میں تھی اور وہ عمران کے ہاتھ میں لٹکا بری طرح سے تڑپ رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ عمران کے ہاتھ پر جمے ہوئے تھے جیسے وہ عمران کے

ہاتھ سے اپنی گردن چھڑانے کی سعی کر رہا ہو۔ لیکن عمران کو اس کا لمس محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔ عمران کے ہاتھوں میں سایہ کو تڑپتے دیکھ کر جولیا کی آنکھیں بھی پھیل گئی تھیں۔

"دھیان رہے۔ اس کے پیر زمین پر نہ لگنے پائیں ورنہ یہ تمہاری گرفت سے آزاد ہو جائے گا"...... کارکا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر عمران اور جولیا حیران رہ گئے کہ ان کے قریب ایک انتہائی خوش شکل، لحیم و شحیم اور مضبوط جسم والا انسان نمودار ہو گیا تھا۔ اس آدمی کا جسم اور چہرہ انسانوں جیسا ہی تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ دکھائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھیں عام انسانوں سے قدرے بڑی تھیں اور وہ پلکیں نہ جھپک رہا تھا اور اس آدمی نے سیاہ رنگ کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر فیلٹ ہیٹ تھا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کارکا"...... اس آدمی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کارکا کا نام سن کر جولیا اور عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھتے رہ گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ جو کارکا غیبی حالت میں ان سے مخاطب تھا اور خود کو جن کہہ رہا تھا وہ ایک عام انسان کی شکل میں ان کے سامنے آئے گا۔

"لڑکی آگے بڑھو اور زبورا کی ٹانگیں پکڑ لو"...... کارکا نے جولیا

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں تم۔ جلدی کرو"...... کارکا نے سخت لہجے میں کہا تو جولیا خوف بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا تو جولیا نے ہونٹ بھینچے اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے پاس آ گئی۔ عمران کے ہاتھ میں موجود سایہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ وہ بار بار پاؤں نیچے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے ہاتھ مزید اوپر اٹھا لیا تاکہ سائے کے پیر زمین سے نہ لگ جائیں۔

"کیا سوچ رہی ہو لڑکی۔ جلدی پکڑو زبورا کی ٹانگیں"۔ کارکا نے جولیا کو جھجکتے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا کا جسم مشینی انداز میں حرکت میں آیا اور اس نے جھپٹ کر عمران کے ہاتھ میں لٹکے ہوئے سائے کی ٹانگیں پکڑ لیں۔ سائے کی ٹانگیں جیسے ہی جولیا کے ہاتھ میں آئیں سائے کی مزاحمت جیسے ختم ہو گئی اور اس کی ٹانگیں خود بخود سیدھی ہوتی چلی گئیں۔ اپنے ہاتھوں میں سائے کی ٹانگیں ہونے کے باوجود جولیا کو بھی یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے کچھ پکڑ رکھا ہے۔ اسے اپنے ہاتھ خالی معلوم ہو رہے تھے۔

"بہت خوب۔ اب یہ کچھ نہیں کر سکتا"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔ جب اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں

سفید رنگ کا ایک عجیب و غریب خنجر تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے خنجر ہڈیوں سے بنا ہوا ہو۔ خنجر کی نوک بے حد نوکیلی تھی۔ کارکا خنجر لے کر آگے بڑھا اور اس نے خنجر والا ہاتھ بلند کیا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے خنجر عمران اور جولیا کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے سائے کے عین سینے میں مار دیا۔ کمرہ یکلخت انتہائی لرزہ خیز اور بھیانک چیخوں سے گونج اٹھا اور سایہ عمران اور جولیا کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپنے لگا۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر عمران اور جولیا حیرت زدہ رہ گئے کہ سائے کے جسم سے سیاہ رنگ کا سیال سا زمین پر ٹپکنا شروع ہو گیا تھا۔ سیال قطروں کی شکل میں نیچے گر رہا تھا اور جہاں جہاں گر رہا تھا اس سے دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا تھا اور کمرے میں عجیب اور انتہائی ناگوار بو پھیلتی جا رہی تھی۔

"یہ سب کیا ہے"...... عمران نے ناگواری سے کہا۔

"کچھ نہیں۔ اب تم دونوں اسے چھوڑ دو"...... کارکا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور جولیا نے سائے کو چھوڑ دیا۔ سایہ کسی انسان کی طرح زمین پر گرا۔ ہڈیوں سے بنا ہوا خنجر اس کے سینے میں بدستور گڑا ہوا تھا۔ وہ زمین پر پڑا چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

"بس کام ہو گیا"...... کارکا نے کہا اور پھر اس نے جھک کر خنجر کا دستہ پکڑ لیا۔ اس نے خنجر اٹھایا تو یہ دیکھ کر عمران اور جولیا کی

آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں کہ سایہ بھی اس خنجر کے ساتھ ہوا میں اٹھ گیا تھا۔ کارکا اسے لئے ایک دیوار کی طرف بڑھا اور پھر اس نے خنجر پوری قوت سے دیوار میں مار دیا۔ جیسے ہی اس نے خنجر دیوار میں مارا۔ خنجر دیوار میں یوں گھستا چلا گیا جیسے دیوار کنکریٹ کی نہ ہو بلکہ نرم موم کی بنی ہوئی ہو۔ اب سایہ اس خنجر کے ساتھ دیوار سے لٹک رہا تھا۔

”آخر یہ سب کیا ہے اور تم ہمارے ساتھ یہ کیسا کھیل کھیل رہے ہو“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ کھیل نہیں ہے لڑکی۔ حقیقت ہے۔ ایک بھیانک حقیقت“۔ کارکا نے جولیا کو تیز نظروں سے گھور کر کہا اور اسے گھورتا پا کر جولیا بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔ نجانے اس کی آنکھوں میں ایسا کیا تھا کہ جولیا اس سے نظر ہی نہ ملا پائی تھی۔

”کیسی حقیقت“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم دونوں سامنے صوفوں پر بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی اسے ہوش میں لا کر اس کی زبان کھلواتا ہوں۔ حقیقت کیا ہے اور یہاں کیا چکر چل رہا ہے یہ سب تم اسی کی زبانی سن لینا“...... کارکا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا یہ ابھی زندہ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں نے اسے کاخی کا خنجر مار کر وقتی طور پر مفلوج کیا

ہے۔ اس خنجر سے یہ فنا نہیں ہو سکتا۔ اسے فنا کرنے کے لئے مجھے دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا لیکن اسے فنا کرنے سے پہلے میں تمہارے سامنے ساری حقیقت لانا چاہتا ہوں“...... کارکا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”کیا تم واقعی جن ہو“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ میں جن ہوں“...... کارکا نے جواب دیا۔

”حیرت ہے۔ شکل و صورت اور جسمانی لحاظ سے تو تم ہم جیسے انسان ہی دکھائی دے رہے ہو۔ میں نے تو سنا تھا جنات بے حد کیم شحیم اور طویل قد کے ہوتے ہیں اور ان کی شکلیں بھی خوفناک ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کر انسان خوف کے باعث بے ہوش ہو جاتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تم ہونا چاہتے ہو بے ہوش“...... کارکا نے مسکرا کر کہا۔

”کیا مطلب“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”جنات غائب ہونے کے ساتھ ساتھ جو چاہیں روپ اپنا سکتے ہیں۔ تم دونوں مجھے دیکھ کر ڈر نہ جاؤ اس لئے میں انسانی روپ میں تمہارے سامنے آیا ہوں۔ اگر تمہیں میرا یہ روپ پسند نہیں تو میں اپنے اصل روپ میں آ جاتا ہوں۔ بولو۔ آ جاؤں میں اپنے اصل روپ میں“...... کارکا نے اسی انداز میں کہا۔

”نہیں نہیں۔ تمہارا خوفناک چہرہ دیکھ کر مجھے تو شاید ڈر نہ لگے

لیکن جولیا نے ضرور ڈر جانا ہے اور اس نے تڑ سے گرنا ہے اور پٹ سے بے ہوش ہو جانا ہے۔ میں اسے بے ہوش نہیں ہونے دینا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو کارکا بے اختیار ہنس پڑا۔

''حیرت ہے۔ تم ہنستے بھی ہو''...... عمران نے اسے ہنستے دیکھ کر کہا۔

''ہاں۔ ہم ہنستے بھی ہیں اور روتے بھی ہیں۔ ہماری عادتیں تم انسانوں جیسی ہی ہیں بس ہمارا رہن سہن تم سے الگ ہوتا ہے اور ہماری طاقتیں تم انسانوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں''...... کارکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جس روپ میں میرے سامنے آئے ہو یہ روپ میرا جانا پہچانا سا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے میں پہلے بھی تمہیں دیکھ چکا ہوں''۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں۔ تم اس آدمی کو دیکھ چکے ہو جس کا میں نے روپ دھارا ہے''...... کارکا نے کہا۔

''اوہ۔ کون ہے یہ آدمی''...... عمران نے کہا۔

''اس کا نام جان پال ہے''...... کارکا نے کہا تو جان پال کا نام سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''جان پال۔ کرانس کی بگ سروس کا چیف''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... کارکا نے کہا۔

''لیکن تم نے خاص طور پر جان پال کا ہی روپ کیوں دھارا ہے۔ کیا یہ تمہیں پسند ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لو''...... کارکا نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جان پال اسی ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود ہے۔ میں چونکہ ایک جن ہوں اور مجھے ایک ایسے انسان کا روپ دھارنا تھا جو بے حد لحیم شحیم اور طاقتور ہو اور اس کا قد کاٹھ بھی زیادہ ہو۔ مجھے اس سے زیادہ بھاری اور لحیم شحیم انسان قریب دکھائی نہ دیا تھا اس لئے میں نے اسی کا روپ دھار لیا ہے اور اب مجھے اسی روپ میں رہنا پڑے گا''...... کارکا نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن جان پال یہاں کیا کر رہا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں سیر و تفریح کے لئے آیا ہوا ہے۔ ایک دو روز بعد وہ واپس چلا جائے گا''...... کارکا نے کہا۔

''کیا اس کے واپس جانے کے بعد بھی تم اسی کے روپ میں رہو گے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... کارکا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اب اس سائے کا کیا کرنا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

"میں تمہارے سامنے اس کی زبان کھلوانا چاہتا ہوں"...... کارکا نے کہا۔

"لیکن تم اس سائے کی زبان کیسے کھلواؤ گے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا"...... کارکا نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے سیاہ رنگ کی باریک سی رسی نکال لی۔ یہ رسی کافی لمبی تھی جو سانپ کی طرح لپٹی ہوئی تھی۔ کارکا نے رسی کا ایک سرا پکڑ کر جھٹکا تو رسی کسی کوڑے کی طرح اس کے ہاتھوں میں لٹکنے لگی۔

"اب تم پیچھے ہٹ کر تماشہ دیکھو"...... کارکا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے سر ہلایا اور جولیا کے ساتھ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے صوفے پڑے ہوئے تھے عمران ایک صوفے پر بیٹھ گیا جولیا بھی اس کے قریب بیٹھ گئی۔ اب جولیا کے چہرے پر خوف کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ اس نے نہ صرف خوف پر قابو پالیا تھا بلکہ اب وہ دلچسپی سے کارکا اور اس سائے کو دیکھ رہی تھی جو خنجر میں گڑا دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔

ان دونوں کو بیٹھتے دیکھ کر کارکا نے باریک رسی کو کوڑے کی طرح چٹخانا شروع کر دیا۔ چند لمحے وہ اسی طرح کوڑا چٹخاتا رہا پھر اس نے کوڑا پوری قوت سے دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے سائے کو مار دیا۔ کمرے میں یکلخت جیسے بجلی سی کڑکی اور دوسرے لمحے کمرہ

تیز اور انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب سے سایہ جاگ گیا تھا اور اس نے بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے اور پھر کمرے میں جیسے خوفناک چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔ کارکا کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ وہ زور زور سے سائے کو کوڑے مار رہا تھا اور سایہ حلق کے بل چیخ رہا تھا۔

"بس کرو۔ مت مارو مجھے۔ بس کرو کارکا۔ میں یہ خوفناک عذاب نہیں سہہ سکتا۔ چھوڑ دو مجھے۔ چھوڑ دو"...... اچانک سائے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ عمران اور جولیا نے پہلی بار اس سائے کی آواز سنی تھی۔

"اگر کوڑے کی ضربوں سے بچنا چاہتے ہو تو میں جو پوچھوں مجھے ہر بات کا سیدھا اور صاف جواب دیتے جاؤ۔ ورنہ......" کارکا نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا۔ مجھے اور مت مارو۔ تمہارے خوفناک کوڑے کی ضربوں نے مجھے بے حال کر دیا ہے۔ بس کرو"...... سائے نے چیختے ہوئے کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... کارکا نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں زبورا ہوں۔ زبورا"...... سائے نے بھی چیختی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"تم نے یہاں میرا نام کیوں استعمال کیا ہے اور کس کے کہنے

پڑ"...... کارکا نے اسی طرح کڑکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے یہاں مہا یوگی کلوگا نے بھیجا تھا"...... زبورا نے جواب دیا۔

"کیا کہا تھا تم سے کلوگا نے۔ بولو"...... کارکا نے کہا۔

"وہ چاہتا تھا کہ میں یہاں آ کر انسانوں کی بھینٹ لینا شروع کر دوں اور یہاں ایسا تاثر پھیلا دوں جس سے یہ پتہ چلے کہ جو انسان میرے ہاتھوں ہلاک ہوتے ہیں انہیں ہلاک کرنے والا میں نہیں بلکہ جناتی دنیا کا جن کارکا ہے"...... زبورا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس نے ایسا کیوں کہا تھا"...... کارکا نے پوچھا۔

"وہ چاہتا تھا کہ میری سفاکی اور درندگی کا جلد سے جلد تمہیں پتہ چل جائے اور یہ سن کر تم غصے میں آ جاؤ کہ انسانی دنیا میں انسانوں پر تمہارے نام سے ظلم کیا جا رہا ہے اور تمہارا نام استعمال کر کے کوئی بے گناہ انسانوں کو ہلاک کر کے انہیں کھا رہا ہے تو تم غصے میں فوراً جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں آ جاتے۔ جیسے ہی تم جناتی دنیا سے نکل کر باہر آتے مہا یوگی کو اس بات کا پتہ چل جاتا اور وہ اپنی سیاہ طاقتیں بھیج کر تمہیں پکڑ لیتا۔ وہ تمہیں اپنی طاقتوں سے تسخیر کر کے اپنا غلام بنانا چاہتا ہے"...... زبورا نے کہا۔

"وہ مجھے کیوں تسخیر کرنا چاہتا ہے"...... کارکا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم جناتی دنیا کے طاقتور ترین جن ہو کارکا۔ تمہارے پاس عام جنوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتیں ہیں۔ تمہاری طاقتوں سے جناتی دنیا کے جنات بھی خوفزدہ رہتے ہیں اور اگر تم جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں آ جاؤ تو تمہاری طاقتیں ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہیں اور تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔ مہا یوگی تم جیسے مہان اور طاقتور جن کو اپنے قبضے میں کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کے غلام بن جاؤ اور وہ تمہاری طاقتوں کا فائدہ اٹھا کر تم سے یہ ساری دنیا تسخیر کرا سکے اور اس دنیا پر قابض ہو جائے"...... زبورا کہتا چلا گیا۔ عمران اور جولیا خاموشی اور حیرت سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔

"مجھے تسخیر کرنے کے لئے کلوگا نے کیا انتظامات کئے ہیں۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ میں آسانی سے اس کے قابو میں آ جاؤں گا"...... کارکا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مہا یوگی جانتا ہے کہ تم آسانی سے اس کے قبضے میں نہیں آ سکتے لیکن اس نے تمہیں پکڑنے اور اپنی قید میں کرنے کے لئے کالے شیطان کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ اس کے پاس کالے شیطان کی سیاہ طاقتیں ہیں جن کی مدد سے وہ تمہیں پکڑ سکتا ہے اور پھر اس کے پاس چند ایسے جادو ہیں جن کے استعمال سے وہ تمہیں آسانی سے تسخیر کر سکتا ہے"...... زبورا نے کہا۔

"کون سے جادو ہیں اس کے پاس۔ مجھے ان کے نام بتاؤ"...... کارکا نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں تمہیں ان جادوؤں کا نام نہیں بتا سکتا۔ اگر میں نے ان جادوؤں کے نام لئے تو میں اسی وقت جل کر بھسم ہو جاؤں گا"...... زبورا نے چیخ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ جادوؤں کے نام لیکن یہ بتاؤ کہ مجھے پکڑنے کے لئے کلوگا نے کن شیطانی ذریتوں کو کالے معبد سے بلا رکھا ہے"...... کارکا نے پوچھا۔

"مجھ سمیت پانچ خوفناک طاقتیں ہیں۔ جو کالے شیطان نے خصوصی طور پر مہا یوگی کے حوالے کی تھیں۔ تم اپنے ساتھ مہا رشی لائے تھے۔ اگر تمہارے ساتھ مہا رشی نہ ہوتا تو میں آسانی سے تمہارے قابو نہ آتا لیکن مہا رشی اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کی وجہ سے میں بے بس ہو گیا تھا۔ ان کے جسموں سے مجھے روشنیاں پھوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور میں روشنیوں سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے ان کے سامنے میں کچھ نہ کر سکا اور بے بسی کے عالم میں ان کے قابو میں آ گیا"...... زبورا نے بے بسی کے عالم میں کہا۔

"تم اس وقت میرے رحم و کرم پر ہو زبورا۔ میں چاہوں تو تمہیں ایک لمحے میں فنا کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ تم مجھے کالے شیطان کی ان چار طاقتوں کے نام بتا دو جو کلوگا کی غلام ہیں اور مجھے پکڑنے کے لئے کلوگا کی مدد کر رہی ہیں"۔ کارکا نے انتہائی سخت اور خوفناک

لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں ان کے نام نہیں بتا سکتا"...... زبورا نے کہا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے۔ بولو"...... کارکا نے غرا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم مجھے چھوڑ دو گے لیکن جیسے ہی میں نے ان طاقتوں کے نام لئے انہیں فوراً علم ہو جائے گا اور وہ آقا مہا یوگی کو بتا دیں گے کہ میں تمہارے قبضے میں ہوں اور میں نے تمہیں ان کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے تو وہ میرا دشمن بن جائے گا اور پھر وہ ان چاروں میں سے کسی ایک طاقت کو یہاں بھیج کر مجھے فنا کرا دے گا"...... زبورا نے خوف بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری موجودگی میں کوئی شیطانی ذریت یہاں نہیں آ سکتی۔ یہ بات تم جانتے ہو"...... کارکا نے کہا۔

"جانتا ہوں لیکن میں ہر وقت تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ جیسے ہی تم مجھے چھوڑ کر جاؤ گے۔ انہیں مجھ تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی"...... زبورا نے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ تمہیں ہر صورت میں مجھے ان چار طاقتوں کے نام بتانے ہوں گے۔ ورنہ......" کارکا نے غصے سے ایک بار پھر کوڑا چھٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہارے کوڑوں کا عذاب سہہ لوں گا لیکن میں

تمہیں ان طاقتوں کے نام نہیں بتاؤں گا“...... زبورا نے کہا۔ اس
کی بات سن کر کارکا کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھوں
سے جیسے آگ اگلنا شروع ہو گئی۔

”میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں زبورا۔ تم مجھے ان کے نام
بتا رہے ہو یا نہیں“...... کارکا نے کڑکتے ہوئے کہا۔

”نہیں“...... زبورا نے جواب دیا اور دوسرے لمحے کمرے میں
زبورا کی تیز اور انتہائی دردناک چیخ گونج اٹھی۔ اس کے نہیں کہنے
پر کارکا نے ایک بار پھر اسے کوڑا مار دیا تھا۔ زبورا حلق کے بل چیختا
ہوا دیوار سے لٹکا یوں تڑپ رہا تھا جیسے اسے کند چھری سے ذبح کیا
جا رہا ہو۔

”بتاؤ جلدی ورنہ میں قہر بن کر تم پر عذاب توڑتا رہوں گا“۔
کارکا نے اسے غصے سے کوڑے مارتے ہوئے کہا۔ زبورا تکلیف کی
شدت سے بری طرح سے چیخ رہا تھا۔

”میں نہیں بتاؤں گا۔ میں نہیں بتا سکتا“...... زبورا چیختے ہوئے
کہہ رہا تھا اور اس کا انکار سن کر کارکا کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اس
کا کوڑے والا ہاتھ مشینی انداز میں چل رہا تھا۔ زبورا کی دردناک
اور تیز چیخوں کی آواز سے کمرے کی چھت اڑ رہی تھی اور یہ اس
قدر تیز اور خوفناک چیخیں تھیں کہ عمران اور جولیا کو اپنے کانوں کے
پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ کارکا کافی دیر تک زبورا پر
کوڑے برساتا رہا لیکن زبورا کسی بھی طرح اسے مہا یوگی کی کالی

طاقتوں کے نام بتانے پر تیار نہیں ہو رہا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اس طرح نہیں مان رہے تو مجھے تمہیں منانے
کے لئے اب دوسرا طریقہ ہی استعمال کرنا پڑے گا“...... کارکا نے
غراتے ہوئے کہا۔

”تم کچھ بھی کر لو کارکا۔ میں تمہیں ان کے نام نہیں بتاؤں گا۔
کسی بھی صورت میں نہیں“...... زبورا نے کراہتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

”ابھی پتہ چل جاتا ہے“...... کارکا نے غرا کر کہا اور اس نے
کوڑا ایک طرف پھینک دیا۔ کوڑا زمین پر گرا اور اچانک دھواں بن
کر غائب ہو گیا۔ کارکا نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب
سے ماچس کی ایک ڈبیہ نکال لی۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو“...... زبورا نے
اس کے ہاتھ میں ماچس کی ڈبیہ دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا
جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ کارکا کیا کرنا چاہتا ہے۔

”وہی جو تم سمجھ رہے ہو“...... کارکا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

”کک کک۔ کیا تم مجھے جلانا چاہتے ہو“...... زبورا نے خوف
بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اب میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔
جب تمہارے وجود میں آگ بھڑکے گی اور تم جلو گے تو تمہاری
زبان خود بخود سب کچھ اگل دے گی“...... کارکا نے سفاکی سے

بھرپور لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا مت کرو کارکا۔ میں تم سے رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ مجھے مت جلاؤ۔ مت جلاؤ مجھے"...... زبورا نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو بتاؤ چاروں طاقتوں کے نام"...... کارکا نے کہا۔ اس بار زبورا نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے نام نہ بتانے کے لئے اپنے ہونٹ بھینچ لئے ہوں۔ کارکا چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ماچس کھول کر اس میں سے ایک تیلی نکال لی۔ اس نے ماچس کی تیلی جلائی تو کمرہ یکلخت زبورا کی خوفناک چیخوں سے گونجنے لگا۔ آگ دیکھ کر وہ بری طرح سے چیخنے چلانے لگا تھا۔

"نہیں نہیں۔ آگ بجھا دو کارکا۔ آگ بجھا دو۔ آگ کی روشنی سے میری آنکھیں جل رہی ہیں۔ بجھا دو اسے۔ بجھا دو"...... زبورا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تو آگ کی روشنی سے تمہاری آنکھیں جل رہی ہیں زبورا۔ سوچا اگر یہ آگ تمہارے وجود پر لگ گئی تو تمہارا کیا حشر ہو گا"...... کارکا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں یہ عذاب برداشت نہیں کر سکوں گا۔ اس آگ سے میں فنا ہو جاؤں گا"...... زبورا نے لرزیدہ لہجے میں کہا۔

"اپنے آپ کو عذاب بھری ہلاکت سے تم خود ہی بچا سکتے ہو

زبورا۔ کھول دو اپنی زبان"...... کارکا نے کڑک کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان طاقتوں کے نام بتا دیتا ہوں۔ میں زندہ جل کر فنا نہیں ہونا چاہتا"...... زبورا نے کہا تو اس کا جواب سن کر کارکا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"بہت خوب۔ بولو"...... کارکا نے کہا۔

"پہلے آگ بجھاؤ"...... زبورا نے کہا تو کارکا نے پھونک مار کر ہاتھ میں جلتی ہوئی تیلی بجھا دی۔

"اب بولو"...... کارکا نے کہا۔

"مہا یوگی کے پاس کالے شیطان کی سب سے بڑی طاقتیں ہیں جن میں سے ایک میں ہوں اور دوسری بڑی طاقت کا نام مہا ناگنی ہے"...... زبورا نے جواب دیا تو مہا ناگنی کا نام سن کر کارکا بری طرح سے اچھل پڑا۔

"مہا ناگنی۔ کالی ناگن"...... کارکا نے کہا۔

"ہاں۔ کالی ناگن"...... زبورا نے جواب دیا۔

"باقی طاقتوں کے کیا نام ہیں"...... کارکا نے غصے اور قدرے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"تیسری طاقت کا نام جکاڈا کا ہے"...... زبورا نے کہا تو کارکا بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ اوہ۔ تو کیا کالے شیطان نے جکاڈا کو بھی کلوگا کے سپرد کر دیا ہے"...... کارکا نے کہا۔ اس بار اس کے لہجے میں خوف کی

جھلک نمایاں تھی جیسے وہ جکاڈا کا نام سن کر واقعی خوف زدہ ہو گیا ہو۔

"ہاں"...... زبورا نے کہا۔

"چوتھی طاقت کون ہے"...... کارکا نے پوچھا۔

"چوتھی طاقت شکارا ہے وہ بھی مہا ناگنی کی طرح خطرناک اور انتہائی طاقتور ہے۔ مجھے ابھی کچھ دیر پہلے معلوم ہوا ہے کہ آقا نے شکارا کو اس نیلے کنویں کی حفاظت پر مامور کیا ہے جہاں سے تم جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں آئے ہو۔ اب اس کنویں پر شکارا اور اس کی سیاہ طاقتوں کا پہرہ ہے تاکہ تم اس کنویں کے راستے واپس اپنی جناتی دنیا میں نہ جا سکو"...... زبورا نے کہا تو کارکا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ پانچویں طاقت کا بتاؤ"...... کارکا نے غرا کر کہا۔

"جب تم پانچویں طاقت کا نام سنو گے تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے کارکا"...... زبورا نے کہا۔

"نام بتاؤ اس کا"...... کارکا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاگار"...... زبورا نے کہا تو عمران اور جولیا نے کارکا کے چہرے پر اس بار واقعی خوف کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھے۔

"ہاگار۔ کالے شیطان کا بڑا پجاری"...... کارکا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان چاروں طاقتوں نے تمہیں پکڑنے کے لئے سرخ

جال کا استعمال کرنا ہے۔ ایک بار تم سرخ جال میں پھنس گئے تو پھر تم کسی بھی طرح ان کی گرفت سے نہیں نکل سکو گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ تم بخوبی جانتے ہو"...... زبورا نے کہا۔

"کالے شیطان نے واقعی مجھے پکڑنے کے لئے کلوگا کو انتہائی خطرناک طاقتیں دی ہیں۔ مجھے انہیں ہر حال میں فنا کرنا ہو گا ورنہ واقعی وہ میرے لئے مصیبت بن جائیں گی"۔ کارکا نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

"تمہارے لئے مصیبت تو میں بھی بن سکتا تھا کارکا۔ یہ تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تم اپنے ساتھ ایسے مہا رشی کو لے آئے ہو جس کے سامنے میں بے بس ہو گیا تھا ورنہ......" زبورا نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ کلوگا مجھے کہاں ملے گا"...... کارکا نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"وہ والڈا کی پہاڑیوں کی اندھی غار میں ہے۔ وہ غار کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... زبورا نے کہا۔

"کیا تم اس سے ملنے اندھی غار میں گئے تھے"...... کارکا نے پوچھا۔

"ہاں گیا تھا لیکن میں ظاہری حالت میں نہیں بلکہ غائب ہو کر اس کے پاس گیا تھا اور غائب ہونے کی وجہ سے مجھے اس بات کا پتہ نہیں چل سکا تھا کہ مہا یوگی والڈا کی کن پہاڑیوں کے غار میں ہے"...... زبورا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے میں خود تلاش کر لوں گا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ
مہا ناگنی، جکاڈا، شکارا اور ہاگار کو فنا کرنے کا طریقہ کیا ہے"۔ کارکا
نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کالے شیطان کے پانچ معبدوں کی الگ الگ طاقتیں ہیں
کارکا۔ میں ایک اہرام والے معبد کا پجاری ہوں۔ مہا ناگنی دو
اہراموں والے معبد کی پجارن ہے۔ اسی طرح جکاڈا جس معبد کا
پجاری ہے اس کے تین اہرام ہیں، شکارا چار اہراموں والے معبد
کی پجارن ہے اور ہاگار جو ہم سب سے زیادہ بڑی اور خوفناک
طاقت ہے وہ دس اہراموں والے معبد کا پجاری ہے۔ ہم پانچوں
کی فناہی کالے شیطان نے الگ الگ طریقوں سے رکھی ہے۔
مجھے اپنے بارے میں معلوم ہے، مہا ناگنی کو اپنے بارے میں، شکارا
کو اپنے، جکاڈا اپنے فنا ہونے کا راز جانتا ہے اور ہاگار اپنے فنا
ہونے کے بارے میں۔ ہم پانچوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے
فنا ہونے کا راز نہیں جانتا"...... زبورا نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارے فنا ہونے کا راز تو مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تم
آگ سے ڈرتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں آگ سے جلا کر
فنا کیا جا سکتا ہے"...... کارکا نے کہا۔

"تت۔ تت۔ تمہیں اس راز کا کیسے پتہ چلا کہ مجھے آگ سے
جلا کر فنا کیا جا سکتا ہے"...... زبورا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اذیت دینے کے لئے آگ جلائی تھی لیکن تم

نے کہا کہ آگ جلتے ہی اس کی روشنی سے تمہاری آنکھیں جلنا
شروع ہو گئی ہیں تو مجھے پتہ چل گیا کہ تم آگ سے فنا ہو سکتے ہو
کیونکہ شیطانی ذریتیں کی آنکھیں ان چیزوں کو دیکھ کر جلتی ہیں جن
سے وہ فنا ہو سکتی ہیں"...... کارکا نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں تمہیں طاقتوں کے نام بتا دوں
گا تو تم مجھے فنا نہیں کرو گے"...... اس کی بات سن کر زبورا نے
خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ میں تمہیں فنا نہیں کروں گا
لیکن چونکہ تمہارا تعلق شیطان سے ہے اور تم نے یہاں کئی بے گناہ
اور معصوم لوگوں کو ہلاک کر کے انہیں کھایا ہے اس لئے تم مجھ سے
زیادہ اس دنیا کے لوگوں کے مجرم ہو۔ اس لئے تمہیں جانے دیا
جائے یا فنا کر دیا جائے اس کا فیصلہ اسی دنیا کے لوگ ہی کریں گے
اور اس دنیا کے دو نمائندے یہاں موجود ہیں اس لئے اب یہی
فیصلہ کریں گے کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"...... کارکا نے
درشت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب"...... زبورا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران"...... کارکا نے زبورا کی بات کا جواب دینے کی بجائے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بولو۔ سن رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں آؤ۔ میرے پاس"...... کارکا نے کہا تو عمران ایک

طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا کارکا کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا واقعی اس شیطان نے اس کمرے میں آنے والے افراد کو ہلاک کیا ہے"...... عمران نے کارکا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ نہ صرف اس نے ان سب کو ہلاک کیا ہے بلکہ انہیں کھا بھی چکا ہے۔ انہی کے خون سے یہ شیشے پر دوسروں کے لئے پیغام لکھتا تھا"...... کارکا نے کہا۔

"تب تو یہ انسانیت کا دشمن ہے اور میں کسی انسانیت کے دشمن کو معاف نہیں کر سکتا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"بہت خوب۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی اور یہ ایک انتہائی خطرناک اور بڑے شیطان کا پجاری ہے اس لئے اس کا زندہ رہنا ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ میں اسے چونکہ زبان دے چکا ہوں کہ میں اسے فنا نہیں کروں گا اس لئے اب یہ کام تم کرو گے"...... کارکا نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ماچس کی ڈبیہ عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو کارکا۔ یہ تمہاری زبان کی پاس داری نہیں ہے۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"...... زبورا نے چیخ کر کہا۔

"میری زبان کی پاسداری یہی ہے کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے فنا نہیں کر رہا۔ تم انسانوں کے مجرم ہو اور ایک انسان اپنے مجرم کو کیا سزا دیتا ہے یہ اس کا اپنا فیصلہ ہو گا"...... کارکا نے کرخت

لہجے میں کہا۔

"دھوکہ۔ تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے کارکا۔ اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ تم طاقتور ہونے کے باوجود مہا یوگی کی قید میں جانے اور اس کا غلام بننے سے نہیں بچ سکو گے"...... زبورا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی باتیں مت سنو۔ اسے ابھی آگ لگا دو۔ آگ لگتے ہی یہ جل کر بھسم ہو جائے گا"...... کارکا نے جیسے زبورا کی بات ان سنی کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو یہ کام تم کر لو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام تم کرو گے۔ چلو جلاؤ آگ۔ جلدی کرو"۔ کارکا نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے لہجے میں نجانے ایسی کیا بات تھی کہ عمران نے فوراً ماچس کی ڈبیہ کھول کر اس میں سے تیلی نکال کر جلا دی۔ اسے تیلی جلاتے دیکھ کر زبورا بری طرح سے چیخنے لگا۔ اس کے چیخنے کی آوازیں دھاڑیں مار مار کر رونے جیسی تھیں وہ عمران اور کارکا کی منتیں کر رہا تھا لیکن کارکا اس کی ایک نہیں سن رہا تھا اور پھر اچانک عمران نے جلتی ہوئی تیلی زبورا کی طرف پھینک دی۔ جیسے ہی جلتی ہوئی تیلی زبورا سے چھوئی 'بھک' کی آواز کے ساتھ اسے یوں آگ لگ گئی جیسے کوئی پٹرول سے بھیگا ہوا کپڑا فوراً آگ پکڑ لیتا ہے۔ زبورا کا سائے نما وجود یکلخت آگ کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔ اس کے چیخنے اور چنگھاڑنے کی آوازیں انتہائی بلند

ہو گئی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں۔ جیسے ہی اس کی چیخوں کی آوازیں ختم ہوئیں اسی لمحے اس کے وجود میں لگی ہوئی آگ بجھ گئی اور اس کا سائے نما وجود یکلخت راکھ بن کر دیوار کے جڑ میں آ گرا اور کمرے میں یکلخت سناٹا سا چھا گیا۔

"اب یہ ہوا ہے فنا۔ میں نے کی ایک طاقت فنا کر دی۔ یہ میری پہلی کامیابی ہے"...... کارکا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب چکر کیا ہے۔ کون ہے مہا یوگی کلوگا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا تم نے زبورا کی باتیں نہیں سنی تھیں"...... کارکا نے کہا۔

"سنی ہیں میں نے تمہاری اور اس کی باتیں لیکن مجھے کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی ہے"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"چلو کوئی بات نہیں۔ میں سمجھا دیتا ہوں تمہیں سب کچھ"۔ کارکا نے کہا۔

"سمجھاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بیٹھو"...... کارکا نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔ جولیا ابھی تک خاموش تھی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی اور وہ کارکا کی طرف اب بھی قدرے خوف بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام کارکا ہے اور میرا تعلق جناتی دنیا سے ہے"...... کارکا نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آگے کہو"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"آگے ابھی کچھ نہیں۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ پہلے میرے لئے کھانے کا انتظام کرو"...... کارکا نے اچانک کہا تو نہ صرف عمران بلکہ جولیا بھی چونک پڑی۔

"کھانا کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کھانے کا مطلب کھانا ہوتا ہے۔ مجھے شدید بھوک لگ رہی ہے اور بھوک کی وجہ سے میرے پیٹ میں شیر اور ہاتھی دوڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ اگر میں نے جلد سے جلد کھانا نہ کھایا تو شیر اور ہاتھی میرا پیٹ پھاڑ کر باہر آ جائیں گے"...... کارکا نے کہا۔

"لیکن ابھی کچھ دیر پہلے تو تم نے پانچ مرغ مسلم کھائے ہیں"...... عمران نے حیرت سے کہا۔

"ان سے کیا ہوتا ہے۔ ان سے تو میری داڑھ بھی گیلی نہیں ہوئی ہے"...... کارکا نے منہ بنا کر کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ پانچ مرغ مسلم کھانے کے باوجود اگر تمہاری داڑھ تک گیلی نہیں ہوئی ہے تو پھر پیٹ بھرنے کے لئے تمہیں کتنا کھانا چاہئے"۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ایسے کم از کم پچاس مرغ مسلم ہوں تو میرا ایک وقت کا کھانا پورا ہوتا ہے"...... کارکا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران

اچھل پڑا۔

''پچاس مرغ مسلم۔ وہ بھی ایک وقت کا کھانا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... کارکا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''خدا کی پناہ۔ تم دن میں کتنی مرتبہ کھانا کھاتے ہو''...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہماری دنیا میں کھانے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ جب بھوک لگ جائے وہی وقت کھانے کا ہوتا ہے''...... کارکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کتنی دیر بعد تمہیں بھوک لگتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تمہاری دنیا اور ہماری دنیا میں وقت کا بے حد فرق ہے۔ تمہاری دنیا میں چار پہر ہوتے ہیں اور اس دنیا کا ایک پہر ہماری دنیا کا ایک دن ہوتا ہے۔ اگر میں تمہاری دنیا کے وقت کا حساب لگاؤں تو اس دنیا کا مجھے ہر ایک گھنٹے کے بعد خوراک کی ضرورت پڑے گی اور ایک وقت میں اپنا پیٹ بھرنے کی لئے مجھے سو مرغ مسلم یا پھر ایک بکرے کا گوشت چاہئے اگر یہ نہ ہو تو میں ایک صحت مند گائے سے بھی کام چلا سکتا ہوں اور اگر تم مجھے اپنی دنیا کا کھانا کھلانا چاہو تو پھر مجھے ہر گھنٹے بعد کم از کم دس دیگوں کا کھانا چاہئے ہوگا''...... کارکا اطمینان بھرے انداز میں کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر عمران کو اپنا کھالا جادتاسم یاد آ گیا۔

چیخ کی آواز سن کر مہا یوگی کلوگا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے آنکھیں کھولتے ہی اندھیرے میں یکلخت ہلکی ہلکی سرخ روشنی پھیل گئی۔

''کس کی آواز ہے یہ۔ کون آیا ہے''...... مہا یوگی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔

''میں ہوں مہاراج۔ سندر بالک''...... اچانک ایک بچے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سندر بالک۔ اوہ ٹھیک ہے۔ آؤ سامنے''...... مہا یوگی نے چونکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دیوار سے ایک چھپکلی اس کے سامنے گری اور ایک دھماکہ سا ہوا اور چھپکلی کے گرد دھواں پھیل گیا۔ دھواں تیزی سے اوپر اٹھا اور پھر یکلخت ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ دوسرے لمحے دھوئیں کی جگہ مہا یوگی کے سامنے ایک چودہ پندرہ سال کا نہایت خوبصورت بچہ موجود تھا۔ اس بچے نے بھورے رنگ

کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے ماتھے پر سفید رنگ سے تلک لگا ہوا تھا۔ اس بچے کی آنکھیں عام بچوں سے کہیں بڑی اور گول گول تھیں۔

”تم نے مجھے بلایا تھا مہا یوگی“...... بچے نے مہا یوگی کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”ہاں۔ سندر بالک۔ میں نے تمہیں بلایا تھا“...... مہا یوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہو۔ کس لئے بلایا ہے مجھے“...... سندر بالک نے اسی انداز میں کہا۔

”مجھے تم سے چند مشورے کرنے ہیں سندر بالک“...... مہا یوگی نے کہا۔

”کیسے مشورے“...... سندر بالک نے کہا۔

”یہ تو تم جانتے ہی ہو سندر بالک میں یہاں پچھلے اکیس سالوں سے بیٹھا کالے دیوتا کی پوجا کر رہا ہوں“...... مہا یوگی نے کہا۔

”ہاں۔ جانتا ہوں اور تمہاری یہ پوجا جناتی دنیا کے طاقتور جن کارکا کو قابو کرنے کے لئے ہے۔ تم چاہتے ہو کہ تم کالے دیوتا کی پوجا کرو اور کالا دیوتا تم سے خوش ہو کر تمہیں ایسی طاقتیں بخش دے جن کی مدد سے تم جناتی دنیا کے جن کارکا کو اپنے قابو میں کر سکو اور پھر کارکا کی مدد سے ساری دنیا پر اپنی حکمرانی قائم کر سکو“...... سندر بالک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو“...... مہا یوگی نے کہا۔

”تو مجھ سے کیا چاہتے ہو“...... سندر بالک نے پوچھا۔

”میں نے اپنی کاوشوں سے اور ایک شیطانی چال چل کر کارکا کو جناتی دنیا سے باہر آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں نے اپنی ایک سیاہ طاقت کو پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ وہ انسانی شکار کرے اور انسانی شکار کرنے کے بعد ایسا چکر چلائے جس سے ہر طرف یہی مشہور ہو جائے کہ انسانوں کا شکار کرنے والا جناتی دنیا کا جن کارکا ہے۔ میں جانتا تھا کہ کارکا کو جب اس بات کا علم ہو گا کہ انسانی شکار میں اس کے نام کا استعمال کیا جا رہا ہے تو وہ غصے میں آ جائے گا اور فوراً جناتی دنیا سے نکل آئے گا اور وہ ہر صورت میں یہ پتہ لگانے کی کوشش کرے گا کہ وہ کون شیطان ہے جس نے اس کا نام انسانی شکار کے لئے استعمال کیا ہے۔ میرے پاس کالے شیطان کی دی ہوئی پانچ بڑی طاقتیں ہیں۔ ان پانچ طاقتوں میں سے ایک طاقت زبورا کو میں نے انسانی شکار کے لئے تیار کیا تھا۔ اس کے علاوہ میرے پاس چار طاقتیں اور بھی ہیں۔ میں ان طاقتوں کی مدد سے کارکا کو پکڑ کر اپنا غلام بنانا چاہتا تھا۔ لیکن......“ مہا یوگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر سانس لینے کے لئے رک گیا۔

”لیکن کیا“...... سندر بالک نے اس کے خاموش ہونے پر چونک کر کہا۔

”کارکا جناتی دنیا سے ایک نیلے کنویں کے ذریعے باہر آ گیا

ہے لیکن وہ جناتی دنیا سے نکلتے ہی ٹھیک اس جگہ پہنچ گیا جہاں میری سیاہ طاقت زبورا موجود تھی۔ کارکا نے زبورا سے خود مقابلہ کرنے کی بجائے ایک انسان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ میں نے اس انسان کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ مہا رشی ہے جس کے ساتھ روشنی کی طاقتیں ہیں۔ سیاہ طاقتیں اس انسان کے قریب جانے سے بھی گھبراتی ہیں۔ کارکا نے اس انسان کی مدد سے میری سیاہ طاقت زبورا کو نہ صرف اپنے قابو میں کر لیا تھا بلکہ اس انسان کی مدد سے کارکا نے زبورا کو جلا کر بھسم بھی کر دیا ہے۔ اب کارکا ہر وقت اس مہا رشی کے ساتھ رہتا ہے۔ اس مہا رشی کی وجہ سے میری سیاہ طاقتیں کارکا کو قابو کرنے نہیں جا سکتیں۔ کارکا نے مہا رشی کو ایسی طاقت دے دی ہے کہ اسے کوئی بھی سیاہ طاقت آسانی سے دکھائی دے جاتی ہے چاہے وہ کسی بھی روپ میں اس کے پاس جائے اور اگر میری کوئی طاقت کارکا کو پکڑنے کے لئے جائے گی تو اس کے راستے کی سب سے بڑی دیوار وہ مہا رشی بن جائے گا اور اس مہا رشی میں نجانے ایسی کون سی طاقتیں ہیں کہ وہ آسانی سے سیاہ شیطانی ذریتوں کو فنا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مہا رشی کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں کا پرنس بھی ہے جس کا نام جوزف ہے اور جوزف اس مہا رشی سے زیادہ خطرناک انسان ہے جس کا نام سن کر ہی سیاہ طاقتیں خوفزدہ ہو جاتی ہیں اور اسے دیکھ کر بھاگ جاتی ہیں۔ اب چونکہ میں کارکا کو جناتی دنیا سے باہر بلا چکا ہوں۔

میں اسے جناتی دنیا سے باہر لا کر پکڑنا جتنا آسان سمجھ رہا تھا میرے لئے یہ کام اتنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ میرے پاس کالے شیطان کی بڑی طاقتیں ہیں جن میں سے ایک طاقت کو میں نے اس کنوئیں پر مامور کر دیا ہے جس سے کارکا جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں آیا تھا۔ اب میرے پاس تین طاقتیں ہیں۔ ایک جکاڈا دوسری مہاناگنی اور تیسری طاقت کا نام ہاگار ہے ہاگار ابھی میرے پاس نہیں آیا ہے فی الحال میرے پاس مہاناگنی اور جکاڈا کی طاقتیں ہیں لیکن یہ دونوں طاقتیں اس بات سے انکار کر رہی ہیں کہ وہ مہا رشی اور اس کے سیاہ فام غلام کی موجودگی میں کارکا کو پکڑ کر لا سکتی ہیں۔ مجھے ہر حال میں کارکا کو پکڑ کر اپنا غلام بنانا ہے لیکن مجھے اس کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی ہے اسی لئے تھک ہار کر میں نے مدد کے لئے تمہیں بلایا ہے۔ اب تم ہی مجھے مشورہ دے سکتے ہو کہ میں کارکا کو اپنے قابو میں کیسے کروں اور ایسا کون سا طریقہ ہو سکتا ہے کہ میری سیاہ طاقتیں جب کارکا کو پکڑنے کے لئے جائیں تو ان کے راستے میں مہا رشی اور اس کا سیاہ فام غلام جوزف حائل نہ ہو سکے“...... مہا یوگی نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”رکو۔ میں ایک نظر خود کارکا، اس مہا رشی اور اس کے سیاہ فام غلام کو دیکھنا چاہتا ہوں“...... سندر بالک نے کہا تو مہا یوگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بچے نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں

کچھ پڑھنا شروع ہو گیا۔ پڑھتے پڑھتے اس نے اپنا ایک پاؤں اوپر اٹھایا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنے چہرے کے سامنے کر لئے۔ وہ کچھ دیر تک اسی طرح کھڑا پڑھتا رہا پھر اس نے یکلخت آنکھیں کھول دی۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے اٹھائی ہوئی ٹانگ زمین پر رکھ دی۔

"کیا ہوا"...... اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر مہا یوگی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو مہا یوگی۔ وہ انسان واقعی بے حد خطرناک ہے اور اس کا غلام جس کا تعلق افریقہ سے ہے وہ تو اس سے بھی بڑا مہا رشی ہے۔ سیاہ طاقتیں واقعی ان دونوں کے قریب جانے سے گھبراتی ہیں اور مہا رشی تو ایک ایسا انسان ہے جسے اگر کوئی سیاہ طاقت غلطی سے بھی چھو لے تو وہ لمحوں میں جل کر خاکستر ہو جائے گی۔ زبورا کو واقعی اسی نے گردن سے پکڑا تھا اور کارکا نے جان بوجھ کر اس مہا رشی کے ہاتھوں زبورا کو جلا کر بھسم کرایا ہے تاکہ وہ مکمل طور پر فنا ہو جائے اور ایسا ہی ہوا ہے"...... سندر بالک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مہا یوگی نے سندر بالک کی باتیں سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کیا ان دونوں مہا رشیوں کی موجودگی میں سیاہ طاقتیں کارکا تک پہنچ سکتی ہیں اور اسے پکڑ سکتی ہیں"...... مہا یوگی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ کارکا نے مہا رشی کو باطنی آنکھ فراہم کر دی ہے جس کی مدد سے وہ کسی بھی روپ میں موجود سیاہ طاقت کو پہچان سکتا ہے اور پھر وہ پاک صاف رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کچھ ایسے روشن کلمات ہیں جن کی موجودگی میں کوئی بھی سیاہ طاقت اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ یہی حال اس کے سیاہ فام ساتھی کا ہے۔ وہ تو سیاہ طاقتوں کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس سے ایسے معاملات چھپے نہیں رہ سکتے۔ کارکا نے تم سے اور تمہاری سیاہ طاقتوں سے بچنے کے لئے ان دونوں کا ہی سہارا لیا ہوا ہے اور وہ ان دونوں کے سائے میں تم سے خود کو بچائے ہوئے ہے"۔ سندر بالک نے جواب دیا۔

"تو کیا میں اب کارکا کو کبھی نہیں پکڑ سکوں گا۔ کیا سیاہ طاقتوں میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہے جو ان مہا رشیوں کا مقابلہ کر سکے اور انہیں ہلاک کر کے کارکا کو پکڑ کر لا سکے"...... مہا یوگی نے مایوس لہجے میں کہا۔

"ہلاک۔ ہاں۔ انہیں اگر ہلاک کر دیا جائے تو پھر تم کارکا کو حاصل کر سکتے ہو مگر......" سندر بالک نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔

"مگر۔ مگر کیا"...... مہا یوگی نے اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان مہا رشیوں کو کوئی بھی شیطانی ذریت ہلاک نہیں کر سکتی

ہے۔ ان دونوں کی ہلاکت صرف انسانی ہاتھوں سے ہی ممکن ہے“...... سندر بالک نے جواب دیا۔

”اوہ۔ لیکن وہ انسانی ہاتھ کون سے ہیں جن سے ان دونوں مہا رشیوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے“...... مہا یوگی نے چونک کر کہا۔

”میری بات دھیان سے سنو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ دونوں رشیوں کو ہلاک کر دیا جائے اور پھر ان سے کارکا چھین لیا جائے تو تمہیں ایک کام کرنا پڑے گا“...... سندر بالک نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کون سا کام“...... مہا یوگی نے چونک کر کہا۔

”بٹوشا کے چہرے کے بارے میں جانتے ہو“...... سندر بالک نے کہا تو مہا یوگی ایک بار پھر چونک پڑا۔

”بٹوشا کا چہرہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیا ہے یہ“۔ مہا یوگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے یہ نام پہلی بار سنا ہو۔

”بٹوشا مہا شیطان کے سب سے بڑے پجاری کا نام ہے جسے مہا شیطان نے اپنا نائب بنایا ہوا ہے اور یہ مہا شیطان کے ساتھ اس کے شیطانی دربار میں رہتا ہے۔ اگر تم شیطانی دربار میں جا کر ایک بار بٹوشا کا چہرہ دیکھ لو اور پھر اس کا چہرہ عام انسانوں کے ہاتھوں پر بنا دو تو وہ انسان فوراً شیطان کا غلام بن جائے گا اور اس انسان میں اتنی طاقت آ جائے گی کہ وہ بڑے سے بڑے مہا رشی،

مہا یوگی اور مہا پرش کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔ جن انسانوں کے ہاتھوں پر بٹوشا کا چہرہ بنا ہوا ہو گا انہیں کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا۔ اگر تم بٹوشا کے چہرے کی تصویریں چند طاقتور انسانوں کے ہاتھوں کی پشت پر بنا دو تو وہ تمہارے غلام بن جائیں گے اور وہ تمہارے حکم پر مہا رشیوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ بھی ہو جائیں گے۔ ان کی مدد سے تم دونوں مہا رشیوں کو آسانی سے ہلاک بھی کرا سکتے ہو اور ان کی ہی مدد سے تم کارکا کو بھی اپنا غلام بنا سکتے ہو۔ لیکن تم یہ بات یاد رکھنا کہ جن افراد کے ہاتھوں کی پشت پر تم بٹوشا کے چہرے کی تصویریں بناؤ گے وہ ایسے انسان ہونے چاہئیں جو ان مہا رشیوں کے بہت قریب ہوں اور انہیں اچھی طرح سے جانتے ہوں۔ وہی انسان ان مہا رشیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور کارکا کو پکڑ کر تمہارے پاس لا سکتے ہیں“...... سندر بالک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ایسے کون سے انسان ہو سکتے ہیں جو ان مہا رشیوں کے بارے میں جانتے ہوں اور میں ان انسانوں کے ہاتھوں کی پشت پر بٹوشا کے چہرے کی تصویریں کیسے بناؤں گا“...... مہا یوگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ سب کیسے کرنا ہے اور وہ انسان کون ہیں ان کے بارے میں تمہیں میں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد سارا کام تمہیں کرنا ہے“...... سندر بالک نے کہا تو مہا یوگی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

”بہت خوب۔ اگر تم مجھے راستہ دکھا دو تو میں اس پر ہر حال میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہاری بتائی ہوئی ہر بات پر حرف بہ حرف عمل کروں گا“...... مہا یوگی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سندر بالک اسے بٹوشا کے چہرے کی انسانی ہاتھوں پر تصویریں بنانے کا طریقہ اور ان انسانوں کے بارے میں تفصیل بتانے لگا جن کے ہاتھوں پر بٹوشا کی تصویریں بنا کر مہا رشیوں کو ہلاک کرایا جا سکتا تھا اور کارکا کو پکڑا جا سکتا تھا۔

”اوہ اوہ۔ یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں میرا مہا شیطان کے دربار میں جانا خطرناک ہو سکتا ہے لیکن اگر میں مہا شیطان اور بٹوشا کے لئے مخصوص بھینٹ کا بندوبست کر لوں تو میں وہاں جا کر بٹوشا کا چہرہ دیکھ سکتا ہوں۔ اس کے بعد میرے لئے ان افراد کے ہاتھوں کے پشت پر بٹوشا کے چہرے کی تصویریں بنانا مشکل نہیں ہو گا جن کے ذریعے میں دونوں مہا رشیوں کو ہلاک کر سکتا ہوں اور کارکا کو بھی ان کی مدد سے پکڑ کر یہاں لا سکتا ہوں“...... مہا یوگی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ ایسے ہیں انسان ہیں جو مہا رشیوں کو بخوبی جانتے ہیں۔ جب تم ان کے ہاتھوں پر بٹوشا کے چہرے کی تصویریں بناؤ گے تو وہ تمہارے غلام بن جائیں گے۔ تم انہیں مہا ناگنی کے سپرد کر دینا۔ مہا ناگنی انہیں جو بھی حکم دے گی وہ اسی پر عمل کریں گے اور مہا رشیوں کے ایسے دشمن بن جائیں گے کہ مہا رشیوں کو ان سے

بچنے کے لئے جائے پناہ تلاش کرنا بھی مشکل ہو جائے گا اور مہا ناگنی کے غلام اس وقت تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ ان دونوں مہا رشیوں کو ہلاک نہیں کر دیتے“...... سندر بالک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر ان انسانوں نے اپنے ہاتھوں سے بٹوشا کے چہروں کی تصویریں مٹا لیں تو“...... مہا یوگی نے کہا۔

”اگر ان کے ہاتھوں سے تصویریں مٹ گئیں تو وہ نہ تمہارے تابع رہیں گے اور نہ ہی مہا ناگنی کے اور نہ وہ مہا رشیوں کو ہلاک کرنے اور کارکا کو پکڑنے پر آمادہ ہوں گے۔ اس لئے ان کے ہاتھوں سے تصویریں نہیں مٹنی چاہئیں اور بے فکر رہو۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے ہاتھوں کی پشت سے تصویریں نہیں مٹا سکیں گے۔ ان کے ہاتھوں سے وہی مہا رشی ہی تصویریں مٹا سکتے ہیں جن کے وہ دشمن ہوں گے اور دشمن جب بھی ان کے سامنے آئیں گے وہ ان پر موت بن کر جھپٹ پڑیں گے اس لئے مہا رشیوں کو ایسا کوئی موقع نہیں ملے گا کہ وہ ان کے ہاتھوں پر سے بٹوشا کے چہرے کی تصویریں مٹا سکیں“...... سندر بالک نے کہا۔

”لیکن ان مہا رشیوں نے اگر ان انسانوں کو ہی ہلاک کر دیا تو کیا ہو گا“...... مہا یوگی نے اسی انداز میں کہا۔

”مہا رشی ان انسانوں کو بے ہوش کر سکتے ہیں انہیں زخمی کر سکتے ہیں لیکن وہ انہیں ہلاک نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ

ایک تو وہ انسان ان کے ساتھی ہیں۔ جنہیں وہ کبھی اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کریں گے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب تک ان انسانوں کے ہاتھوں پر بٹوشا کے چہرے کی تصویریں بنی ہوئی ہوں گی انہیں ہلاک کرنا آسان نہیں ہو گا“...... سندر بالک نے کہا تو مہا یوگی کا چہرہ کھل اٹھا۔

”بہت خوب۔ تب تو میرا کام آسان ہو جائے گا۔ ان انسانوں کو ہی استعمال کر کے میں اپنے سارے کام پورے کر لوں گا اور مجھے اپنی سیاہ طاقتوں کو حرکت میں لانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی“۔ مہا یوگی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بس تم یہ یاد رکھنا کہ ان مہا رشیوں کو ہلاک کراتے ہی ان کی لاشیں کسی سو سالہ پرانے، سوکھے ہوئے کنویں میں پھینکوا دینا اور اس کنویں میں لکڑیاں ڈلوا کر آگ لگا دینا تاکہ ان کی لاشیں جل کر بھسم ہو جائیں۔ جب تک وہ جل کر بھسم نہیں ہوں گے اس وقت تک ان کے گرد ان کی حفاظت کرنے والی روشن طاقتیں ختم نہیں ہوں گی اور وہ انہیں ہر حال میں بچا لیں گی“...... سندر بالک نے کہا تو مہا یوگی نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

”نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میں ان مہا رشیوں کو ہلاک کراتے ہی ان کی لاشیں تمہارے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق جلا کر راکھ بنوا دوں گا“...... مہا رشی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے میری بھینٹ دو تاکہ میں یہاں سے

جا سکوں“...... سندر بالک نے کہا۔

”کیا ہے تمہاری بھینٹ بولو“...... مہا یوگی نے پوچھا۔

”سات سنہری ہرن جو ساندر بن کے جنگلوں میں ہوتے ہیں اور سات سنہری سانپ جن کے سر پر سرخ کلغی ہوتی ہے۔ میں ہرنوں کا خون پیوں گا اور سنہری سانپوں کا گوشت کھاؤں گا“۔ سندر بالک نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ۔ باہر مہا ناگنی موجود ہے۔ اسے اپنے ساتھ ساندر بن کے جنگلوں میں لے جاؤ اور وہاں جا کر مہا ناگنی سے اپنی بھینٹ کا شکار کرا لو“...... مہا یوگی نے کہا تو اس کا جواب سن کر سندر بالک کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور وہ فوراً دھواں بن کر وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی صبح کا اخبار دیکھ رہی تھی کہ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ چونک پڑی۔ اس نے سر اٹھا کر دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھا۔ جس پر دن کے دس بج رہے تھے۔

"کون آ گیا اس وقت"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے اخبار سمیٹ کر میز پر رکھا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کون ہے"...... جولیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہم ہیں مس جولیا"...... باہر سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ صالحہ عموماً ہم کا استعمال اسی وقت کرتی تھی جب اس کے ساتھ صفدر ہوتا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے دروازے کا لاک کھولا اور پھر اس نے ہینڈل گھما کر جیسے ہی دروازہ کھولا یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ باہر نہ صرف صفدر اور صالحہ موجود تھے بلکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز بھی ان کے ساتھ تھے

جن میں تنویر، کیپٹن شکیل اور فور سٹارز بھی شامل تھے۔

"ارے۔ تم سب ایک ساتھ۔ میں تو سمجھی تھی کہ صفدر اور صالحہ آئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس۔ آج ہم سب نے آپ کے فلیٹ میں دھاوا بولنے کا پروگرام بنایا تھا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا نے انہیں راستہ دیا تو وہ سب اندر آ گئے۔ ان کے اندر آنے کے بعد جولیا نے دروازہ بند کیا اور ان کے پیچھے اندر آ گئی۔ وہ سٹنگ ہال میں آ کر بیٹھ گئے۔ تقریباً سب کے ہاتھوں میں شاپنگ بیگز تھے۔

"ایک ساتھ دھاوا۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس ہم نے سوچا کہ ہم ایک ساتھ آپ کے فلیٹ جائیں اور آج کا سارا دن یہیں آپ کے ساتھ گزار دیں۔ یہیں پکائیں اور کھائیں اور خوب ہلا گلا کریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب آج میرے فلیٹ میں پکنک منانے کا ارادہ ہے"۔ جولیا نے بھی مسکرا کر کہا۔

"بالکل۔ اور ہم پکنک کا سارا سامان لے آئے ہیں۔ آپ اور مس صالحہ مل کر پکائیں گی اور ہم سب مل کر کھائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو ان شاپنگ بیگز میں پکنک کا سامان ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پکنک کا نہیں کھانے پکانے کا"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"او کے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اتنے افراد کا کھانا پکانے کے لئے مجھے اور صالحہ کو کافی محنت کرنی پڑے گی۔ اس دوران ظاہر ہے تم مردوں کو ہی آپس میں گپ شپ لگانی پڑے گی ہم تو اس گپ شپ میں شامل نہیں ہو سکیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ گپ شپ لگانے کے لئے ہم کچن کے باہر ڈیرہ ڈال دیں گے"...... چوہان نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"چلو۔ یہ ٹھیک ہے۔ ویسے یہ آئیڈیا ہے کس کا کہ میرے فلیٹ پر پکنک منائی جائے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کے خیال میں یہ کس کا آئیڈیا ہو سکتا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا"...... جولیا نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"جی ہاں۔ ہم سب نے آپ کے ساتھ کسی پر فضا مقام پر یا پھر کسی فائیو سٹار ہوٹل میں جانے کا پروگرام بنایا تھا اور ہم آپ کے پاس آپ کو لینے کے لئے ہی آ رہے تھے لیکن راستے میں ہمیں تنویر نے آئیڈیا دیا کہ ہمیں کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ بازار سے سامان لیتے ہیں اور آپ کے فلیٹ میں پکا کر مل بیٹھ کر کھا لیں گے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ اور مس صالحہ ریسٹورنٹوں سے اچھی

کوکنگ کر لیتی ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیوں تنویر۔ کیا واقعی تمہیں ہمارے ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا پسند ہے"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے تو میں ان سب کو یہاں لایا ہوں"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں کے ہاتھوں کا پکایا ہوا پسند ہے یا صرف جولیا کے ہاتھوں کا پکایا ہوا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"آپ دونوں کے ہاتھوں کا"...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ ورنہ ساری محنت جولیا کو اکیلے ہی کرنی پڑتی اور مجھے بھی مہمانوں کی طرح تم سب کے ساتھ بیٹھنا پڑتا"۔ صالحہ نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"آپ کا ہم سب کے ساتھ بیٹھنا تو بہانہ ہی ہوتا"...... چوہان نے کہا۔

"بہانہ۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"صفدر کے ہوتے ہوئے آپ ہم سب کے ساتھ بیٹھیں کیا ایسا ممکن ہے"...... چوہان نے کہا تو فلیٹ ان کے کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ صالحہ ترچھی نظروں سے صفدر کی طرف دیکھنے لگی جو زیر لب مسکرا رہا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ سب میرے بھائی ہیں اور میں

آپ سب کے ساتھ بھی بیٹھ سکتی ہوں"...... صالحہ نے فوراً کہا۔

"ہاں۔ ہم نے کب کہا کہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ لیکن صفدر......" خاور نے کہا تو ان کی ہنسی اور تیز ہو گئی۔

"تم سامان اٹھاؤ اور چلو میرے ساتھ کچن میں ورنہ انہوں نے ایسی ہی باتیں بناتے رہنا ہے"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور دونوں نے آگے بڑھ کر ان کے لائے ہوئے شاپنگ بیگز اٹھائے اور کچن کی طرف بڑھ گئے۔

"اگر کھانے پکانے میں آپ دونوں خواتین کو ہم میں سے کسی کی ضرورت ہو تو بلا لینا۔ ہم میں سے شاید کوئی کچھ نہ پکا سکے لیکن صفدر بھی آپ دونوں کی طرح کوکنگ ماسٹر ہے"...... نعمانی نے آواز لگاتے ہوئے کہا تو وہ سب پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

"میں اور کوکنگ ماسٹر۔ کیا بات کر رہے ہو"...... صفدر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہو تو کیا ہوا۔ دو چار روز مس صالحہ کے ساتھ کچن میں کام کراؤ گے تو وہ سکھا دے گی تمہیں کھانا پکانا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔ جولیا اور صالحہ سامان کچن میں رکھ کر واپس آ گئیں۔ واپسی پر ان کے ہاتھوں میں منرل واٹر کی بوتلیں اور کولڈ ڈرنک کے کین تھے۔ انہوں نے بوتلیں اور کین ان سب کے سامنے رکھنے شروع کر دیئے۔

"ارے واہ۔ آپ نے تو منرل واٹر کی بوتلیں اور کافی سارے

کولڈ ڈرنکس کے کین اکٹھے کر رکھے ہیں۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آپ کو پہلے سے ہی علم تھا کہ ہم پکنک پوائنٹ پر آنے والے ہیں"...... صدیقی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ریفریجریٹر میں اسٹاک رکھتی ہوں تاکہ ضرورت کے وقت باہر نہ جانا پڑے"...... جولیا نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ ہمارے لئے پانی اور کولڈ ڈرنکس کے کین لے آئی ہیں لیکن آپ کے اور مس صالحہ کے ہاتھوں میں نہ منرل واٹر کی بوتل ہے اور نہ کین"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم نے کچن میں کام کرنا ہے۔ اس لئے جب ہمیں پیاس لگے گی تو ہم کچن میں ہی پانی پی لیں گی اور دل چاہا تو کولڈ ڈرنکس بھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ایسا نہ کریں۔ کم از کم آپ تو یہاں بیٹھ کر ہمارے ساتھ پانی کا ایک گلاس یا کولڈ ڈرنک پی لیں اور کچھ نہیں تو صفدر کا دل خوش ہو جائے گا"...... چوہان نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

"کچن میں جانے کی اتنی کیا جلدی ہے۔ ہم نے آج سارا دن یہیں رہنا ہے۔ لنچ بھی یہیں کریں گے اور ڈنر بھی۔ ابھی آپ دونوں ہمارے ساتھ بیٹھیں گپ شپ لگائیں پھر بعد میں کچن میں جا کر کھانا پکانا بھی ہو جائے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"لنچ اور ڈنر تیار کرنے میں وقت لگتا ہے۔ ہم ابھی سے تیاری کریں گی تو وقت پر لنچ اور ڈنر تیار ہوگا ورنہ بیٹھے رہ جاؤ گے سب بھوکے"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ کے ہاتھوں کا پکا ہوا کھانا کھانے کے لئے ہم دیر تک بھوکے رہ سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب کی غیر موجودگی میں تم یہ بات واقعی کہہ سکتے ہو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے جبکہ عمران کا نام سن کر تنویر چونک پڑا۔

"یہ ہر جگہ ہر بار باتیں شروع ہوتے ہی عمران کا ذکر کہاں سے آ جاتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ بھی ہمارے ساتھی ہیں۔ جہاں ہم ہوتے ہیں وہاں ان کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کی موجودگی میں تو محفل زعفران زار بن جاتی ہے"...... صدیقی نے کہا تو تنویر اسے گھور کر رہ گیا۔

"کیوں۔ تم عمران کے نام سے اتنا کیوں چڑ رہے ہو۔ اگر تم سب نے مل کر یہاں لنچ اور ڈنر کرنا ہے تو کیا اس میں عمران کو شامل نہیں کیا جا سکتا"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو تنویر کا رنگ یکلخت بدل گیا۔

"نن نن۔ نہیں میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا"...... تنویر نے

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا تھا تمہارے کہنے کا مطلب۔ بولو"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں وہ۔ میں۔ وہ وہ......" جولیا کو برہم ہوتے دیکھ کر تنویر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ہم عمران صاحب کو یہاں بلائیں گے بھی تب بھی وہ شاید ہی یہاں آئیں"...... صدیقی نے جولیا کو تنویر پر غصہ کرتے دیکھ کر فوراً بیچ بچاؤ کرنے والے انداز میں کہا۔

"کیوں نہیں آئے گا وہ۔ اس کی مجال کہ میں اسے یہاں بلاؤں اور وہ یہاں نہ آئے"...... جولیا نے کہا۔

"بات اصل میں یہ ہے کہ عمران صاحب آج کل بے حد مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کا شاید کوئی غیر ملکی مہمان آیا ہوا ہے۔ وہ ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہوتے ہیں اور دونوں اکثر ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں نظر آتے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو وہ سب چونک پڑے البتہ غیر ملکی مہمان کا سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"غیر ملکی مہمان۔ کیا مطلب۔ کون ہے وہ"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ شکل وصورت سے تو وہ کرانسی لگتا ہے اور اسے

دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ کسی پرائیویٹ ڈیٹکٹیو ایجنسی کا ایجنٹ ہو"...... صدیقی نے کہا۔

"تم نے کہاں دیکھا ہے اسے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں کار میں اکٹھے گھومتے اور ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں جاتے دیکھا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ غیر ملکی ہے کون اور عمران صاحب اس کے ساتھ کیوں گھوم پھر رہے ہیں"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کا جواب تو خود عمران صاحب ہی دے سکتے ہیں"۔ صدیقی نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ غیر ملکی کون ہے"...... جولیا نے کہا تو وہ سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"کون ہے وہ اور آپ کیسے اسے جانتی ہیں"...... نعمانی نے پوچھا۔

"وہ انسان نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"انسان نہیں ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انسانی شکل میں جن ہے۔ جناتی دنیا کا جن"...... جولیا

نے کہا تو وہ سب جولیا کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو کہ جولیا ان سے مذاق کر رہی ہے۔

"جناتی دنیا کا جن۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مس جولیا"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ اس کا نام کارکا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کارکا۔ بڑا عجیب سا نام ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ صرف نام کا ہی نہیں حقیقت میں بھی عجیب و غریب مخلوق ہے اور اس نے واقعی ان دنوں عمران کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ وہ ہر وقت عمران کے سر پر سوار رہتا ہے اور اسے کھانے پینے کا بے حد شوق ہے۔ ہر ایک گھنٹے بعد اسے بھوک لگ جاتی ہے اور وہ عمران کو لے کر کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں پہنچ جاتا ہے اور پھر عمران کی شامت آ جاتی ہے۔ ہر ایک گھنٹے بعد وہ سو آدمیوں کا کھانا اکیلا کھا جاتا ہے"...... جولیا نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"آپ شاید ہمارے ساتھ مذاق کر رہی ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے انہیں کارکا کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی کہ وہ کیسے ان سے ملا تھا اور پھر اس کے بعد کیا واقعات رونما ہوئے تھے۔

"حیرت ہے۔ جناتی دنیا کا ایک جن عمران صاحب کے ساتھ ہے اور آپ یہ سب ایسے بتا رہی ہیں جیسے وہ واقعی عمران صاحب کا دوست ہو اور اس کے ساتھ رہنے کے لئے آیا ہو"...... صفدر نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ عمران اور جوزف کے ساتھ رہ رہا ہے۔ عمران نے اسے خاص طور پر جوزف کے پاس رانا ہاؤس رکھا ہوا ہے۔ عمران کی طرح اس نے جوزف کا بھی ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اسے بھی کارکا کو کھلانے کے لئے ہر وقت باہر دوڑنا پڑتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن وہ جن چاہتا کیا ہے اور عمران صاحب کے پاس ہی کیوں آیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ عمران سے کوئی ایسا کام لینا چاہتا ہے جس کے لئے عمران راضی نہیں ہو رہا ہے"...... جولیا نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ بیٹھیں اور ہمیں اطمینان سے سب کچھ بتائیں"۔ صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ ایک سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم بھی بیٹھ جاؤ"...... صفدر نے صالحہ کو کھڑی دیکھ کر کہا۔

"کہاں بیٹھوں۔ آپ کے پاس تو جگہ ہی خالی نہیں ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ صفدر جس صوفے پر بیٹھا تھا اس کے ساتھ تنویر اور کیپٹن

شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ صالحہ کی بات سن کر صفدر جیسے کھسیا کر رہ گیا۔

"آپ آئیں۔ میں اٹھ جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے نہیں۔ بیٹھو تم۔ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ میں مس جولیا کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور وہ اس صوفے کے بازو پر بیٹھ گئی جس پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

"جی اب بتائیں یہ جن صاحب عمران صاحب کے ساتھ کیوں لگے ہوئے ہیں اور ان سے چاہتے کیا ہیں"...... صفدر نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔ ان سب کی نظریں بھی جولیا پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ سب بے تابی سے جولیا کے بولنے کے منتظر ہوں۔

"کارکا کا کہنا ہے کہ کافرستان کے جنوب میں طویل پہاڑی سلسلہ ہے۔ ان پہاڑیوں میں میدانی علاقے بھی ہیں اور ساندر بن جنگل کا بھی کچھ حصہ لگتا ہے۔ ان پہاڑیوں میں ایک ایسا غار ہے جس کا نہ کوئی دہانہ ہے اور نہ ہی اس غار میں ایسی کوئی دراڑ ہے جس سے اس غار میں روشنی کا معمولی سا بھی گزر ہوتا ہو۔ چونکہ غار ہر وقت تاریک رہتا ہے اس لئے اس غار کو اندھا غار کہا جاتا ہے۔ اس غار میں انتہائی زہریلے اور خطرناک سانپ اور بچھو موجود ہیں جن کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ اسی غار کے ایک حصے میں ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا ہے جو سیاہ معبد کہلاتا ہے۔ اس معبد میں ایک بوڑھا

پجاری موجود ہے۔ اس پجاری کا نام مہا یوگی کلوگا ہے۔ مہا یوگی
بہت بڑا ساحر ہے اور وہ پچھلے کئی سالوں سے بھوکا پیاسا اس سیاہ
معبد میں بیٹھا کالے شیطان کی پوجا کر رہا ہے۔ مہا یوگی ساری دنیا
پر حکمرانی کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی شیطانی ذریتوں
سے پوری دنیا پر قبضہ کر لے اور وہ ساری دنیا کو اپنا غلام بنا لے۔
تمام انسان اس کے حکم کے غلام ہوں اور وہ دنیا کے سیاہ وسفید کا
مالک بن جائے۔ اس کام کے لئے اسے جناتی دنیا کے ایک طاقتور
جن کی ضرورت تھی جس کی مدد سے وہ ایک ساتھ تمام دنیا کے
انسانوں کو اپنا تابع کر سکتا تھا۔ اس جن کو جناتی دنیا سے باہر بلانے
اور اسے قابو کرنے کے لئے مہا یوگی کو پانچ شیطانی ذریتوں کی
ضرورت تھی جو وہ کالے شیطان کی پوجا کر کے ہی حاصل کر سکتا تھا
اور اس نے ایسا ہی کیا''...... جولیا نے کہا اور خاموش ہو گئی۔

''اوہ۔ پھر''...... ان سب کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

''جناتی دنیا کا وہ طاقتور جن انسانی دنیا میں کس راستے سے باہر
آتا اس کے بارے میں مہا یوگی کچھ نہیں جانتا تھا۔ ان پانچ
طاقتوں کو اپنے تابع کرنے کے بعد مہا یوگی ان میں سے کسی ایک
طاقت کے ذریعے جناتی دنیا کے جن کو انسانی دنیا میں آنے پر مجبور
کر سکتا تھا دوسری شیطانی ذریت سے وہ جناتی دنیا کے کھلنے والے
راستے پر قبضہ کرا سکتا تھا تا کہ جن اس کی حقیقت جان کر فوراً واپس
نہ بھاگ جائے۔ تیسری اور چوتھی شیطانی ذریت کی مدد سے وہ جن

کو اپنے قابو میں کر سکتا تھا۔ یہ سب ہو چکا تھا۔ جن بھی جناتی دنیا
سے نکل کر باہر آ گیا اور جن جس راستے سے انسانی دنیا میں داخل
ہوا تھا اس راستے پر مہا یوگی نے دوسری بڑی شیطانی ذریت کو
مامور کر دیا تھا۔ انسانی دنیا میں آتے ہی جن فوراً اس جگہ پہنچ گیا
جہاں اس کے خلاف مہا یوگی کی شیطانی ذریت کام کر رہی تھی۔
اس شیطانی ذریت کا نام زبورا تھا جو ایک ساحرانہ سایہ تھا اور اس
نے تاج ہوٹل کے گراؤنڈ فلور کے کمرہ نمبر سات پر قبضہ کر رکھا تھا۔
اس کمرے میں جو بھی جاتا تھا۔ زبورا اسے ہلاک کر کے کھا جاتا تھا
اور اس کے خون سے شیشے پر لکھ دیتا تھا کہ کارکا نے اس انسان کی
بھینٹ قبول کر لی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ تو جو جن جناتی دنیا سے آیا ہے وہ کارکا ہی ہے''۔ کیپٹن
شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ کارکا ہی ہے جو جناتی دنیا کا طاقتور ترین جن ہے''۔
جولیا نے جواب دیا۔

''پھر کیا ہوا مس جولیا''...... صالحہ نے پوچھا۔

''کارکا اس شیطانی ذریت کو مٹانے کے لئے اس ہوٹل میں
پہنچا تو ہوٹل میں عمران اور میں موجود تھے۔ کارکا نے ہمیں دیکھ لیا
اور اسے اپنی طاقتوں سے عمران کے بارے میں پتہ چل گیا کہ
عمران کے سر پر بے شمار روشنی کی طاقتوں کے ہاتھ ہیں اور نیکی کے
سائے اس کے ارد گرد منڈلاتے ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی

شیطانی ذریت عمران کے قریب آنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتی۔
اسی لئے کارکا نے عمران کو فوری طور پر اپنی ڈھال بنا لیا تاکہ اس
کی موجودگی میں مہایوگی کی کوئی بھی شیطانی ذریت اسے پکڑنے کی
کوشش نہ کر سکے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ کارکا واپس اپنی دنیا میں
نہیں جا سکتا۔ وہ جس راستے سے اس دنیا میں آیا ہے اسی راستے
سے واپس اپنی دنیا میں جا سکتا ہے۔ لیکن اس راستے پر مہایوگی کی
شیطانی ذریت پہرہ دے رہی ہیں۔ کارکا چاہتا ہے کہ یا تو عمران
اس کے ساتھ جا کر اس شیطانی ذریت کا خاتمہ کر دے تاکہ وہ فوراً
واپس اپنی دنیا میں پہنچ جائے یا پھر عمران اس کا ساتھ دے اور اس
کے ساتھ کافرستان جا کر شیطان صفت انسان مہایوگی کو ہلاک کر
دیا جائے۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی شیطانی ذریتیں خود
بخود فنا ہو جائیں گی اور مہایوگی کے شر سے دنیا بھی محفوظ ہو جائے
گی''...... جولیا نے انہیں ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور خاموش
ہو گئی۔

''تو یہ ہے ساری تفصیل''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں اور عمران عادت کے مطابق اس معاملے سے خود کو دور
رکھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن کارکا ہے کہ کسی طرح سے اس کا پیچھا
ہی نہیں چھوڑ رہا ہے۔ اس نے عمران کی جان عذاب میں ڈال رکھی
ہے وہ پاگلوں کی طرح کھاتا ہے اور عمران کو اس کا پیٹ بھرنے
کے نجانے کون کون سے پاپڑ بیلنے پڑ رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کہہ رہی ہیں کہ کارکا ایک طاقتور جن ہے جس کی مدد
سے مہایوگی پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اگر وہ اتنا ہی طاقتور
ہے تو اسے عمران کی مدد کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ وہ خود جا
کر اس مہایوگی کے خلاف کام کیوں نہیں کرتا یا اس طاقت کو فنا
کیوں نہیں کر دیتا جو اس کے اور جناتی دنیا کے راستے میں حائل
ہے''...... صدیقی نے پوچھا۔

''کارکا کا تعلق جناتی دنیا کے جس قبیلے سے ہے وہ مسلمان
قبیلہ ہے اور اس قبیلے کے جنات اسی طرح سیاہ طاقتوں سے دور
رہنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے ہم انسان۔ چونکہ مہایوگی ایک انسان
ہے اور اسی نے سیاہ طاقتوں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے اس لئے
ایک جن ہونے کی وجہ سے کارکا مہایوگی کو خود ہلاک نہیں کر سکتا۔
شیطان مہایوگی کو ہلاک کرنے کے لئے اسے عمران جیسے انسان کی
ضرورت ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ کام عمران آسانی سے کر سکتا ہے تو پھر اس نے کیوں
خواہ مخواہ اس جن کو اپنے سر پر سوار کر رکھا ہے''...... تنویر نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

''کارکا کے کہنے کے مطابق اس کے اور جناتی دنیا کے راستے
میں حائل شیطانی ذریت کو فنا کرنا یا پھر مہایوگی کو ہلاک کرنا اتنا
آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے عمران کو کارکا سمیت نجانے کون
کون سے مرحلوں سے گزرنا پڑ سکتا ہے جو اس کے لئے خطرناک

ثابت ہو سکتے ہیں اور کارکا کا یہ بھی کہنا ہے کہ عمران کی ذرا سی غلطی اسے سیدھا موت کے منہ میں پہنچا سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تب تو عمران صاحب اس کی بات نہ مان کر ٹھیک کر رہے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ عمران اس وجہ سے کارکا کا ساتھ دینے سے انکار نہیں کر رہا کہ اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"...... جولیا نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر وہ انکار کیوں کر رہے ہیں"...... صالحہ نے پوچھا۔

"یہ میں نہیں جانتی۔ عمران کا یہی کہنا ہے کہ وہ ان ماورائی چکروں سے دور ہی رہنا چاہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر کارکا عمران صاحب کے لئے بوجھ بنا ہوا ہے تو عمران صاحب کو کیا ضرورت ہے اسے کہیں لے جا کر اسے کھانے پلانے کی۔ وہ اس سے انکار کر دیں"...... خاور نے کہا۔

"کارکا اس معاملے میں بے حد ڈھیٹ ثابت ہوا ہے۔ وہ عمران کے پیر پکڑ لیتا ہے اس کے سامنے رونا اور گڑگڑانا شروع کر دیتا ہے اور عمران اسے کسی ہوٹل میں لے جا کر کھانا کھلانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے تو اس نے جوزف کی اب، یہ ڈیوٹی لگا دی ہے تاکہ کارکا اس کے ساتھ رہے اور جوزف اس کے کھانے کا بندوبست کر سکے لیکن کارکا پھر بھی عمران کے پاس پہنچ جاتا ہے،

اور اس کے ساتھ کھانے پینے پر زور دیتا رہتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تب تو عمران صاحب واقعی اس جن سے زچ آ گئے ہوں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ ایک جن جو کئی دیگیں کھا جاتا ہے وہ بھی ہر ایک گھنٹے کے بعد تو عمران اس کی ضرورتیں کہاں سے پوری کر سکتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"اس کے باوجود عمران اس کا خیال رکھ رہا ہے اور وہ اسے یہی مشورے دیتا ہے کہ وہ کسی اور راستے سے واپس اپنی جناتی دنیا میں چلا جائے۔ عمران کا کہنا ہے کہ جب تک وہ مہا یوگی کا غلام نہیں بنے گا اس وقت تک مہا یوگی کا دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب پورا نہیں ہو سکے گا۔ اگر کارکا اپنی دنیا میں واپس چلا جائے گا تو مہا یوگی کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا اور اس سے دنیا کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ کارکا کا ساتھ دینے یا اس کے ساتھ کہیں جانے سے منع کر رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہاں۔ میرے خیال میں یہی اہم وجہ ہو سکتی ہے عمران صاحب کے اس کے ساتھ نہ جانے کی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو وہ سب چونک پڑے۔

"سب تو یہیں ہیں پھر کون آ گیا اب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب کو اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ہم آپ کے ہاں دعوت اُڑا رہے ہیں تو وہ بھی یہاں پہنچ گئے ہوں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صفدر کی بات سن کر تنویر کا منہ بن گیا تھا لیکن اس نے کچھ کہا نہیں جبکہ باقی سب کے چہرے عمران کی آمد کا سن کر کھل اٹھے تھے۔

"نہیں۔ یہ عمران کے بیل بجانے کا انداز نہیں ہے۔ میں اس کے بیل بجانے کا انداز جانتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو صفدر جو دروازے بیرونی دروازے کی طرف جانے کے لئے اٹھا ہی تھا وہیں رک گیا۔

"تو پھر کس نے بجائی ہے بیل"...... صالحہ نے پوچھا۔

"اردگرد کے ہمسائے بھی اس انداز میں بیل نہیں بجاتے۔ یہ بیل نئے اور عجیب سے انداز میں بجائی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ باہر کوئی انجان شخص موجود ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انجان شخص۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ایسا شخص جس کا تعلق ہم سے نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ میں دیکھتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"احتیاط کرنا۔ باہر دشمن بھی ہو سکتا ہے۔ تمہارے پاس مشین پسٹل ہے نا۔ اسے جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لو"...... صالحہ نے فوراً کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

"دشمنوں سے میں خالی ہاتھوں بھی نپٹ سکتا ہوں۔ اس کے لئے مجھے کسی گن کی ضرورت نہیں"...... صفدر نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"ہو سکتا ہے کوئی چندہ مانگنے والا ہو یا پھر کوئی بھکاری۔ آج کل کے بھکاریوں نے بھی بیل بجا کر بھیک مانگنی شروع کر دی ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے سر ہلا کر کہا۔ چند لمحوں بعد انہیں دروازے کی طرف سے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ دروازے پر پہلے صفدر دکھائی دیا اور وہ جیسے ہی اندر آیا انہوں نے اس کے پیچھے ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی کو کھڑی دیکھا اور لڑکی کو دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔

لڑکی نے جینز اور سرخ شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر اس نے سیاہ رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس لڑکی کے بال سیاہ اور لمبے تھے جو اس نے شانوں پر پھیلا رکھے تھے۔ اس کا چہرہ سفید تھا اور اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور غزالی تھیں۔ سب سے حیرت انگیز بات تھی کہ لڑکی کے ہونٹ اس قدر سرخ تھے جیسے لپ اسٹک لگانے کی بجائے وہ تازہ خون پی کر آئی ہو اور اس لڑکی کے ماتھے کے عین درمیان سنہری رنگ کے ایک سانپ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

"یہ کون ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مہا ناگنی‘‘...... صفدر نے جواب دیا اور اس کے بولنے کا انداز سن کو وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔ صفدر نے اس انداز میں جواب دیا تھا جیسے وہ گہری نیند میں بول رہا ہو۔ انہوں نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیل گئیں کہ صفدر کی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں اور وہ اس انداز میں دروازے کے پاس کھڑا تھا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

’’مہا ناگنی۔ کون مہا ناگنی اور یہ آپ کو کیا ہوا ہے‘‘...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر کے پیچھے کھڑی لڑکی نے جیب سے کوئی چیز نکالی اور کمرے میں پھینک دی۔ وہ سب بوکھلا کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور دوسرے لمحے کمرے میں دھواں پھیل گیا۔ دھواں پھیلتے ہی جولیا کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کا دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا چھا گیا۔ جولیا نے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے چھایا ہوا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اندھیرا تیزی سے اس کے دماغ میں پھیلتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ لہرائی اور پیچھے پڑے ہوئے صوفے پر گرتی چلی گئی جس پر سے وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا صبح کا اخبار پڑھ رہا تھا۔ کارکا نے اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا اور اب وہ اس معاملے میں عمران کی مدد چاہتا تھا۔ عمران زبورا کو فنا کرنے کی حد تک اس معاملے میں دلچسپی لیتا رہا لیکن زبورا کے فنا ہونے کے بعد جب کارکا نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا تو اس کی ساری دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ وہ کارکا کے کہنے کے باوجود اس کی مدد کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔

عمران کے خیال کے مطابق کارکا ایک طاقتور جن تھا وہ واپس جناتی دنیا میں جانے کے لئے خود کوئی راستہ بنا سکتا تھا اور اگر وہ واپس جناتی دنیا میں چلا جاتا تو یہ معاملہ یہیں ختم ہو جاتا اور مہا یوگی دنیا پر شیطانی طریقے سے قبضہ نہیں کر سکتا ہے۔ کارکا، عمران کے لئے واقعی وبالِ جان بنا ہوا تھا۔ وہ اسے کسی کل چین نہیں لینے دیتا تھا۔ خاص طور پر عمران کو کارکا کی بھوک نے پریشان کر رکھا تھا جو

کسی طرح سے ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ اس کا حال قاسم
سے بھی زیادہ خراب تھا۔ قاسم پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد سکون
میں آ جاتا تھا لیکن قاسم سے دس گنا زیادہ کھانے کے بعد بھی کارکا
کو سکون نہیں ملتا تھا اور اسے ہر وقت بھوک ستاتی رہتی تھی اور وہ
بھوک بھوک کا شور مچاتا رہتا تھا۔

ظاہر ہے وہ جن تھا جس کی بھوک نہ ختم ہونے والی تھی کیونکہ
جناتی دنیا اور انسانی دنیا کی خوراک مختلف تھی اور انسانی دنیا کی
خوراک سے کارکا کا پیٹ بھرنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ ہوٹلوں اور
ریسٹورنٹوں میں جب وہ اسے کھانا کھلانے کے لئے ساتھ لے جاتا
تو کارکا کو کھاتے دیکھ وہاں موجود افراد آنکھیں پھاڑے رہ جاتے
تھے اور اس کے ساتھ عمران بھی لوگوں کے لئے تماشہ بن جاتا تھا
اور عمران جسے خود بھی اپنا تماشہ بنانا پسند تھا اور وہ ایسی جگہوں پر
حماقتیں کرتا رہتا تھا لیکن جلد ہی وہ اس معاملے سے بور سا ہو گیا
تھا۔ اس لئے عمران نے اسے رانا ہاؤس منتقل کر دیا تھا اور کارکا کو
کھانے پلانے کی ساری ذمہ داری اس نے جوزف اور جوانا کو
دے دی تھی۔

عمران نے جوزف کو تو کارکا کے بارے میں بتا دیا تھا لیکن اس
نے جوانا کو اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جوانا ایک انسان
کو اتنا کھاتے دیکھ کر حیران رہ جاتا تھا۔ اس نے کارکا جیسے پیٹو کو
آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس جن کی ایک خوبی عمران کو بے حد پسند

آئی تھی۔ وہ طاقت کا دیوتا تھا اور غائب بھی ہو سکتا تھا لیکن وہ اپنی
کسی طاقت کا استعمال نہیں کر رہا تھا نہ تو وہ کسی کو ڈرا رہا تھا اور نہ
ہی اس نے اب تک اپنی مرضی سے کہیں جا کر کچھ کھانے کی کوشش
کی تھی۔

وہ ہمیشہ عمران اور جوزف سے ہی مانگ کر کھاتا تھا۔ اس کا کہنا
تھا کہ وہ نیک جن ہے اور اسے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ
انسانی دنیا میں آ کر بلا وجہ انسانوں کو ستائے اور انہیں بغیر بتائے
کوئی چیز چوری کر کے کھا سکے۔ اس کے علاوہ وہ کچا گوشت کھانے
کا بھی عادی نہ تھا۔

وہ ہر چیز پکی ہوئی اور حلال کھانا پسند کرتا تھا۔ عمران کو نجانے
کیوں اس کی یہ بات اتنی پسند آئی تھی کہ اس نے کارکا کو اس وقت
تک ساتھ رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا جب تک وہ واپس اپنی جناتی دنیا
میں جانے کا راستہ نہ تلاش کر لیتا۔ زبورا کو فنا کرنے کے بعد
عمران، سرداور کی لیبارٹری میں بھی گیا تھا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر
جب وہ سرداور سے ملا تو سرداور نے اسے ایک نئی خبر سنا دی جسے
سن کر وہ پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ سرداور کے کہنے کے
مطابق انہوں نے نئے اور جدید میزائل جن کا کوڈ نام ریڈ میزائل تھا
کا خاص ایندھن انتہائی مہنگے داموں ایکریمیا سے درآمد کرایا تھا۔
اس ایندھن کا کوڈ نام گرین پاؤڈر تھا جس کے دس بڑے بڑے
کنٹینرز ایکریمیا سے اربوں ڈالرز میں خریدے گئے تھے اور گرین

پاؤڈر کے دس کے دس کنٹینرز جن میں ہزاروں ٹن گرین پاؤڈر موجود
تھا بخیر و عافیت پاکیشیا پہنچ چکا تھا اور اسے انتہائی محفوظ مقام پر سٹور
کیا جا چکا تھا۔ سرداور نے بذات خود اس پاؤڈر کے سیمپل لے کر
چیک کئے تھے۔ گرین پاؤڈر انتہائی اعلیٰ میعار اور بہترین کوالٹی کا
حامل تھا۔ یہ پاؤڈر چونکہ کینسر کے مرض کی ادویات بنانے کے لئے
بھی استعمال کیا جاتا تھا اور پاکیشیا میں ایک ڈرگز کمپنی کینسر کی دوا
بنانے کے لئے گرین پاؤڈر کا استعمال کرتی تھی اس لئے ایکریمیا
آسانی سے پاؤڈر پاکیشیا درآمد کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا لیکن
سرداور نے اس گرین پاؤڈر میں چند مخصوص کیمیکل کی مسکنگ کے
بعد میزائلوں کے لئے بہترین اور دیرپا ایندھن تیار کیا تھا۔ ایکریمیا
سے آنے والا گرین پاؤڈر بظاہر ڈرگز کمپنی کے لئے درآمد کیا جاتا
تھا لیکن اس پاؤڈر کو سرداور میزائلوں کے ایندھن کے لئے بھی
استعمال کرتے تھے۔

اب سرداور کو گرین پاؤڈر کی ضرورت پڑی تو انہوں نے محفوظ
اور خفیہ مقام سے کچھ مقدار میں پاؤڈر لیبارٹری منگوایا تھا تاکہ وہ
اس پر مزید ریسرچ کر سکیں اور اس پاؤڈر کو میزائلوں کے ایندھن
کے لئے اور زیادہ بہتر بنایا جا سکے لیکن جب گرین پاؤڈر ان کے
پاس پہنچا تو یہ دیکھ کر سرداور پریشان ہو گئے کہ گرین پاؤڈر کی کوالٹی
جو سو پرسنٹ تھی ختم ہو کر زیرو ہو گئی تھی اور نہ صرف گرین پاؤڈر کا
رنگ بدل گیا تھا بلکہ اس کی ساری طاقت اور خاصیت ختم ہو کر رہ

گئی تھی۔ سرداور فوراً خفیہ سٹور پر پہنچے اور جب انہوں نے ایکریمیا
سے آئے ہوئے گرین پاؤڈر کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر انہیں شدید
دھچکا لگا تھا کہ ایکریمیا سے آیا ہوا سارے کا سارا گرین پاؤڈر
ناکارہ اور اس کی کوالٹی زیرو ہو چکی تھی۔

گرین پاؤڈر کو سرد خانوں میں رکھا جاتا تھا جہاں گرین پاؤڈر
برسوں تک محفوظ رہ سکتا تھا لیکن اگر سرد خانوں میں درجہ حرارت
مائنس فائیو سے بڑھ جاتا تو اس کی وجہ سے گرین پاؤڈر کی کوالٹی
میں آہستہ آہستہ کمی آنا شروع ہو جاتی تھی اور پھر چند ہی روز میں
گرین پاؤڈر اپنی تاثیر مکمل طور پر کھو دیتا تھا۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا
تھا۔ سرد خانے کی مشینوں میں کوئی خلل آ گیا تھا جس سے سرد
خانے میں درجہ حرارت منفی پانچ سے بڑھ کر منفی ایک تک پہنچ گیا
تھا۔

یہ چونکہ ایک مشین کا تکنیکی فالٹ تھا اور درجہ حرارت بتانے والا
تھرما میٹر خراب ہوا تھا اس لئے سرد خانے کے منتظمین کو اس بات کا
پتہ ہی نہ چل سکا تھا کہ سرد خانے کا درجہ حرارت مائنس فائیو نہیں
بلکہ مائنس ون ہو چکا تھا جس کا اثر گرین پاؤڈر پر ہونا شروع ہو
گیا تھا اور اگلے چند ہی دنوں میں گرین پاؤڈر مکمل طور پر ناکارہ ہو
چکا تھا اور مہنگے داموں خریدا ہوا سونا مٹی بن کر رہ گیا تھا۔ اربوں
ڈالرز سے حاصل کیا ہوا گرین پاؤڈر مٹی بنتے دیکھ کر سرداور کی تو
ظاہر ہے نیندیں ہی حرام ہو گئی تھیں۔ انہیں اور کچھ نہ سوجھا تو

گرین پاؤڈر کے ناکارہ ہونے کے بارے میں بتانے کے لئے عمران کو کال کر لیا تھا۔

عمران کو بھی گرین پاؤڈر کے ضائع ہونے کا افسوس تھا لیکن چونکہ یہ ایک مشینی فالٹ تھا اس لئے اس معاملے میں کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا اس لئے اس معاملے میں عمران بھلا کیا کر سکتا تھا۔ اس نے سرداور کو تسلی دی اور ساری رپورٹ بنا کر حکومت کو بھجوانے کی ہدایات دی تھیں۔ اس کے کہنے کے مطابق یہ ایک اتفاقی خرابی کی وجہ سے ہوا تھا اس لئے وہ اس معاملے میں ان کی بھلا کیا مدد کر سکتا تھا اس لئے سرداور بھی خاموش ہو گئے تھے۔ وہ پہلے ہی رپورٹ تیار کر کے اعلیٰ حکام کو ارسال کر چکے تھے اور اعلیٰ حکام نے انہیں واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ اب ملکی بجٹ میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ ان کے لئے ایکریمیا سے اتنے بڑے معاوضے پر دوبارہ گرین پاؤڈر کی کھیپ منگوا سکیں۔ اس کے لئے ظاہر ہے انہیں اب طویل انتظار کرنا پڑے گا۔ جس پر سرداور ظاہر ہے افسوس اور انتظار کرنے کے اور بھلا کر بھی کیا سکتے تھے۔

چونکہ سلیمان ان دنوں آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا ہی رہ رہا تھا۔ سلیمان کو گاؤں گئے ہوئے کافی دن ہو چکے تھے اور وہ واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں سارے کام عمران کو خود کرنے پڑتے تھے اور اوپر سے کارکا جیسا نان اسٹاپ کھانے والا جن اس کے سر پر سوار ہو گیا

تھا اس لئے وہ بے حد چڑچڑا اور قدرے بدمزاج سا ہو گیا تھا۔ وہ ہر وقت بڑبڑاتا رہتا تھا اور سلیمان کو ہی کوستا رہتا تھا جو آبائی گاؤں جا کر بیٹھ ہی گیا تھا۔ اچانک سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے نظروں کے سامنے سے میگزین ہٹایا اور سامنے میز پر پڑے ہوئے سیل فون کی طرف دیکھنے لگا۔

”ہونہہ۔ ابھی تک میں نے ناشتہ تو کیا چائے کا ایک کپ بھی نہیں پیا ہے اور صبح صبح فون آنا شروع ہو گیا ہے۔ بغیر ناشتہ اور خاص طور پر چائے پیئے بغیر میرے منہ سے بھلا کیا آواز نکلے گی“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس نے میگزین بند کر کے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا۔ سیل فون پر رانا ہاؤس کا فون نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”یہ شب دیجور کی اولاد کو بھی ابھی فون کرنا تھا“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

”بغیر ناشتہ اور بغیر چائے پیئے نڈھال اور کاہل علی عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے چینی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات تھے۔

”تمہیں کیا ہوا ہے شب دیجور کی اولاد جو منہ اٹھا کر صبح صبح

فون کر رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس۔ تم جلد سے جلد یہاں پہنچ جاؤ۔ تمہارے دوست نے یہاں ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے اور وہ کسی طرح نہ میرے قابو میں آ رہا ہے اور نہ ہی جوانا کے''...... جوزف نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیوں۔ کیا کر رہا ہے وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''تم یہاں آ کر خود ہی دیکھ لو باس۔ اس نے مجھے اور جوانا کو تو سچ مچ پاگل کر کے رکھ دیا ہے۔ اگر تم یہاں نہ آئے تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں آج ہر حال میں اپنی گن سے خودکشی کر لوں گا۔ فار گاڈ سیک باس۔ اگر تم میری جان بچانا چاہتے ہو تو فوراً یہاں آ جاؤ۔ یہ جوزف کی تم سے مؤدبانہ درخواست ہے''۔ جوزف نے جیسے رو دینے والے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جوزف جیسا انسان ایک جن سے اس قدر زچ آ جائے گا اس کا اسے گمان تک نہ تھا۔

''بتاؤ تو سہی اس نے کیا کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں بتا سکتا باس۔ فار گاڈ سیک۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں نا کہ یہاں آ جاؤ اور اسے اپنے قابو میں کر لو ورنہ تم جوزف دی گریٹ کی لاش ہی دیکھو گے''...... جوزف نے اسی انداز میں کہا اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جوزف نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ہونہہ۔ یہ کارکا تو واقعی سر کا درد بن گیا ہے۔ اب اس کا کچھ

نہ کچھ کرنا ہو گا ورنہ یہ نہ مجھے جینے دے گا اور نہ جوزف کو''۔ عمران نے سیل فون کان سے ہٹا کر غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ سٹنگ روم سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر آ گیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فلیٹ سے نکل کر وہ تھوڑی ہی دیر میں اپنی ٹو سیٹر سپورٹس کار میں رانا ہاؤس کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ اس کے ذہن میں عجیب سے خیالات ابھر رہے تھے اور وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر کارکا نے رانا ہاؤس میں ایسا کیا کیا ہو گا جو جوزف جیسا انسان بھی اس قدر زچ آ گیا تھا اور اس نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ کارکا کو آ کر قابو کرے کیونکہ وہ نہ اس کے قابو آ رہا تھا اور نہ ہی جوانا کے۔ یہ سوچتا ہوا عمران رانا ہاؤس والی سڑک پر مڑا اور پھر کار آگے بڑھاتا لے گیا۔ وہ کار لے کر رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ اچانک اسے اندر سے تیز دھاڑنے اور چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ دھاڑنے اور چیخنے کی آوازیں سن کر عمران کی تیوریوں پر بل آ گئے کیونکہ یہ دھاڑ کسی شیر کی تھی۔

اس نے کار گیٹ پر روک کر مخصوص انداز میں ہارن بجانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے دیکھ کر عمران فوراً کار اندر لے گیا اور اس نے کار لے جا کر پورچ میں روک دی۔ سامنے برآمدے میں نظر پڑتے ہی وہ بری طرح سے

چونک پڑا۔ اس نے جوانا کو چیخیں مارتے ہوئے ایک طرف بھاگتے دیکھا تھا۔ اس کے پیچھے سیاہ رنگ کا ایک چیتا چھلانگیں لگا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے جوانا بھاگ کر عمارت کے عقبی سمت میں چلا گیا اور اس کے پیچھے سیاہ چیتا بھی چلا گیا۔

"باس۔ باس۔ تھینک گاڈ تم آ گئے"...... اچانک دائیں طرف سے جوزف نے دوڑ کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے اور یہ جوانا کے پیچھے سیاہ چیتا کہاں سے لگ گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سیاہ چیتا نہیں ہے باس۔ وہ کارکا ہے جو روپ بدل بدل کر میرے اور جوانا کے پیچھے پڑا ہوا ہے"...... جوزف نے بری طرح سے ہانپتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد پریشان اور گھبرایا ہوا تھا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے اسے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ......" جوزف نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک سیاہ چیتا دوڑتا ہوا آیا اور برآمدے سے ہوتا ہوا وہ سیدھا اس طرف آیا جہاں جوزف اور عمران موجود تھے۔ دوڑتے دوڑتے اچانک سیاہ چیتے نے لمبی چھلانگ لگائی اور پھر وہ جیسے اُڑتا ہوا عمران پر آیا۔ اسے خود پر چھلانگ لگاتے دیکھ کر عمران فوراً نیچے جھک گیا لیکن چیتا چھلانگ لگا کر ٹھیک اس کے سامنے آیا۔ دوسرے لمحے ہلکا سا دھماکا ہوا اور سیاہ چیتا یکلخت دھویں میں تبدیل ہو گیا اور پھر دوسرے لمحے

اس نے غیر ملکی انسان کا روپ دھار لیا۔ یہ کارکا کا وہی روپ تھا جس میں وہ جولیا اور عمران کے سامنے پہلی بار نمودار ہوا تھا۔ کارکا کو انسانی روپ میں آتے دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تم آ گئے دوست۔ اچھا ہوا تم آ گئے۔ میں تمہارے لئے ہی یہ سب کچھ کرتا پھر رہا تھا کہ کسی طرح تم یہاں پہنچ جاؤ۔ میں نے جوزف سے کئی بار کہا تھا کہ یہ فون کر کے تمہیں یہاں بلا لے لیکن یہ میری بات مان ہی نہیں رہا تھا تو میں نے اسے مجبور کیا کہ یہ تمہیں فون کر کے جلد سے جلد یہاں بلا لے"...... کارکا نے عمران کو دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کو دیکھ کر بے حد خوش ہو رہا ہو۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا کیا ہے تم نے ان دونوں کے ساتھ اور تم جوانا کے پیچھے سیاہ چیتا بن کر کیوں بھاگ رہے تھے"۔ عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں نے انہیں روپ بدل بدل کر ڈرانا شروع کر دیا۔ یہ مجھے جتنا پکڑنے کی کوشش کرتے تھے میں انہیں اور زیادہ تنگ کرتا تھا۔ ان بے چاروں کے قدموں میں کبھی بم پھٹتے تھے۔ کبھی ان پر تمہاری دنیا کے آتشیں اسلحے سے گولیاں چلتی تھیں اور کبھی ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جاتی تھی اور یہ گہرے گڑھوں میں گر جاتے تھے۔ یہ سب

میں حقیقت میں نہیں کر رہا تھا۔ بموں کے دھماکے اور گولیوں کی آوازیں میں اپنے منہ سے نکال رہا تھا جسے یہ اصل سمجھ رہے تھے۔ میں نے انہیں اٹھا اٹھا کر پٹخا تھا ان کے سامنے بھیانک چہرے بنا کر آتا تھا اور انہیں دوڑا دوڑا کر پاگل کر رہا تھا“...... کارکا نے مسرت بھرے لہجے میں اپنی شرارتوں کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا جبکہ جوزف اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

”یس باس۔ اس نے مجھے اور جوانا کو بے حد پریشان کیا ہے۔ یہ عمارت سے ٹکریں مار رہا تھا۔ اس نے اندر کمروں کی بری حالت بنا کر رکھ دی ہے۔ لیبارٹری کے ساتھ ساتھ اس نے رانا ہاؤس کی ساری مشینری بھی تباہ کر کے رکھ دی ہے۔ میں اسے روکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن یہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ میں جوانا کو اس کی اصلیت نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن اس نے خود ہی جوانا کے سامنے اپنی اصلیت ظاہر کر دی اور جب جوانا کو علم ہوا کہ یہ انسان نہیں جن ہے تو وہ سچ مچ ڈر گیا تھا باس۔ اس کے سامنے دس سیاہ چیتے بھی آ جاتے تو وہ ان سے ڈر کر بھاگنے والا نہیں ہے لیکن اسے معلوم ہے کہ اس کے پیچھے چیتا نہیں جن لگا ہوا ہے اس لئے وہ چیخیں مار رہا تھا۔ چیتا ہی نہیں یہ کبھی ہاتھی بن جاتا تھا اور کبھی طاقتور بن مانس اور پھر یہ مجھے اور جوانا کو واقعی اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا تھا“...... جوزف نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

”کیوں کیا ہے یہ سب کچھ تم نے“...... عمران نے کارکا کو

گھورتے ہوئے کہا۔

”بتا تو رہا ہوں کہ میں تمہیں یہاں بلانا چاہتا تھا۔ اگر یہ پہلے ہی میری بات مان جاتا اور میرے کہنے پر تمہیں یہاں بلا لیتا تو میں ان دونوں کی درگت نہ بناتا۔ انہوں نے میری بات نہ مانی تو پھر مجھے یہ سب کرنا پڑا“...... کارکا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

”اور تم نے عمارت کی لیبارٹری اور ساری مشینیں تباہ کر دیں ہیں۔ کیوں“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے“۔ کارکا نے کہا۔

”جھوٹ میں نہیں تم بول رہے ہو کارکا۔ میں نے ساری تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے“...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تمہاری آنکھیں بھی تو خراب ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہیں وہ نظر آیا ہو جو میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا“...... کارکا نے مسکرا کر کہا تو جوزف کے ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

”کیا مطلب ہوا اس بات کا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس کی آنکھوں کے سامنے ایسے مناظر ظاہر کئے تھے جو اسے اصل لگے تھے“...... کارکا نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”مطلب یہ کہ تم نے کوئی توڑ پھوڑ نہیں کی“...... عمران نے اس

کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ سب کچھ اپنی جگہ پر ہے اور بالکل سلامت۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں تو جا کر دیکھ لیں"...... کارکا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جاؤ دیکھو"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور کارکا کو غصیلی نظروں سے گھورتا ہوا مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے کارکا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اسے میں نے بھگا بھگا کر بے حال کر دیا ہے۔ اس نے مجھ پر کئی بار حملے کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ مجھ سے ڈر بھی رہا تھا کہ میں جن ہوں اس کے باوجود اس نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ مجھے پکڑ لے یا پھر ہلاک کر دے لیکن میں بھلا اس کے قابو کہاں آنے والا تھا۔ اب جب وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ رہا تھا تو میں نے چھلانگ لگائی اور اس پر جا گرا۔ میں نے اپنا وزن ہزاروں گنا بڑھا لیا تھا اور وہ بے چارہ میرے وزن تلے آ کر بے ہوش ہو گیا"...... کارکا نے کہا۔

"اگر جوانا کو کچھ ہوا تو یہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا کارکا"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ کچھ نہیں ہوا ہے اسے۔ میں نے اسے بے ہوش کیا ہے بس۔ ابھی تھوڑی دیر میں اسے ہوش آ جائے گا اور وہ تمہارے

سامنے آ جائے گا"...... کارکا نے کہا۔

"تو یہ سب تم نے اس لئے کیا ہے کہ مجھے یہاں بلا سکو۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے آپ کو ایک بہت اہم بات بتانی تھی"...... کارکا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے آٹھ ساتھیوں کو مہا یوگی نے اپنا غلام بنا لیا ہے"...... کارکا نے کہا۔

"میرے آٹھ ساتھیوں کو۔ کیا مطلب۔ کون سے ساتھی"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"مجھے ان کے نام تو نہیں معلوم لیکن وہ سب آپ کے خاص ادارے سے تعلق رکھتے ہیں جن کے آپ سربراہ ہیں"...... کارکا نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران محاورتا نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے سیکرٹ سروس کے ممبران"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب وہ سب کے سب مہا یوگی کلوگا کے غلام ہیں اور مہا یوگی نے انہیں اپنی تیسری بڑی طاقت مہا ناگنی کے سپرد کر دیا ہے۔ ممبران یا جو بھی ہیں وہ سب اب آپ کے تابع نہیں بلکہ مہا ناگنی کے تابع ہو چکے ہیں اب وہ اسی کے اشارے پر ناچیں گے"۔ کارکا

نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بری خبر ہے لیکن مہا یوگی نے انہیں اپنا غلام کیسے بنا لیا اور وہ مہا ناگنی کے ہتھے کیسے چڑھ گئے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مہا یوگی نے آپ کے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بٹوشا کے چہرے کی تصویریں بنا دی ہیں۔ ان تصویروں کی وجہ سے آپ کے ساتھی شیطان کے پیروکار بن گئے ہیں اور اب وہ سب وہی کریں گے جو ان سے کرنے کو کہا جائے گا اور آپ کے لئے سب سے بری خبر یہ ہے کہ مہا یوگی اور مہا ناگنی نے آپ کے ساتھیوں کو اپنے تابع اس لئے کیا ہے کہ ان کے ہاتھوں آپ کو اور جوزف کو ہلاک کرایا جا سکے اور مجھے اغوا کیا جا سکے''...... کارکا نے کہا تو عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ آپ کے سارے ساتھی اس وقت آپ کے اور جوزف کے دشمن ہیں۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں اور پھر وہ آپ کو اور جوزف کو ہلاک کرنے اور مجھے پکڑ کر یہاں سے لے جانے کی بھرپور کوشش کریں گے اور مہا ناگنی کے حوالے کر دیں گے اور مہا ناگنی مجھے بے بس کر کے مہا یوگی تک پہنچا دے گی پھر سارا کھیل ختم''...... کارکا نے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرے ساتھی مجھے اور جوزف کو کیسے

ہلاک کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ پہلے آپ کے ساتھی تھے اب وہ آپ کے ساتھی نہیں مہا یوگی اور مہا ناگنی کے غلام ہیں''...... کارکا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر تمہیں معلوم تھا کہ مہا یوگی میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے یا اپنا غلام بنانے کے لئے ساحرانہ چال چل سکتا ہے تو تم نے انہیں روکا کیوں نہیں''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیسے روکتا۔ آپ نے جوزف سے کہہ کر میرے بازو میں یہ سیاہ کڑا جو پہنا دیا ہے تاکہ میں اپنی مرضی سے اس عمارت کو چھوڑ کر کہیں نہ جا سکوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ہی جوزف سے کہا تھا کہ وہ کچھ ایسا کرے کہ میں اس عمارت سے کسی بھی طور پر نکل کر آپ کو تنگ کرنے آپ کے فلیٹ میں نہ آ سکوں اور جوزف نے چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے اپنی باتوں میں ایسا الجھایا کہ میں نے اس سے سیاہ کڑا لے کر خود ہی اپنے بازو میں ڈال لیا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کڑا نہیں زنجیر ہے جس میں جوزف نے مجھے جکڑ کر اس عمارت میں قید کر دیا ہے۔ اگر میں اس کڑے کی وجہ سے قید نہ ہوتا تو بھلا مجھے یہاں اودھم مچانے کی کیا ضرورت تھی۔ میں خود ہی آپ کے پاس نہ پہنچ جاتا''...... کارکا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس

نے جوزف سے کہہ کر واقعی کارکا کو رانا ہاؤس میں پابند کرا دیا تھا۔
جوزف ڈارک ورلڈ سے جو صندوق لایا تھا۔ جوزف ڈارک ورلڈ
سے جو صندق لایا تھا اس صندوق میں ایسی بے شمار چیزیں تھیں جو
شیطانی ذریتوں کو نقصان پہچانے کے ساتھ ساتھ انہیں جکڑ کر بھی
رکھ سکتی تھیں (**اس کے لئے صاحبِ طرز مصنف ظہیر احمد کا
شاہکار ماورائی ناول 'ڈارک ورلڈ' ضرور پڑھیں**) اور میں صندق
میں چند مقدس چیزیں بھی تھیں جن سے کسی جن کو بھی باندھ کر ایک
جگہ مخصوص انداز میں قیدی بنا کر رکھا جا سکتا تھا اور وہ ایک مقدس
کڑا تھا جسے جوزف نے عمران کے کہنے پر کارکا کو بازو میں پہننے پر
مجبور کیا تھا کہ اس کڑے کی موجودگی میں کوئی شیطانی ذریت اس
کے قریب نہ پھٹک سکتی تھی اور اس کڑے نے کارکا کو رانا ہاؤس کا
ہی قیدی بنا کر رکھ دیا تھا۔ وہ چونکہ رانا ہاؤس سے نکل کر عمران کے
پاس نہ پہنچ سکتا تھا اسی لئے اس نے عمران کو یہاں بلانے کے لئے
جوزف اور جوانا کے ساتھ یہ سارا ڈرامہ کھیلا تھا۔

"مجھے اپنے ساتھیوں کی فکر ہو رہی ہے جو ساحرانہ عمل سے
شیطان صفت مہا یوگی کے تابع ہو گئے ہیں۔ اب ان کے ساتھ
نجانے کیا ہوگا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ ان کی فکر چھوڑیں اور صرف اپنی فکر کریں۔ وہ دشمنوں
کے روپ میں کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... کارکا نے کہا۔

"انہیں کس طرح سے شیطان کے چنگل سے بچایا جا سکتا

ہے"...... عمران نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"ان کے ہاتھوں پر جو شیطانی تصویر بنائی گئی ہے جب تک وہ
تصویر ان کے ہاتھوں پر بنی رہے گی وہ شیطان کے چنگل سے آزاد
نہیں ہو سکیں گے"...... کارکا نے کہا۔

"تو کیا کسی طرح سے ان کے ہاتھوں پر بنی ہوئی تصویروں کو
مٹایا نہیں جا سکتا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان تصویروں کو کسی بھی صورت میں مٹایا نہیں جا
سکتا"...... کارکا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
لئے۔

"تو کیا شیطانی تصویریں ہمیشہ اسی طرح ان کے ہاتھوں پر
رہیں گی اور وہ شیطان کے پیروکار بنے رہیں گے"...... عمران نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوگا۔ وہ شیطان کے پیروکار بن کر آپ کے
اور جوزف کے دشمن بن گئے ہیں اور اب اس وقت تک آپ
دونوں کے پیچھے لگے رہیں گے جب تک کہ وہ آپ دونوں کا خاتمہ
نہ کر دیں"...... کارکا نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر کوئی تو طریقہ ہوگا انہیں اس شیطانی چکر سے نکالنے کا۔
تم جناتی دنیا کے جن کے ہو۔ ایسے جن جس کی مدد سے مہا یوگی
جیسا شیطان پوری دنیا پر قبضہ کر سکتا ہے اور تم مجھ سے کہہ رہے ہو
کہ میرے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطانی تصویریں مٹائی

نہیں جا سکتیں“...... عمران نے کارکا کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں وہی کہہ رہا ہوں جو سچ ہے۔ اگر آپ ان کے ہاتھ بھی کاٹ دیں تب بھی شیطانی تصویریں ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ جیسے ہی ہاتھ کٹے گا اسی لمحے وہ تصویر ان کے دوسرے ہاتھوں پر منتقل ہو جائیں گی اور اگر آپ ان کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیں گے تو شیطانی تصویریں ان کے سینے پر بن جائیں گی۔ ان کے جسموں پر اس وقت تک تصویریں بنتی رہیں گی جب تک وہ ہلاک نہیں ہو جاتے“...... کارکا نے کہا۔

”اوہ۔ بیڈ نیوز۔ ریکلی بیڈ نیوز۔ اب انہیں شیطانی چنگل سے چھٹکارا کیسے ملے گا“...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”انہیں اب ایک ہی صورت میں شیطانی چنگل سے نجات مل سکتی ہے“...... کارکا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیسے۔ جلدی بتاؤ“...... عمران نے اس کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہ ایسے کہ ان کے سروں پر مسلط شیطانی ذریت مہا ناگنی کو فنا کر دیا جائے اور پھر اس کے بعد مہا یوگی کو بھی ہلاک کر دیا جائے۔ جیسے ہی یہ دونوں ہلاک ہوں گے اسی وقت آپ کے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطانی تصویریں صاف ہو جائیں گی اور وہ پہلے جیسی حالت میں آ جائیں گے“...... کارکا نے کہا۔

”ہونہہ۔ کہیں تم یہ سب جھوٹ تو نہیں بول رہے تاکہ میں تمہاری باتوں میں آ جاؤں اور تمہارے ساتھ مہا یوگی کو ہلاک کرنے نکل پڑوں“...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ جو سچ ہے وہی بتا رہا ہوں اور آپ مہا یوگی کو ہلاک کرنے کے لئے میرے ساتھ جانے سے بارہا انکار کر چکے ہیں اور میری کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہے۔ تو میں کیوں آپ کو مجبور کروں جبکہ میں جانتا ہوں کہ آج نہیں تو کل آپ کو میرے ساتھ اس مہا یوگی کو ہلاک کرنے کے لئے جانا ہی پڑے گا اور یہ طے شدہ بات ہے“...... کارکا نے کہا۔

”کیوں۔ مجھے کیوں جانا پڑے گا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”پاکیشیا کے لئے گرین پاؤڈر حاصل کرنے کے لئے“۔ کارکا نے کہا اور گرین پاؤڈر کا سن کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

”گرین پاؤڈر۔ کیا مطلب“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پاکیشیائی سائنس دان نے آپ کو گرین پاؤڈر کے نقصان کی جو بات بتائی تھی وہ سب مجھے معلوم ہے اور میں جانتا ہوں کہ گرین پاؤڈر کے ناقص ہونے کی وجہ سے پاکیشیا کو کس قدر نقصان ہوا ہے۔ اگر آپ پاکیشیا کو اس نقصان سے بچانا چاہتے ہیں تو میرا

ساتھ دیں اور میرے ساتھ چل کر مہا یوگی کو تلاش کریں اور اسے ہلاک کرنے میں میری مدد کریں۔ مہا یوگی جس پہاڑی غار میں موجود ہے۔ اس غار کی تہہ میں ایسے بے شمار سبز رنگ کے پتھر موجود ہیں جن کو پیس کر گرین پاؤڈر بنایا جا سکتا ہے اور وہ پتھر وہاں اتنی تعداد میں ہیں کہ آپ کئی سالوں تک بھی وہاں سے سبز رنگ کے پتھر نکالتے رہیں تو وہ ختم نہیں ہوں گے“...... کارکا نے کہا تو عمران اسے دیکھتا رہ گیا۔

”کیا تم سچ کہہ رہے ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بالکل سچ“...... کارکا نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا کافرستانی حکومت کو معلوم ہے کہ اس غار میں گرین سٹونز موجود ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ بات سوائے میرے یا مہا یوگی کے کوئی نہیں جانتا کہ اس غار کے نیچے سبز رنگ کے پتھر موجود ہیں“...... کارکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں وہاں سے گرین سٹونز حاصل کرنے کی کوشش ضرور کروں گا۔ پاکیشیا کو اس وقت گرین پاؤڈر کی اشد ضرورت ہے اور اس مد میں پاکیشیا کو جو نقصان ہوا ہے وہ واقعی ناقابل تلافی تھا۔ اگر میں وہاں سے گرین سٹونز لانے میں کامیاب ہو گیا تو اس سے پاکیشیا کے نقصان کا ازالہ بھی ہو جائے گا اور

پاکیشیا کو گرین پاؤڈر بھی میسر آ جائے گا“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہاں سے گرین سٹونز آپ اسی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں جب مہا یوگی ہلاک ہو جائے گا ورنہ اس کے سیاہ غار میں داخل ہونا مشکل نہیں ناممکن ہے۔ اس نے وہاں اپنی حفاظت کے لئے انتہائی خطرناک انتظامات کر رکھے ہیں جن میں چند شیطانی اور ساحرانہ انتظامات بھی ہیں“...... کارکا نے کہا۔

”اوہ۔ کیا ہیں وہ انتظامات۔ کیا ان کے بارے میں تم مجھے کچھ بتا سکتے ہو“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ ابھی نہیں۔ جب ہم سانڈر بن کے جنگلوں میں جائیں گے تب ہی مجھے ان ساحرانہ انتظامات کا علم ہو سکے گا ورنہ نہیں“...... کارکا نے کہا۔

”تم جن ہو۔ تم سانڈر بن کے جنگلات میں جا کر اس بات کا پہلے سے ہی پتہ کیوں نہیں لگا لیتے کہ مہا یوگی نے اپنی حفاظت کے لئے وہاں کون کون سے انتظامات کر رکھے ہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”نہیں۔ میں اکیلا وہاں نہیں جا سکتا۔ اگر میں وہاں اکیلا گیا تو مہا یوگی کی شیطانی ذریتیں مجھے ایک لمحے میں زیر کر لیں گی اور مجھے پکڑ کر بے بس کر دیں گی“...... کارکا نے کہا۔

”ہونہہ۔ میرے ساتھ وہاں جاؤ گے تو کیا وہ تمہیں نہیں پکڑیں

گے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ آپ کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہو گا۔ شیطانی ذریتیں میرے نزدیک نہیں آئیں گی اور ہم دونوں مل کر انہیں فنا کر دیں گے“...... کارکا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”ہمیں ان جنگلات میں جانے کے لئے کیا انتظامات کرنے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ میرے ساتھ ساندر بن کے جنگلات میں چلنے کے لئے تیار ہیں“...... کارکا نے پوچھا۔

”ابھی میں نے اس بات کا کوئی فیصلہ نہیں کیا“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو جلد سے جلد فیصلہ کریں کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ اسی میں میری، آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی بھلائی ہے“۔ کارکا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے رہائشی حصے سے جوزف نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

”اندر سب ٹھیک ہے باس۔ واقعی نہ کوئی مشین تباہ ہوئی ہے اور نہ کوئی چیز اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہوئی ہے۔ وہ سب میری نظروں کا دھوکا تھا“...... جوزف نے عمران کے قریب آ کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے کارکا یکلخت چونک پڑا

اور مڑ کر گیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا ہوا“...... عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

”وہ آ گئے ہیں“...... کارکا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ کون“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”آپ کے ساتھی۔ جو اب آپ کے دشمن ہیں“...... کارکا نے جواب دیا تو عمران اچھل پڑا۔ کارکا کی بات سن کر جوزف بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”میں دیکھتا ہوں باس“...... جوزف نے کہا۔

”نہیں رکو۔ تم گیٹ کی طرف نہیں جاؤ گے“...... کارکا نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوزف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کارکا کے چہرے پر انتہائی سختی اور غصے کے تاثرات تھے۔

”کیوں۔ میں گیٹ کی طرف کیوں نہ جاؤں“...... جوزف نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”بس میں نے کہہ دیا۔ تم نہیں جاؤ گے گیٹ کی طرف اور عمران صاحب آپ اسے لے کر جلد سے جلد یہاں سے نکل جائیں۔ اسی میں آپ دونوں کی بھلائی ہے“...... کارکا نے پہلے جوزف سے اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اور تم“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جوزف سے کہیں کہ یہ میرے بازو سے سیاہ کڑا اتار دے۔ پھر مجھ پر یہاں سے نکلنے کی کوئی پابندی نہیں ہوگی"...... کارکا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جوزف اس کا کڑا اتار دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور کارکا کے قریب آ گیا۔ کارکا نے فوراً کڑے والا ہاتھ اس کی طرف کر دیا اور جوزف اسے گھورتا ہوا اس کے بازو میں موجود کڑا اتارنے لگا۔

"تم دونوں تہہ خانے میں چلے جاؤ۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا اور جوانا کو بھی اٹھا کر ساتھ لے جاؤ"...... عمران نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور گیٹ کی طرف بڑھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں عمران صاحب۔ رک جائیں۔ گیٹ کی طرف نہ جائیں"...... عمران کو گیٹ کی طرف بڑھتا دیکھ کر کارکا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تم میری فکر نہ کرو اور جوزف کے ساتھ تہہ خانے میں چلے جاؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ رکے بغیر گیٹ کی طرف آ گیا۔ اس نے گیٹ پر لگی ہوئی چھوٹی کھڑکی کھولی اور باہر دیکھنے لگا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ باہر چار کاریں موجود تھیں جو اس کے ساتھیوں کی تھیں۔ وہ سب کاروں میں تھے صرف صفدر گیٹ کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے ہی

کال بیل بجائی تھی۔

گیٹ کی کھڑکی کھلتی دیکھ کر صفدر نے چونک کر اس طرف دیکھا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔ صفدر کی آنکھیں گہرے سبز رنگ کی ہو رہی تھیں اور اس کی آنکھوں کی پتلی گول کی بجائے ایک لمبی سیاہ لکیر جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے صفدر کی آنکھیں جنگل کے خطرناک اور خونخوار شیر جیسی ہو گئی ہوں۔

اسی لمحے کاروں میں موجود اس کے ساتھی دروازے کھول کر باہر آ گئے۔ ان سب کی آنکھوں کے رنگ بھی صفدر کی آنکھوں کی طرح سبز تھے اور ان کے ڈیلوں کی پتلیاں بھی لکیروں جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران کی نظریں صفدر اور اپنے ساتھیوں کے بازوؤں پر پڑیں تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ ان کی کلائی اور ہاتھ کی پشت پر ایک بھیانک تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ شیطانی تصویر تھی جس کا بھاڑ جیسا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید غصہ دکھائی دے رہا تھا۔ جس انداز میں تصویر کا منہ کھلا ہوا تھا اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ حلق پھاڑ کر چیخ رہا ہو۔ تصویر واقعی انتہائی دہشت ناک تھی جسے دیکھ کر عمران کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا۔ جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔
بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا اور چہرے
پر سختی کے تاثرات جیسے ثبت تھے۔ اس کی آنکھوں میں بھی تندی
کے تاثرات نمایاں تھے۔

یہ کافرستانی فاسٹ ایجنسی کا سربراہ کرنل اجے تھا۔ کرنل اجے
اپنے سامنے پڑی ہوئی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ میز پر پڑے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے فائل سے سر
اٹھایا۔ میز پر مختلف رنگوں کے فون سیٹ موجود تھے جن میں سے
سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس فون کا تعلق براہ
راست کافرستانی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ سے تھا۔ کرنل اجے نے
فوراً فائل بند کی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل اجے بول رہا ہوں چیف آف فاسٹ ایجنسی"...... کرنل

اجے نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ اس کے نرم لہجے میں بھی انتہائی
سختی اور کسی بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر کرنل راہول بول رہا ہوں"۔ دوسری
طرف سے پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل راہول کیسے فون کیا ہے"...... کرنل اجے نے اسی
انداز میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہولڈ
کریں"...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور ایک لمحے کے لئے رسیور میں
خاموشی چھا گئی۔

"پرائم منسٹر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد کافرستانی پرائم منسٹر کی
کرخت آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل اجے بول رہا ہوں چیف آف فاسٹ ایجنسی"۔
پرائم منسٹر کی آواز سن کر کرنل اجے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل اجے۔ کافرستان کے جنوب میں طویل پہاڑی سلسلہ
ہے۔ ان پہاڑیوں میں میدانی علاقے بھی ہیں اور ساندر بن جنگل
کا بھی کچھ حصہ لگتا ہے۔ جسے والڈا جنگل کہا جاتا ہے۔ کیا آپ اس
کے بارے میں جانتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں میدانی علاقے میں تین سال قبل ایک بیس
کیمپ لگایا گیا تھا۔ اس بیس کیمپ کے انچارج کرنل ملہوترا تھے جو اس
دوران بیمار پڑ گئے تھے تب مجھے ہی اس کیمپ کا انچارج بنا کر وہاں

بھیجا گیا تھا اور میں نے چھ ماہ تک بیس کیمپ کی کمانڈ سنبھالی تھی“...... کرنل اجے نے جواب دیا۔

”ہاں۔ جب کرنل ملہوترا ٹھیک ہو گئے تھے تو انہوں نے وہاں جا کر دوبارہ آپ سے کیمپ کی کمانڈ لے لی تھی۔ اس کے بعد وہ دو ماہ تک وہیں تھے لیکن پھر چند ناگزیر وجوہات کی وجہ سے اس میدانی علاقے سے بیس کیمپ کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا تھا“۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

”یس سر۔ جانتا ہوں سر“...... کرنل اجے نے کہا۔

”کرنل ملہوترا نے وہاں چند سیکرٹ بنکرز بنائے تھے جہاں ضرورت کا سامان رکھا گیا تھا۔ بیس کیمپ خالی کرتے ہوئے کرنل ملہوترا وہاں سے سارا سامان نکال لائے تھے لیکن ایک بنکر میں اس کا کچھ سامان رہ گیا تھا۔ پچھلے دنوں چونکہ وہ اپنے علاج معالج میں لگے ہوئے تھے اس لئے وہ بیس کیمپ میں جا کر اپنا باقی سامان نہیں لا سکے تھے۔ اب کرنل ملہوترا کو ضرورت پڑی تو وہ سپیشل ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھ چھ افراد کے ایک گروپ کو لے کر بیس کیمپ گیا۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے راڈار سیکشن سے اطلاع ملی ہے کہ کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر کو والڈا جنگل کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا راڈار سیکشن نے ٹرانسمیٹر پر کرنل ملہوترا سے بات بھی کی تھی لیکن پھر اچانک ریڈیو سیکشن کا کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ ختم ہو گیا اور کچھ دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر بھی راڈار سے غائب

ہو گیا۔ راڈار سیکشن پچھلے کئی گھنٹوں سے کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ان سے ٹرانسمیٹر پر بھی رابطہ کیا جا رہا ہے لیکن تا حال نہ تو کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر کا پتہ چل سکا ہے اور نہ ہی ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو رہا ہے۔ اطلاع کے مطابق کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر میں کوئی تکنیکی فالٹ آ گیا تھا اس لئے ہنگامی طور پر لینڈنگ کی گئی ہے یا پھر ہیلی کاپٹر جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ جو بھی ہوا ہے اس کے بارے میں ابھی مجھے حتمی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ آپ کی ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر چونکہ ساندر بن کے جنگلات میں ہی موجود ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے تاکہ آپ فوری طور پر والڈا جنگل کی طرف جائیں اور وہاں جا کر پتہ کریں کہ کرنل ملہوترا کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہے اور وہ خیریت سے ہے یا نہیں“...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کرنل ملہوترا والڈا جنگل کی طرف کب روانہ ہوئے تھے“...... کرنل اجے نے پوچھا۔

”صبح چھ بجے“...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اب دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں۔ گویا انہیں غائب ہوئے چھ گھنٹے گزر چکے ہیں“...... کرنل اجے نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جب راڈار اور ریڈیو سیکشن ان کی تلاش میں مکمل طور پر

ناکام ہو گئے تو مجھے اس سلسلے میں بریف کیا گیا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کا ہیڈ کوارٹر چونکہ ساندر بن کے جنگلات میں ہے اس لئے آپ کو فوری طور پر اس طرف بھیجا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کرنل ملہوترا اور ان کے ساتھ جانے والی ان کی ٹیم کا کیا ہوا ہے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی اپنے ہیلی کاپٹر میں والڈا جنگل کی طرف جاتا ہوں اور چیک کرتا ہوں کہ ان کا ہیلی کاپٹر کہاں ہے۔ جیسے ہی ان کا کچھ پتہ چلتا ہے میں آپ کو رپورٹ کرتا ہوں"...... کرنل اجے نے کہا۔

"ہاں۔ جلد سے جلد مجھے بتائیں۔ میں ان کے لئے بے حد پریشان ہوں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں سر۔ مجھے امید ہے کہ کرنل صاحب بخیریت ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہو ویسے بھی جنوبی جنگل کی طرف ٹرانسمیٹر اور سیٹلائٹ فونز سگنل انتہائی کمزور ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے رابطہ نہ ہو رہا ہو"۔ کرنل اجے نے کہا۔ اس کا انداز پرائم منسٹر کو تسلی دینے والا تھا۔ کرنل ملہوترا کافرستانی پرائم منسٹر کا داماد تھا اسی لئے وہ اس سلسلے میں ڈائریکٹ اس سے بات کر رہے تھے اور کرنل اجے ان کی پریشانی کی وجہ سمجھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے چند ضروری باتیں پوچھ کر انہیں تسلی دیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا تھا۔

کرنل اجے کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

"میجر سنگھ بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل اجے بول رہا ہوں"...... کرنل اجے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ فرمائیں سر"...... کرنل اجے کی آواز سن کر میجر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے پاس آؤ۔ فوراً"...... کرنل اجے نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور بھاری جسامت والا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر آتے ہی کرنل اجے کو مخصوص انداز میں سیلوٹ کیا۔

"آؤ میجر سنگھ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... کرنل اجے نے کہا تو میجر سنگھ آگے بڑھ آیا۔

"بیٹھو"...... کرنل اجے نے کہا تو میجر سنگھ 'تھینک یو سر' کہتا ہوا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کرنل ملہوترا کو جانتے ہو"...... کرنل اجے نے میجر سنگھ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کرنل ملہوترا۔ وہ جو والڈا بیس کیمپ کے انچارج تھے“۔ میجر سنگھ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ میں اسی کرنل ملہوترا کی بات کر رہا ہوں“...... کرنل اجے نے کہا۔

”یس سر۔ میں جانتا ہوں انہیں“...... میجر سنگھ نے کہا۔

”مجھے ابھی کچھ دیر پہلے پرائم منسٹر صاحب نے کال کیا تھا کہ کرنل ملہوترا کا کچھ ضروری سامان بیس کیمپ کے بنکر میں رہ گیا تھا جسے لینے وہ آج صبح ایک ہیلی کاپٹر میں والڈا پہنچے تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی ٹیم کے چھ افراد بھی تھے جن میں ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بھی شامل ہے۔ کرنل ملہوترا کا راڈار اور ریڈیو سیکشن سے رابطہ تھا لیکن جب وہ والڈا جنگل پہنچے تو ان کا نہ صرف راڈار سیکشن سے رابطہ ختم ہو گیا بلکہ ان کے ہیلی کاپٹر کا ریڈیو سیکشن سے بھی رابطہ منقطع ہو گیا تھا اور ابتدائی رپورٹ کے تحت دونوں سیکشنوں کے کہنے کے مطابق کرنل ملہوترا کا ہیلی کاپٹر یا تو جنگل میں گر کر تباہ ہو گیا ہے یا پھر کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے ان کے ہیلی کاپٹر نے جنگل میں کریش لینڈنگ کی ہے۔ چونکہ کرنل ملہوترا پرائم منسٹر صاحب کے داماد ہیں اس لئے وہ ان کے لئے بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فوری طور پر والڈا جاؤں اور جا کر پتہ کراؤں کہ کرنل ملہوترا کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہے“...... کرنل اجے نے میجر سنگھ کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ تو ہم ہیلی کاپٹر سے والڈا کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور سارے علاقے کا سرچ کر لیتے ہیں“...... میجر سنگھ نے کہا۔

”والڈا جنگل خاصا گھنا ہے۔ اگر انہوں نے وہاں کریش لینڈنگ کی ہو گی تب گھنے جنگل میں ان کا ہیلی کاپٹر سے پتہ چلانا ہمارے لئے مشکل ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہم وہاں جیپوں پر جائیں اور اپنے ساتھ بلیک ڈاگز لے جائیں۔ وہ جہاں بھی ہوں گے بلیک ڈاگز ان کا آسانی سے پتہ چلا لیں گے“۔ کرنل اجے نے کہا۔

”یس سر۔ بلیک ڈاگز نے انہیں واقعی آسانی سے سرچ کیا جا سکتا ہے بلیک ڈاگز ان کی لاشوں کا کھوج بھی لگا لیں گے“۔ میجر سنگھ نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں بلیک ڈاگز کو ساتھ لے جانے کا کہہ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے واقعی ان کا ہیلی کاپٹر وہاں گر کر تباہ ہو گیا ہو تو بلیک ڈاگز کم از کم ان کی لاشیں تو تلاش کر سکتے ہیں“...... کرنل اجے نے کہا۔

”وہ بھی اس صورت میں اگر جنگلی جانوروں نے ان کی لاشیں چھوڑ دی ہوں گی تب“...... میجر سنگھ نے کہا۔

”ہونہہ۔ ان کا کوئی تو نشان ہو گا۔ ہمیں اصل بات کا پتہ لگا کر پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ کرنی ہے اور بس“...... کرنل اجے نے منہ بنا کر کہا۔

"یس سر"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"تم اپنے آدمیوں کو تیار کرو اور اپنے ساتھ بلیک ڈاگز لے کر فوری طور پر والڈا کی طرف روانہ ہو جاؤ اور انہیں ہر جگہ تلاش کرو۔ ان کے بارے میں جیسے ہی کچھ پتہ چلے فوراً مجھے رپورٹ کرو"۔ کرنل اجے نے کہا۔

"تو کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے"...... میجر سنگھ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں یہ کام تم آسانی سے کر سکتے ہو"...... کرنل اجے نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی فورس لے کر والڈا کی طرف روانہ ہو جاتا ہوں"۔ میجر سنگھ نے کہا تو کرنل اجے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل اجے نے اسے مزید چند ہدایات دیں تو میجر سنگھ سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل اجے کو ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آفس سے نکلتا چلا گیا۔

عمران نے چند لمحے کچھ سوچا اور پھر اس نے کھڑکی بند کر کے گیٹ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے گیٹ کھولا باہر موجود اس کے ساتھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"ہمیں تم سے بات کرنی ہے"...... صفدر نے عمران کے سامنے آتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا اور وہ عمران کی طرف یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے قطعی نہ پہچانتا ہو۔ جولیا اور باقی سب بھی کھڑکی کے قریب آ گئے۔ وہ اسے خونی نظروں سے گھور رہے تھے۔

"تم سب کو ایک ساتھ بات کرنی ہے یا ایک ایک کر کے کرو گے مجھ سے بات"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کارکا کہاں ہے"...... صفدر نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کاکا۔ کس کا کاکا۔ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی پھر کاکا

اور کا کی کیسے ہو سکتے ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”میں کارکا کا پوچھ رہا ہوں“...... صفدر نے غرا کر کہا۔

”کون کارکا۔ میں کسی کارکا کو نہیں جانتا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ کارکا اسی کے ساتھ ہے۔ مجھے اس کی بو اندر سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے“...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر دیکھا۔ اس کے ساتھیوں کے عقب میں کار سے ایک نہایت حسین لڑکی نکل کر باہر آئی تھی۔ اس لڑکی کا چہرہ سفید تھا اور اس نے لبادے نما سفید رنگ کا عجیب سا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کا چہرہ پرانے دور کی مصری شہزادیوں جیسی تھی اور اس کے سر کے بال انتہائی سیاہ رنگ کے تھے جو اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہ جملہ اسی نے کہا تھا اور اس کی سفید آنکھیں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

”یہ کون ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ ہماری مادام ہیں۔ مادام مہا ناگنی اور ہم ان کے لئے کام کرتے ہیں“...... جولیا نے جواب دیا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم اس کی ملازمت کرتے ہو“۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”ملازمت نہیں۔ ہم اس کے غلام ہیں اور اس کی اطاعت ہم

پر فرض ہے“...... تنویر نے غرا کر کہا۔

”گڈ۔ غلام بننے، اطاعت کرنے اور فرض ادا کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو گیا ہے تمہیں“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ معلوم ہو گیا ہے سب۔ اب تم فضول باتیں چھوڑو اور ہمیں بتاؤ کہ کارکا کہاں ہے“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جہاں ہے۔ جا کر ڈھونڈ لو اسے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ جاؤ۔ سب اندر جاؤ اور ڈھونڈو کارکا کو۔ وہ جہاں نظر آئے اسے پکڑ کر میرے سامنے لے آؤ۔ جاؤ جلدی کرو“...... مہا ناگنی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر یہ دیکھ کر عمران حیران رہ گیا کہ جولیا، صفدر اور باقی ساتھی تیزی سے حرکت میں آئے اور اسے سائیڈ پر کر کے تیزی سے اندر بڑھتے چلے گئے جیسے اگر انہیں دیر ہو گئی تو پیچھے موجود مہا ناگنی انہیں گولی ہی مار دے گی۔ انہیں اس طرح اندر داخل ہوتے دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سب اندر چلے گئے تو مہا ناگنی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے قریب آ گئی۔

”تم نے دیکھا۔ تمہارے تمام ساتھی اس وقت میرے تابع ہیں۔ یہ وہی کریں گے جو میں ان سے کرنے کا کہوں گی“...... مہا ناگنی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور یہ سب اس شیطانی تصویر کی وجہ سے ہے جو تم نے ان کے ہاتھوں پر بنائی ہیں“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بوشا کی تصویر ہے جو ایک بار کسی انسان کے ہاتھ پر بن جائے تو وہ شیطان کا غلام بن جاتا ہے"...... مہا ناگنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بہت جلد اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنی ہوئی یہ تصویریں مٹا دوں گا اور میرے یہی ساتھی تمہارے اور تمہارے آقا مہا یوگی کے دشمن بن جائیں گے۔ جب ایسا ہو گا تو تمہیں اور تمہارے آقا کو ان سے بچنے کے لئے کہیں پناہ گاہ بھی نہیں ملے گی"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ایسا وقت نہیں آئے گا۔ تمہارے ساتھی ایک بار کارکا کا پتہ لگا لیں اور اسے پکڑ کر میرے حوالے کر دیں تو پھر یہ تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ تم اور تمہارا سیاہ فام ساتھی جوزف ان کے ہاتھوں مکھیوں اور مچھروں کی طرح مارے جاؤ گے"...... مہا ناگنی نے جواباً غرا کر کہا۔

"میں تمہاری ان باتوں سے ڈرنے والا نہیں۔ تم بس اپنی خیر مناؤ۔ تم جیسی شیطانی ذریت کو فنا کرنے کے لئے مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تم مجھے فنا نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم میں اتنی طاقت ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو بوشا کی تصویر کی غلامی سے آزادی دلا سکو۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی اور اسی وقت جلا کر بھسم کر سکتی ہوں لیکن میں اس وقت تک تمہیں ہلاک نہیں کروں گی جب تک کارکا میرے قبضے

میں نہیں آ جاتا۔ جب تک تم زندہ ہو اور کارکا اس دنیا میں ہے وہ تمہارے ساتھ ہی رہے گا۔ اگر تم ہلاک ہو گئے تو وہ بھاگ جائے گا اور مجھے ڈر ہے کہ وہ بھاگ کر ایسی جگہ نہ چھپ جائے جہاں سے ہم بھی اسے تلاش نہ کر سکیں"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی اندر جا کر ہر طرف پھیل گئے تھے اور کارکا کو تلاش کر رہے تھے۔ عمران کو یقین تھا کہ جوزف اور کارکا جس تہہ خانے میں گئے ہیں وہاں تک اس کے ساتھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس کے ساتھیوں کو رانا ہاؤس کی ہر جگہ کا علم تھا لیکن وہاں ایک ایسا تہہ خانہ بھی موجود تھا جس کے بارے میں سوائے عمران اور جوزف کے اور کوئی نہ جانتا تھا حالانکہ جوزف کے ساتھ وہاں جوانا بھی رہتا تھا لیکن وہ بھی اس خفیہ تہہ خانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔

"تم یہ مت سوچنا کہ اگر تمہارے ساتھیوں کو کارکا نہ ملا تو وہ تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اگر انہیں عمارت میں کارکا نہ ملا تو وہ پھر تمہارے سامنے آئیں گے اور تم سے کارکا کے بارے میں پوچھیں گے۔ اگر تم نے انہیں کارکا کے بارے میں نہ بتایا تو وہ تمہارے ساتھ انتہائی برا سلوک کریں گے۔ ایسا سلوک جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ کارکا کے بارے میں بتا دو اور اگر تم خود کارکا

کو میرے حوالے کر دو گے تو میں نہ صرف تمہاری جان بخش دوں
گی بلکہ میں تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں سے بٹوشا کی تصویریں
بھی مٹا دوں گی اور کارکا کو لے کر ہمیشہ کے لئے یہاں سے چلی
جاؤں گی“...... مہا ناگنی نے عمران کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے
کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا تم میرے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطانی
تصویریں مٹا سکتی ہو“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرے پاس اتنی طاقت ہے کہ میں ان تصویروں کو مٹا
سکوں لیکن میں ایسا تب کروں گی جب تم کارکا کو خود میرے حوالے
کر دو گے“...... مہا ناگنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں نے تو سنا ہے کہ جب تک بٹوشا خود نہ چاہے کسی
کے ہاتھ پر بنی ہوئی اس کی تصویر کوئی نہیں مٹا سکتا“...... عمران نے
اسی انداز میں کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ان کے ہاتھوں پر مہا یوگی کے حکم سے
میں نے ہی تصویریں بنائی ہیں اور جو تصویریں بنا سکتا ہے وہ انہیں
اپنی مرضی سے مٹا بھی سکتا ہے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”گڈ۔ یہ ہوئی نا بات“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔

”اب سوچ لو۔ تمہیں اپنی زندگی پیاری ہے اور تم اپنے

ساتھیوں کو پھر سے اپنا بنانا چاہتے ہو تو میری بات مان جاؤ اور کارکا
کو میرے حوالے کر دو۔ میں ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھیوں کو
بٹوشا کی غلامی سے آزاد کر دوں گی“...... مہا ناگنی نے عمران کی
طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن کارکا کہاں ہے میں نہیں جانتا اور میں اسے تمہارے
حوالے کیسے کروں گا“...... عمران نے پوچھا۔

”بہت آسان ہے۔ تم کارکا کے دونوں ہاتھ ایک ساتھ پکڑ لو تو
وہ خود کو تمہاری گرفت سے نہیں چھڑا سکے گا۔ اسے تم اسی حالت
میں پکڑ کر میرے سامنے لے آؤ۔ میرے پاس سرخ رنگ کا ایک
جال ہے میں اس پر فوراً جال پھینک دوں گی۔ سرخ جال میں وہ
مکمل طور پر بے بس ہو جائے گا اور میں اسے لے کر یہاں سے
چلی جاؤں گی اور جانے سے پہلے میں تمہارے ساتھیوں کو بٹوشا کی
غلامی سے بھی نجات دلا جاؤں گی“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”ہونہہ۔ ایسا تب ہی ممکن ہے جب وہ میرے پاس آئے گا
تو“...... عمران نے کہا۔

”جھوٹ مت بولو۔ میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ یہیں
موجود ہے۔ اسی عمارت کے اندر اور تم جانتے ہو کہ وہ کہاں ہے“۔
مہا ناگنی نے غرا کر کہا۔

”اگر تمہیں پتہ ہے کہ وہ اسی عمارت کے اندر ہی ہے تو مجھے
بتاؤ۔ میں ابھی وہاں جا کر اسے کان سے پکڑ کر تمہارے حوالے کر

دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہی تو مسئلہ ہے۔ مجھے اس کی بو تو محسوس ہو رہی ہے لیکن میری نظریں اسے تلاش نہیں کر پا رہیں۔ کبھی مجھے اس کی موجودگی زمین کے نیچے معلوم ہوتی ہے اور کبھی زمین کے اوپر۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ عمارت کے ہر حصے میں ہو۔ زمین کے اوپر بھی اور زمین کے نیچے بھی لیکن مجھے یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ وہ اصل میں ہے کہاں"...... مہا ناگنی نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ شیطانی ذریت کارکا کے بارے میں جانتی ہے یا نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ جس طرح مہا ناگنی نے اپنی ناکامی کا اظہار کیا تھا یہ سن کر عمران کو تسلی ہو گئی تھی کہ جب شیطانی ذریت ہونے کے باوجود وہ کارکا کو نہیں دیکھ پا رہی تھی تو اس کے ساتھی بھلا اسے خفیہ تہہ خانے میں کیسے ڈھونڈ سکتے تھے۔

"وہ یہاں ضرور تھا ہو سکتا ہے کہ اس کے یہاں ہونے کی وجہ سے اس کی بو تمہیں محسوس ہو رہی ہو لیکن تھوڑی دیر پہلے وہ یہاں سے چلا گیا تھا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں چلا گیا تھا"...... مہا ناگنی نے چونک کر پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔ وہ جن ہے اور جن غائب ہو کر کہاں جاتے ہیں میں بھلا اس کے بارے میں کیسے بتا سکتا ہوں"...... عمران نے کاندھے اچکا کر کہا تو مہا ناگنی اسے گھور کر رہ گئی۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو"...... مہا ناگنی نے غرا کر کہا۔

"نہیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اندر چلو۔ میں خود بھی تلاش کرتی ہوں اسے۔ وہ مجھ سے زیادہ دیر چھپ نہیں سکے گا"...... مہا ناگنی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مہا ناگنی تیز تیز چلتی ہوئی عمران کے قریب سے گزری تو عمران نے بے اختیار سانس روک لیا اسے مہا ناگنی کے جسم سے کسی ناگن کے وجود کی تیز بو محسوس ہوئی تھی۔ مہا ناگنی تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھی تو عمران نے گیٹ بند کیا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے اس کے پیچھے چلتا ہوا دالان میں آ گیا۔ مہا ناگنی غور سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ عمران کو جولیا اور اس کے ساتھی کہیں دکھائی نہ دے رہے تھے۔ وہ شاید کارکا کو تلاش کرنے اندرونی حصے میں چلے گئے تھے۔

مہا ناگنی چند لمحے غور سے ہر طرف دیکھتی رہی پھر وہ نیچے جھکی اور اس نے اپنا ایک ہاتھ پھیلا کر زمین سے لگا دیا۔ ہاتھ زمین سے لگاتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگی۔ عمران خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ مہا ناگنی کو زمین کی طرف جھکے دیکھ کر عمران نیچے جھکا اور اس نے دائیں پیر کے بوٹ کا تسمہ کھولنا شروع کر دیا۔ تسمہ کھول کر وہ اسے بوٹ سے نکالنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں بوٹ کا تسمہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے

دوسرے بوٹ سے بھی تسمہ نکالا اور پھر اس نے دونوں تسموں کو ایک ساتھ باندھنا شروع کر دیا۔ اس نے تسموں کو تین گرہیں لگا کر باندھا تھا۔ مہا ناگنی اسی طرح نیچے جھکی ہوئی تھی۔ اس نے ایک ہاتھ کمر پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ پھیل کر زمین سے لگا ہوا تھا۔ عمران آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا اس نے تسمے کے دونوں سرے پکڑ رکھے تھے۔ اس نے اچانک مہا ناگنی کے پہلو پر پوری قوت سے لات ماری تو مہا ناگنی بری طرح سے چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی عمران چھلانگ لگا کر اس کے قریب آ گیا۔ اس کی ٹانگ ایک بار پھر چلی اور مہا ناگنی جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے سر پر عمران کی ٹانگ لگی تو وہ چیختی ہوئی سائیڈ کے بل گر گئی۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو نادان انسان''...... مہا ناگنی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ماحول اس کی دردناک چیخوں سے ایک بار پھر گونج اٹھا۔ عمران کی لات اس بار اس کے منہ پر پڑی تھی اور مہا ناگنی گھومتی ہوئی پیٹ کے بل نیچے گری۔ جیسے ہی وہ پیٹ کے بل نیچے گری عمران نے چھلانگ لگائی۔ چھلانگ لگاتے ہی اس نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ پیروں کے بل ٹھیک مہا ناگنی کی کمر پر آ گرا۔ اس بار مہا ناگنی کے حلق سے نکلنے والی چیخ اس قدر تیز تھی کہ ماحول بری طرح سے تھرا اٹھا تھا۔ عمران نے جھک کر تیزی سے اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا تسمے کا

ایک سرا اس نے مہا ناگنی کی کلائی پر باندھ دیا۔ مہا ناگنی نے تڑپ کر عمران کو اپنی کمر سے نیچے گرانے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسے نہ چھوڑا ایک ہاتھ تسمے سے باندھ کر اس نے مہا ناگنی کا دوسرا ہاتھ پکڑا اور پھر اس نے تسمے سے اس کا دوسرا ہاتھ بھی باندھ دیا۔ مہا ناگنی ذبح کی ہوئی مرغی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ اس کے حلق سے چیخوں کو نہ تھمنے والا طوفان امڈ آیا تھا۔ مہا ناگنی کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر عمران اچھل کر اس کی کمر سے نیچے آ گیا۔ مہا ناگنی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔

''اب تم لاکھ کوشش کر لو مہا ناگنی۔ تم اپنے ہاتھ نہیں کھول سکو گی اور جب تک تمہارے ہاتھ نہ کھل جائیں تم نہ تو اس جگہ سے اٹھ کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکو گی اور نہ ہی اپنی شیطانی طاقت سے یہاں سے کہیں بھاگ سکو گی''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ شاگی دیوی کی طرح دونوں ہاتھ سیاہ دھاگے سے باندھنے کا طریقہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ تمہیں کس نے بتایا کہ اگر کسی طاقت کے ہاتھ سیاہ دھاگے سے باندھ دیئے جائیں تو وہ بے بس ہو جاتی ہیں۔ بولو۔ کیسے پتہ چلا ہے تمہیں''...... مہا ناگنی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارے دیوی اور دیوتاؤں کو تو میں نہیں جانتا لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ تم جیسی شیطانی ذریتوں کو کیسے بے بس کیا جا

سکتا ہے اور کس طرح سے باندھ کر رکھا جا سکتا ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”مجھے آزاد کرو۔ مجھے آزاد کرو“...... مہا ناگنی نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔ اس کی چیخیں سن کر جولیا اور اس کے ساتھی جو رہائشی عمارت کے اندر گئے ہوئے تھے بھاگتے ہوئے باہر آ گئے اور پھر مہا ناگنی کو اس طرح پیٹ کے بل زمین پر گرے اور اس کے ہاتھ سیاہ تسموں سے بندھے دیکھ کر وہ ٹھٹھک گئے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور مہا ناگنی کو دیکھنے لگے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم نے مادام کے ساتھ کیا کیا ہے“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھ کر حیرت اور انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہاری مادام کو بے بس کر دیا ہے۔ اب یہ بے چاری زمین پر پڑی چیخ رہی ہے“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ صفدر اور باقی سب بھی ان کے نزدیک آ گئے۔

”مجھے آزاد کرو۔ مجھے آزاد کرو“...... مہا ناگنی اسی طرح سے چیخ رہی تھی۔

”اسے آزاد کرو عمران۔ تم ہماری مادام کو اس طرح باندھ کر نہیں رکھ سکتے“...... تنویر نے آگے بڑھ کر عمران کو خونی نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی خونخوار لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں اسے آزاد نہیں کر سکتا۔ تم میں ہمت ہے تو کر لو اسے آزاد“...... عمران نے اسی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو تنویر

چند لمحے غصیلی نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ تیزی سے مہا ناگنی کی طرف بڑھا۔

”میں آپ کو آزاد کرتا ہوں مادام“...... تنویر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مہا ناگنی کی کمر کی طرف جھکا۔ اس نے ہاتھ بڑھائے جیسے وہ مہا ناگنی کے ہاتھوں پر بندھے ہوئے تسموں کو پکڑ کر ایک جھٹکے سے توڑنا چاہتا ہو لیکن جیسے ہی اس نے مہا ناگنی کے ہاتھوں پر بندھے ہوئے تسموں کو ہاتھ لگایا اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا۔ جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے اسے پوری قوت سے پیچھے کی طرف اچھال دیا ہو۔ وہ گر کر چند لمحے بری طرح سے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ ہمارے ساتھی کو کیا ہوا ہے“...... جولیا نے تنویر کو اس طرح اچھل کر گرتے اور بے ہوش ہوتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس نے میرے ہاتھوں بندھی ہوئی اپنی مادام کو چھڑانے کی غلطی کی تھی جس کی اسے سزا مل گئی ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ غلطی تم بھی کر سکتی ہو لیکن یہ سوچ لو۔ تم میں سے جو بھی مہا ناگنی کو آزاد کرنے کی کوشش کرے گا اس کا یہی انجام ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ہماری مادام کو آزاد کرو۔ ابھی اسی وقت“...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور عمران کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا اور

اس کے باقی ساتھی بھی عمران کے گرد کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہرے غصے سے بگڑے ہوئے تھے اور وہ عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔

"تم میری فکر چھوڑ دو اور کارکا کو پکڑو جا کر۔ وہ اسی عمارت میں ہے۔ اس عمارت کے نیچے کسی خفیہ تہہ خانے میں۔ جاؤ جلدی جاؤ اور اس تہہ خانے کا پتہ لگا کر اسے وہاں سے نکال کر لاؤ"...... مہا ناگنی نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"لیکن مادام آپ......" صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ میری فکر چھوڑو۔ میں اس سے خود کو آزاد کرا لوں گی۔ تم سب جا کر کارکا کو پکڑو جاؤ۔ جاؤ"...... مہا ناگنی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے ایک طرف بھاگتے چلے گئے۔ عمران نے انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"تمہارا کیا خیال ہے کیا تم خود کو میری قید سے آزادی دلا سکو گی"...... ممبران کے جانے کے بعد عمران نے مہا ناگنی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم مجھے اس طرح زیادہ دیر باندھ کر نہیں رکھ سکتے۔ میں ابھی مہا یوگی کو آواز دوں گی تو اس کا سایہ یہاں خود آ جائے گا اور وہ مجھے آزاد کرا دے گا"...... مہا ناگنی نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں سیاہ تسموں سے سمورائی گرہ لگا کر باندھا ہے۔ تمہارے مہا یوگی کا سایہ تو کیا خود مہا یوگی بھی یہاں آ جائے تو وہ بھی تمہیں آزاد نہیں کرا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"سس سس۔ سمورائی گرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ تو پھر میں کیسے آزاد ہوں گی۔ پھر تو کوئی بھی میری مدد نہیں کر سکے گا"۔ عمران کی بات سن کر مہا ناگنی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہیں صرف میں ہی آزادی دلا سکتا ہوں اور کوئی نہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو کرو مجھے آزاد۔ ابھی اسی وقت"...... مہا ناگنی نے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم میری قید سے آزاد ہونا چاہتی ہو تو تمہیں مجھے اپنی آزادی کی قیمت دینا ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"قیمت۔ کیسی قیمت"...... مہا ناگنی نے چونک کر کہا۔

"جس طرح تمہیں میرے سوا کوئی آزاد نہیں کرا سکتا اسی طرح میرے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنی ہوئی بٹوشا کی تصویریں تمہارے علاوہ کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اگر تم مجھ سے آزاد ہونا چاہتی ہو تو تمہیں پہلے میرے ساتھیوں کے ہاتھوں پر موجود بٹوشا کی تصویریں مٹانی ہوں گی۔ یہی قیمت ہے تمہاری آزادی کی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میں ان کے ہاتھوں سے مہا یوگی کے حکم کے بغیر بٹوشا کی تصویریں نہیں مٹا سکتی۔ اگر میں نے

ایسا کیا تو مہا یوگی مجھے اسی وقت فنا کر دے گا"...... مہا ناگنی نے
خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو تمہیں نہ صرف میری قید میں رہنا
پڑے گا بلکہ میں تمہیں ایسی بھیانک سزائیں دوں گا جس کا تم تصور
بھی نہیں کر سکتی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سس۔ سس۔ سزائیں۔ کیا مطلب"...... مہا ناگنی نے بری
طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مہا ناگنی کہ تم سیاہ شیطانی مخلوق ہو۔ جس کا جنم
آگ سے ہوتا ہے اور تمہیں شیطان نے آگ سے بنایا ہے اور
آگ کا سب سے بڑا دشمن پانی ہوتا ہے۔ تمہیں دنیا کی کوئی چیز
نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن تمہارے وجود پر اگر میں نے پانی کے
چھینٹے مارے تو تمہیں یوں محسوس ہو گا جیسے تمہارے وجود پر کوڑے
برسائے جا رہے ہوں اور اگر میں بالٹی بھر کر تمہارے سارے وجود
پر پانی ڈال دوں تو اس سے تمہیں جس اذیت کا سامنا کرنا پڑے گا
وہ تم بخوبی سمجھ سکتی ہو۔ تمہارے وجود کا ایک ایک حصہ گل سڑ جائے
گا اور تمہیں انتہائی بھیانک اذیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ سب
سادہ پانی ڈالنے سے ہی شروع ہو جائے گا۔ اب سوچو اگر میں نے
روشنی کی دنیا کا پاک کلام پڑھ کر دم کیا ہوا پانی تم پر ڈالا تو اس
سے تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو مہا ناگنی کا رنگ
بدل گیا اور اس کے جسم میں یکلخت لرزہ سا طاری ہو گیا۔

"نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"...... مہا ناگنی نے
ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں۔ اس کا بہت جلد تمہیں اندازہ
ہو جائے گا۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ میں تم سے جیسا کہہ رہا
ہوں ویسا ہی کرو ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ جب تک مہا یوگی کلوگا مجھے
اجازت نہیں دے دیتا میں اس وقت تک تمہارے ساتھیوں کے
ہاتھوں پر سے بٹوشا کی تصویریں نہیں مٹا سکتی۔ اگر میں نے ایسا کیا
تو مہا یوگی کو فوراً پتہ چل جائے گا اور وہ مجھے فنا کرنے میں ایک
لمحے کی بھی دیر نہیں لگائے گا"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"ہونہہ۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو تم کہہ رہی تھی کہ اگر میں کارکا کو
تمہارے حوالے کر دوں تو تم میرے ساتھیوں کو آزاد کر دو گی"۔
عمران نے غرا کر کہا۔

"مہا یوگی نے مجھے تم سے بات کرنے کا اختیار دیا تھا اور اس
نے کہا تھا کہ اگر تم میری بات مان کر کارکا کو میرے حوالے کرنے
کے لئے راضی ہو جاؤ اور جب کارکا میری قید میں آ جائے تب
میں تمہارے ساتھیوں کو آزاد کر سکتی ہوں لیکن نہ تو تم نے کارکا کو
میرے حوالے کیا ہے اور نہ یہ بتا رہے ہو کہ وہ کہاں ہے۔ ایسی
صورت میں بھلا میں کیسے تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں سے بٹوشا
کی تصویریں مٹا سکتی ہوں۔ بولو"...... مہا ناگنی نے بے بسی کے عالم

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرے ساتھیوں کے ہاتھوں سے بوشا کی تصویریں مٹا دو اور اس کے بارے میں مہا یوگی کو پتہ نہ چل سکے"...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد مہا ناگنی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے کسی ایک کے ہاتھ سے بھی بوشا کی تصویر مٹانے کی کوشش کی تو مہا یوگی کو فوراً پتہ چل جائے گا اور وہ میرے لئے آخری لمحہ ثابت ہو گا۔ مہا یوگی دور ہوتے ہوئے بھی مجھے ایک پھونک مار کر فنا کر سکتا ہے اور وہ ایسا ہی کرے گا"...... مہا ناگنی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے تمہیں ایسی جگہ لے جانا پڑے گا جہاں سے مہا یوگی تمہیں نہ دیکھ سکے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... مہا ناگنی نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم اس وقت اپنے اصل وجود میں ہو یا تم نے کسی انسانی جسم پر قبضہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھیوں کے ساتھ رہنے اور ان پر نظر رکھنے کے لئے میں نے ایک لڑکی کے جسم پر قبضہ کر رکھا ہے"...... مہا ناگنی

نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم نے اس لڑکی کو ہلاک کر دیا تھا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کسی بھی انسانی جسم میں سرایت کرنے کے لئے مجھے اس انسان کو ہلاک کرنا پڑتا ہے ورنہ میرا وجود اس انسانی جسم میں داخل نہیں ہو سکتا"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"اور یہ لڑکی ہے کون"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا تعلق کافرستان سے تھا اور یہ ایک گاؤں کی لڑکی تھی جو کھیتوں میں کام کر رہی تھی اور میں نے اسے ہلاک کر کے اس کے جسم پر قبضہ کر لیا تھا"...... مہا ناگنی نے جواب دیا۔

"کیا یہ اسی لڑکی کا چہرہ ہے جسے تم نے ہلاک کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ میرا اصل چہرہ ہے۔ میں جس انسان کے جسم پر قبضہ کرتی ہوں اس کا جسم تو وہی رہتا ہے لیکن اس کا چہرہ میرے چہرے میں بدل جاتا ہے۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"۔ مہا ناگنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیطانی ذریتوں پر کسی انسان کے وار کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن میں نے جس طرح تمہیں بے بس کیا ہے اس سے مجھے شک ہوا تھا کہ تم اصل حالت میں نہیں ہو۔ تم نے یقیناً کسی انسانی جسم پر قبضہ کر رکھا ہے اور انسانی جسم میں ہونے کی وجہ سے تم پر بھی لگنے والی

ضربوں اور چوٹوں کا ویسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا انسانی جسم پر ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو تم نے مجھے اس طرح بے بس کر دیا ہے۔ اگر میں اپنے اصل روپ میں ہوتی تو تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے''...... مہا ناگنی نے کہا۔

''میں نے چونکہ تمہارے ہاتھ سیاہ تسموں سے سمورائی انداز میں باندھ دیئے ہیں اس لئے اب تم اس قدر بے بس ہو چکی ہو کہ اگر تم چاہو بھی تو اس انسانی جسم سے باہر نہیں نکل سکتی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے۔ مجھے اس وقت تک اسی جسم میں رہنا ہوگا جب تک تم میرے ہاتھ آزاد نہیں کر دیتے۔ مگر یہ سب تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ بتاؤ تو سہی''...... مہا ناگنی نے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ عمران کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی لیکن عمران کا چہرہ سپاٹ تھا اور اس کے ہونٹوں پر انتہائی پراسرار مسکراہٹ تھی جیسے دل ہی دل میں وہ مہا ناگنی کے لئے کوئی خاص پروگرام بنا رہا ہو۔

''مجھے تمہاری مسکراہٹ دیکھ کر خوف آ رہا ہے۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... مہا ناگنی نے عمران کی مسکراہٹ دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کا کوئی ساتھی وہاں موجود نہ تھا۔ عمران نے

آگے بڑھ کر پوری قوت سے مہا ناگنی کے سر پر ٹھوکر مار دی۔ مہا ناگنی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ وہ بری طرح سے تڑپی لیکن عمران کی لات کی دوسری ضرب کھاتے ہی وہ یوں ساکت ہو گئی جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو اور وہ قطعی طور پر بے جان ہو گئی ہو۔

سانس لینے کی تیز آوازیں سن کر مہا یوگی کلوگا کی آنکھیں کھل گئیں۔ سانسیں لینے کی آوازیں ایسی تھیں جیسے کوئی جنگلی بھینسا قریب ہی کہیں موجود ہو۔

''ہاگار''...... مہا یوگی نے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں ہاگار ہوں''...... ایک کڑکدار آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ سامنے آؤ''...... مہا یوگی نے کرخت لہجے میں کہا اسی لمحے اس کے سامنے سیاہ دھواں سا پھیلا اور تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ دھواں چھٹا تو ایک سیاہ فام انسان مہا یوگی کے سامنے کھڑا تھا۔ یہ انسان افریقی نژاد معلوم ہو رہا تھا جس کا جسم بے حد مضبوط اور طاقتور تھا۔ وہ لحیم شحیم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خوفناک شکل کا مالک تھا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور اس کے ہونٹ بے حد موٹے اور سرخ رنگ کے تھے۔ اسی طرح اس کی ناک بے حد پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا

سر گنجا تھا اور اس نے جسم کے زیریں حصے پر سرخ رنگ کا جانگیہ پہنا ہوا تھا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا آقا''...... سیاہ فام نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاگار۔ میں نے تمہیں بلایا ہے''...... مہا یوگی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''حکم آقا''...... ہاگار نے کہا۔

''میں اس وقت بہت مشکل میں ہوں ہاگار اور اس مشکل سے اب تم ہی مجھے نکال سکتے ہو''...... مہا یوگی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا آقا۔ آپ کو کیا مشکل ہے''...... ہاگار نے کہا۔

''تم باخبر طاقت ہو ہاگار۔ تم جانتے ہو کہ میں نے یہ سارا چکر جناتی دنیا کے طاقتور جن کارکا کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے چلایا تھا اور میں نے کارکا کو جناتی دنیا سے باہر نکالنے کے لئے کیا کھیل کھیلا تھا''...... مہا یوگی نے کہا۔

''ہاں آقا۔ مجھے سب معلوم ہے''...... ہاگار نے کہا۔

''تب تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ کارکا انسانی دنیا میں آتے ہی کس مہا رشی کے پاس چلا گیا ہے اور اب وہ اس مہا رشی کی پناہ میں ہے جس کی موجودگی میں میری طاقتیں کارکا تک نہیں پہنچ سکتیں اور نہ ہی اسے پکڑ سکتی ہیں''...... مہا یوگی نے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے۔ وہ مہا رشی روشنی کی دنیا کا نمائندہ ہے اور اس کے ساتھ افریقہ کا ایک پرنس بھی ہے جو شیطانی ذریتوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس کے سر پر بھی بڑے بڑے مہا رشیوں اور وچ ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے جس کی وجہ سے شیطانی ذریتیں اس سے دور رہنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کارکا ان دونوں کے ساتھ رہ کر آپ کی طاقتوں سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ ہاگار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے سندر بالک کے مشورے پر پاکیشیا کے مہا رشی کے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بوشا کے چہرے کی تصویریں بنا دی ہیں جس سے وہ ہمارے غلام بن گئے ہیں۔ میں نے ان غلاموں کی باگ ڈور مہا ناگنی کو سونپی تھی تاکہ وہ ان کی مدد سے دونوں مہا رشیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کر سکے اور کارکا کو پکڑ سکے لیکن ابھی تک مجھے مہا ناگنی کی طرف سے کوئی امید افزا خبر نہیں ملی ہے۔ شکارا کو میں نے نیلے کنوئیں کی حفاظت پر مامور کر دیا ہے جس سے کارکا جناتی دنیا سے انسانی دنیا میں داخل ہوا تھا تاکہ وہ اس راستے سے دوبارہ جناتی دنیا میں نہ جا سکے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے سندر بالک نے آ کر بتایا ہے کہ مہا ناگنی کو اس مہا رشی نے اپنے قبضے میں کر لیا ہے اور مہا ناگنی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گئی ہے۔ مہا ناگنی کو اس مہا رشی نے نجانے ایسے کون سے شکنجے میں جکڑا ہے کہ وہ اس سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ اس مہا رشی نے مہا ناگنی کو کسی ایسی

جگہ چھپا دیا ہے جہاں میں بھی اسے جھانک کر نہیں دیکھ سکتا کہ وہ کس حال میں ہے۔ اس مہا رشی نے اپنے ساتھیوں جو مہا ناگنی کے غلام بن گئے تھے ان سب کو بھی بے ہوش کر کے کسی تاریک جگہ چھپا دیا ہے مجھے ان کے بارے میں بھی کوئی خبر نہیں مل رہی ہے۔ میں مہا ناگنی اور اس کے غلاموں کے لئے بے حد پریشان ہوں۔ اپنی تیسری طاقت جکاڈا کو میں نے والڈا کے علاقے میں حفاظت پر مامور کر رکھا ہے تاکہ اگر کوئی انسان اس طرف آئے تو جکاڈا اس کے دماغ پر قبضہ کر کے اسے اپنا غلام بنا لے اور وہ ان انسانوں کو جنگل میں رکھ کر اس سارے علاقے کی حفاظت کر سکے کیونکہ سندر بالک کے کہنے کے مطابق پاکیشیا کا مہا رشی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کسی بھی وقت یہاں آ کر مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ مہا رشی اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ میں شیطانی ذریتوں سے نقصان نہیں پہنچا سکتا اس لئے مجھے ایسے انسانوں کی ضرورت تھی جن کے پاس آتشیں اسلحہ بھی ہو اور وہ ذہین بھی ہوں۔ والڈا کے علاقے سے بیس کلو میٹر دور کافرستان کی آتشیں اسلحہ سے لیس ایک ملٹری فورس موجود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جکاڈا اس فورس کو اپنے قابو میں کر لے اور انہیں والڈا کے علاقے میں لے آئے تاکہ اگر مہا رشی اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو میری شیطانی ذریتوں کی بجائے ان کا سامنا آتشیں اسلحہ سے لیس فورس سے ہو اور انسان ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں

اور آتشیں اسلحے سے لیس فورس آنے والے مہا رشیوں اور ان کے
ساتھیوں کو ہلاک کر دیں۔ والنڈا کے علاقے میں ایک ٹیسی کا پیڈ ایا
تھا جس میں چند افراد موجود تھے۔ جکاڈا نے ان کا ہیلی کاپٹر مار
گرایا تھا اور اس ہیلی کاپٹر میں سے نکلنے والے مسلح آدمیوں کو اپنا
تابع بنا لیا تھا۔ اب ان افراد کی تلاش میں آتشیں اسلحے سے لیس
فورس بھی پہنچ گئی ہے جس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جکاڈا نے ان
سب کے دماغوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے اور انہوں نے جکاڈا کے حکم
پر والڈا کے علاقے پر قبضہ کر لیا ہے اور اب یہاں جب بھی ہمارا
کوئی دشمن آئے گا تو مسلح فورس ان کے راستے کی سب سے بڑی
رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جائے گی اور انہیں کسی بھی صورت میں مجھ
تک نہ پہنچنے دے گی۔ مجھے اس علاقے کی تو اب کوئی فکر نہیں ہے
لیکن مجھے مہا ناگنی کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ کارکا اور اس مہا رشی
نے مل کر میری ایک طاقت زبورا کو پہلے ہی فنا کر دیا ہے۔ اب
میرے پاس تم سمیت چار طاقتیں باقی ہیں اور میں تم چاروں میں
سے کسی ایک طاقت کو بھی کھونا نہیں چاہتا ہوں۔ تم چاروں طاقتوں
کی مدد سے ہی میں قائم ہوں اور پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب
حقیقت میں بدل سکتا ہوں''...... مہا یوگی نے مسلسل بولتے ہوئے
کہا۔

''اب مجھ سے کیا چاہتے ہو آقا''...... ساری بات سن کر ہاگار
نے کہا۔

''ان مہا رشیوں سے جا کر مہا ناگنی کو بچاؤ اور اس نے جن
افراد کو اپنا غلام بنایا ہے انہیں بھی جا کر ڈھونڈو۔ مجھے ہر حال میں
ان کی مدد سے کارکا کو اپنے قبضے میں کرنا ہے۔ سندر بالک نے
مجھے بتایا تھا کہ یہ کام مہا ناگنی اور وہ افراد ہی کر سکتے ہیں جو مہا
رشی کے ساتھی تھے اور اب مہا ناگنی کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ تم
تاریکیوں میں جھانک سکتے ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ مہا رشی
نے مہا ناگنی اور اس کے غلاموں کو جہاں بھی چھپایا ہو گا تم انہیں
آسانی سے تلاش کر لو گے اور مہا رشی نے جس شکنجے میں مہا ناگنی کو
باندھ رکھا ہے تم اسے اس شکنجے سے بھی آزادی دلا سکتے ہو۔
تمہارے علاوہ یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا اس لئے جاؤ اور جا کر مہا
ناگنی اور اس کے غلاموں کو مہا رشی کے چنگل سے آزادی دلاؤ
تاکہ وہ جلد سے جلد میرا کام کر سکیں اور کارکا کو لا کر میرے حوالے
کر سکیں۔ اگر تم چاہو تو تم مہا ناگنی کے ساتھ مل کر یہ سب کر سکتے
ہو۔ مہا ناگنی کے غلام تمہارا بھی اسی طرح حکم مانیں گے جیسے وہ مہا
ناگنی کا حکم مانتے ہیں''...... مہا یوگی نے کہا۔

''اوہ۔ ان تک جانے کے لئے مجھے انسانی جسم چاہئے آقا اور
میرے ڈیل ڈول کا انسان اس دنیا میں کہاں ہو گا۔ جب تک میری
جسامت کا کوئی انسان مجھے نہیں مل جاتا میں کسی اور کے جسم میں
نہیں سما سکوں گا اور جب تک مجھے کوئی انسانی روپ نہیں ملے گا نہ
میں مہا ناگنی کو تلاش کر سکتا ہوں اور نہ اس کے غلاموں کو۔ انسانی

جسم میں سمانے کے بعد ہی میری شیطانی طاقتیں اجاگر ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں“...... ہاگار نے کہا۔

”تم اس کی فکر نہ کرو۔ میں جانتا تھا کہ تمہیں انسانی جسم کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے میں نے پہلے سے ہی اس کا بندوبست کر لیا ہے۔ میں نے ایک ایسا سیاہ فام ڈھونڈ لیا ہے جو تمہاری جسامت کا ہے اور اس میں بیس ہاتھیوں اور دس گینڈوں کی طاقت بھی بھری ہوئی ہے۔ اس کے جسم میں سماتے ہی تمہاری طاقت میں سینکڑوں گنا اضافہ ہو جائے گا“...... مہا یوگی نے کہا تو ہاگار کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”اوہ۔ کون ہے وہ اور اس کا نام کیا ہے“...... ہاگار نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

”وہ افریقی نژاد ہے اور افریقہ کے گھنے جنگلوں کے ایک قبیلے کا سردار ہے۔ اس کا نام جبولا ہے۔ میں نے اسے افریقہ سے تمہارے لئے اپنی طاقتوں کی مدد سے یہاں منگوا لیا ہے۔ وہ سرخ پہاڑی کے غار میں بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ تم جاؤ اور جا کر اسے ہلاک کر کے اس کے جسم میں سما جاؤ۔ آج کے بعد جبولا کا انسانی جسم تمہارا ہے۔ اب تم اسی کے جسم میں رہو گے“...... مہا یوگی نے کہا تو ہاگار کا چہرہ چمک اٹھا۔

”اس کے جسم پر کوئی زخم تو نہیں ہے“...... ہاگار نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کے جسم پر کوئی زخم نہیں ہے“...... مہا یوگی نے

جواب دیا۔

”وہ کسی مہلک بیماری میں تو مبتلا نہیں ہے“...... ہاگار نے کہا۔

”نہیں۔ وہ انتہائی تندرست اور توانا ہے۔ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔ میں نے سیاہ طاقتوں کی مدد سے ایسے ہی انسان کو تلاش کیا ہے جسے نہ تو کوئی بیماری ہو اور نہ وہ زخمی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ زخمی اور بیمار انسان کے جسم میں داخل ہونے سے تمہاری شیطانی طاقتوں میں نمایاں کمی آ جاتی ہے اس لئے میں نے ان سب باتوں کو مدِنظر رکھا تھا کہ تمہارے لئے ایسا انسان تلاش کیا جائے جو لحیم شحیم اور تندرست و توانا ہو“...... مہا یوگی نے کہا۔

”بہت خوب۔ تب اس انسان کے جسم میں داخل ہونے سے میری طاقتوں میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور میں ناقابلِ تسخیر بن جاؤں گا“...... ہاگار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں ایسا ہی ہو گا“...... مہا یوگی نے مسکرا کر کہا۔

”ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی جا کر اس انسان کے جسم میں سما جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں فوراً مہا ناگنی اور اس کے غلاموں کی آزادی کے لئے روانہ ہو جاؤں گا اور انہیں ڈھونڈ کر جلد سے جلد تمہارے پاس لے آؤں گا“...... ہاگار نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں میرے پاس نہ لانا۔ تم نے انہیں بس مہا رشیوں کے جال سے رہائی دلانی ہے۔ مہا ناگنی اور تمہارے ساتھ مل کر وہ غلام ہی مہا رشیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں اور ان سے کارکا کو چھین کر

لا سکتے ہیں۔ اس لئے تم دونوں کے ساتھ ان سب کا بھی زندہ رہنا ضروری ہے“...... مہا یوگی نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اور مہا ناگنی مل کر اپنے غلاموں کی مدد سے نہ صرف دونوں مہا رشیوں کو ہلاک کر دیں گے بلکہ ان سے کارکا کو بھی چھین لیں گے اور بہت جلد کارکا آپ کے قدموں میں ہو گا“...... ہاگار نے کہا۔

”ہاں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں“...... مہا یوگی نے کہا۔

”ٹھیک ہے آقا۔ میں یہ کام آج سے بلکہ ابھی سے شروع کر دیتا ہوں“...... ہاگار نے کہا۔

”ہاں۔ تم جاؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے کارکا کو میرے پاس لے آؤ۔ جب سے وہ جناتی دنیا سے باہر آیا ہے میں اسے قابو کرنے کے لئے بے قرار ہوں“...... مہا یوگی نے کہا۔

”آپ کی یہ خواہش جلد پوری ہو گی آقا۔ بہت جلد“...... ہاگار نے کہا تو مہا یوگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاگار سیاہ دھویں میں تبدیل ہوا اور دوسرے لمحے دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہوتا چلا گیا۔

جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران کو گھیر رکھا تھا اور وہ عمران کو انتہائی غضبناک نظروں سے گھور رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر اطمینان تھا۔ وہ رانا ہاؤس کے لان میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

”میں تم سے آخری بار پوچھ رہی ہوں۔ بتاؤ ہماری مادام کہاں ہیں۔ تم نے اسے کہاں چھپایا ہے“...... جولیا نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے اسے کہیں نہیں چھپایا۔ وہ تمہیں چھوڑ کر خود ہی کہیں بھاگ گئی ہے۔ جاؤ۔ ڈھونڈ لو اسے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ہم نے مادام کو تمہارے سامنے بے بس پڑے دیکھا تھا۔ تم نے کیا کیا تھا اس کے ساتھ۔ بولو“۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ شیطانی ذریت ہے۔ مجھ جیسا ناتواں انسان بھلا اس کے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔ اس نے انسانی جسم پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ اسے

چکر آیا تھا اور وہ گر گئی تھی اس کے بعد اس میں اٹھنے کی سکت ہی نہیں رہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تم ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے۔ تم نے یقیناً مادام کو ایسی جگہ لے جا کر چھپایا ہے جہاں تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ یہاں نہ ہمیں کارکا اور تمہارا ساتھی جوزف دکھائی دے رہا ہے اور نہ ہی کوئی اور جبکہ ہمیں یقین ہے کہ وہ دونوں یہیں کہیں موجود ہیں"...... صفدر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سب نے ساری عمارت کنگھال لی ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتے تو تمہیں مل نہ جاتے۔ رانا ہاؤس تم سے چھپا ہوا تو نہیں ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم ساری عمارت کے بارے میں نہیں جانتے۔ اس عمارت کے بہت سے ایسے حصے ہیں جن کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ تم نے یقیناً جوزف، کارکا اور اب ہماری مادام کو بھی وہاں چھپایا ہوا ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ انہیں ہمارے سامنے لے آؤ ورنہ......" صدیقی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا کرو گے تم"...... عمران نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

"مادام نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں لیکن اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو ہم تمہارا برا حشر کریں گے"۔ جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی سرد مہری اور سفاکی کا عنصر تھا۔

"ارے باپ رے۔ شادی سے پہلے ہی تم نے میرا برا حشر

کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے تو پھر شادی کے بعد کیا ہو گا میرا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم سے جو پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو ورنہ ہم تمہارا کوئی لحاظ نہیں کریں گے"...... تنویر نے چیخ کر کہا اس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

"تم پہلے کون سا میرا لحاظ کرتے ہو جواب کرو گے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"بولو جلدی۔ کہاں ہے مادام مہا ناگنی"...... جولیا نے ایک قدم آگے بڑھا کر عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ۔ پیار سے پوچھو گی تو بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"یوشٹ اپ نانسنس۔ میں تم سے پیار سے بات نہیں کر سکتی۔ بولو کہاں ہے مادام"...... جولیا نے غصے سے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ جولیا کو مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور ان کے رخ عمران کی جانب کر دیئے۔

"میرے خدا۔ بس یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا کہ میرے ہی ساتھی کسی دن مجھ پر ہی ریوالور تان کر کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ سب دیکھنے سے پہلے میرا رقیب روسفید اندھا کیوں نہ ہو گیا"۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

”تم ہمارا وقت ضائع کر رہے ہو“...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”وقت ہوتا ہی ضائع کرنے کے لئے ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہمیں بتاؤ کہ مادام، جوزف اور کارکا کہاں ہے ورنہ ہم واقعی تم پر فائرنگ کر دیں گے“...... کیپٹن شکیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لو بی مینڈکی کو بھی زکام ہوا“...... عمران نے کہا۔

”شٹ اَپ“...... کیپٹن شکیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اگر میں شٹ اَپ ہو گیا تو تمہیں کون بتائے گا کہ تمہاری ماسی میرا مطلب ہے تم شیطانوں کی خالہ مہا ناگنی، جوزف اور کارکا کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو بتاؤ۔ کہاں ہیں وہ“...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

”ایک شرط پر بتاؤں گا“...... عمران نے کہا۔

”کون سی شرط۔ کیسی شرط“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں تم سے نہیں۔ آنٹی جولیا سے بات کر رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”آنٹی جولیا۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”تمہارے ہاتھ پر شیطان کی تصویر بنی ہوئی ہے اب تم وہ جولیا تو ہو نہیں جسے میں ڈیئر کہہ سکوں اس لئے میں تمہیں آنٹی ہی کہہ سکتا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دانت مت دکھاؤ اور ہمیں مادام مہا ناگنی کے بارے میں بتاؤ“...... صفدر غرایا۔

”کیا بتاؤں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”کہاں ہے وہ“...... صفدر نے اسی انداز میں کہا۔

”ہو گی یہیں کہیں۔ مجھے کیا معلوم“...... عمران نے کہا تو صفدر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

”تم شرط کے بارے میں کہہ رہے تھے“...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”کون سی شرط“...... عمران نے انجان بن کر کہا۔

”تم نے کہا تھا کہ ایک شرط پر تم بتاؤ گے کہ مادام مہا ناگنی، جوزف اور کارکا کہاں ہیں۔ کیا شرط ہے تمہاری۔ بولو“...... جولیا نے کہا۔

”میں بھول گیا“...... عمران نے دانت نکال کر کہا تو جولیا بھنا کر رہ گئی۔

”کیا بھول گئے“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”شرط کے بارے میں“...... عمران نے جواب دیا۔

”یہ ایسے کچھ نہیں بتائے گا۔ آپ مجھے حکم دیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ سب کچھ کیسے نہیں بتاتا“...... تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اس دوران چوہان، نعمانی اور خاور خاموش تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین پسٹل تھے اور وہ عمران کو ایسی نظروں سے ہی دیکھ رہے تھے جیسے وہ عمران کے جانی دشمن ہوں۔

”اس کے لئے میں اکیلی ہی کافی ہوں۔ میں خود اس کا منہ کھلوا

لوں گی"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"صرف منہ کھلوانے کی بات ہے تو میں ویسے ہی کھول دیتا ہوں۔ یہ لو"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنا منہ کھول دیا۔

"میں تم سے مادام مہا ناگنی کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ نانسنس"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہا ناگنی۔ کون مہا ناگنی"...... عمران نے کہا۔

"ہماری مادام جس کے ہم غلام ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"غلام۔ لیکن تم سب تو سیکرٹ سروس کے ممبر ہو اور ایکسٹو کے لئے کام کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہم کسی ایکسٹو کو نہیں جانتے اور نہ ہی ہم اس کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہماری مالکن، صرف مادام مہا ناگنی ہیں اور ہم اس کے تابع ہیں"...... صدیقی نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میں سے کوئی میرا نام پورا نام بتا سکتا ہے"...... عمران نے ان سب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں ضرورت نہیں ہے لیکن یہی میری شرط ہے کہ تم مجھے میرا پورا نام بتاؤ تب میں تمہیں بتاؤں گا کہ مہا ناگنی کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی بات کا جواب دینے کے لئے جولیا

نے منہ کھولا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک جھٹکا سا لگا اور اس کا منہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا کو منہ بند کرتے دیکھ کر عمران نے کہا۔

"میں تمہارا نام زبان پر نہیں لا سکتی"...... جولیا نے جیسے بے بسی کے عالم میں جواب دیا۔

"کیوں"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"تم ہم سے اپنا نام کیوں پوچھ رہے ہو"...... کیپٹن شکیل نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"بس میری مرضی"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم میں سے کوئی تمہارا نام نہیں جانتا اور نہ ہی ہم تمہارا نام اپنی زبان پر لا سکتے ہیں"...... صدیقی نے سر جھٹک کر کہا۔

"تب پھر میں بھی تمہیں مہا ناگنی کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت ان سب کے چہرے غصے سے سرخ ہو گئے۔

"تم اپنی موت کو آواز دے رہے ہو"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

"جو مرضی کہو لیکن میں تمہیں مہا ناگنی، جوزف اور کارکا کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا اور میں جانتا ہوں جب تک مہا ناگنی

میرے قبضے میں ہے تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں نے مہا ناگنی کو جہاں قید کر رکھا ہے وہاں سے وہ کسی بھی صورت میں آزاد نہیں ہو سکے گی''۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے جولیا اور اپنے باقی ساتھیوں کے بدلتے ہوئے چہرے دیکھ لئے تھے۔

''ہم تمہیں ہلاک نہیں کر سکتے لیکن تمہاری ہڈیاں ضرور توڑ سکتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ توڑ دو''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی غراتا ہوا انتہائی جارحانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا جیسے وہ اس پر ٹوٹ پڑے گا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا جولیا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''رک جاؤ۔ جب تک مادام مہا ناگنی ہمارے ساتھ نہیں ہے اس وقت تک میں تمہاری لیڈر ہوں اور تم سب وہی کرو گے جو میں تمہیں کہوں گی''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''اوکے مادام جولیا''...... صفدر نے کہا۔

''مادام جولیا۔ گڈ۔ اچھا نام ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم چپ رہو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''جو حکم مادام جولیا''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''کچھ کریں مادام۔ ہم مادام مہا ناگنی کو دیکھنے کے لئے بے

ذہن ہو رہے ہیں۔ اس سے پوچھیں کہ اس نے مادام مہا ناگنی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور وہ کہاں ہیں''...... خاور نے آگے بڑھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہی تو پوچھ رہی ہوں اس سے لیکن یہ کچھ بتانے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہا ہے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے شرط بتائی ہے۔ میری شرط پوری کر دو تو میں مہا ناگنی کو لا کر تمہارے سامنے کھڑا کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''شٹ اَپ۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں تمہارا نام اپنی زبان پر نہیں لا سکتی''...... جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ اگر تم میرا نام لو گی تو کیا ہو گا''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تمہارا نام میرے ذہن میں موجود ہے لیکن میں جیسے ہی تمہارا نام زبان پر لانے کی کوشش کرتی ہوں میری زبان تالو سے چپک جاتی ہے اور میرے جسم میں یکلخت جلن سی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اگر میں تمہارا نام زبان پر لائی تو میں اسی وقت بے ہوش ہو جاؤں گی''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''اگر آپ حکم دیں تو ہم ایک بار پھر اس ساری عمارت کو سرچ کریں۔ اس نے مادام مہا ناگنی کو یقیناً یہیں کہیں چھپایا ہوا ہو گا مادام''...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم اس عمارت کا مکمل سرچ کر چکے ہیں لیکن مادام مہا ناگنی
کہاں ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں ہوا ہے۔ اس نے
ضرور مادام مہا ناگنی، جوزف اور کارکا کو کسی ایسی جگہ چھپایا ہوا ہے
جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔
"لیکن یہ ہمیں مادام مہا ناگنی کے بارے میں بتانے کے لئے
تیار ہی نہیں ہے۔ پھر کیا کریں ہم"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہمیں ہر حال میں مادام مہا ناگنی کو ڈھونڈنا ہے۔ آؤ۔ ایک
بار پھر ہم انہیں ڈھونڈھنے کی کوشش کرتے ہیں"...... جولیا نے چند
لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"ایک کام کرو"...... اچانک عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر
اس کی طرف دیکھنے لگے۔
"کیا کام"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے
کہا۔
"تم سب ڈارک روم میں چلے جاؤ۔ میں تمہاری مہا ناگنی کو
لے کر وہیں آ جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم میری ہونے
والی 'وہ' ہو اور تم سے جھوٹ بولنے کی تو مجھ میں جرأت ہی نہیں
ہے"۔ عمران نے ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ کون وہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب میں 'وہ' کے بارے میں تمہیں کیا بتاؤں۔ رقیب روسفید
کے سامنے بتاتے ہوئے میں پہلے ہی ڈرتا ہوں اور اب تو یہ
شیطانوں کا رشتہ دار بن گیا ہے ایسا نہ ہو کہ میں وہ کا مطلب
بتاؤں اور یہ فوراً مجھ پر فائرنگ کر کے میری زندگی کا چراغ ہی گل
کر دے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔
"فضول باتیں مت کرو اور بتاؤ مادام مہا ناگنی کہاں ہے"۔ جولیا
نے سر جھٹک کر کہا۔
"کہا تو ہے کہ تم سب ڈارک روم میں چلے جاؤ۔ میں تمہاری
مادام مہا ناگنی کو لے کر وہیں آ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔
"اور اگر نہ لائے تو"...... صفدر نے اسے تیز نظروں سے
گھورتے ہوئے کہا۔
"تو میرا ذمہ توش پوش"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔
"توش پوش۔ کیا مطب۔ یہ توش پوش کیا ہوتا ہے"...... صفدر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جو بھی ہوتا ہے چھوڑو اسے اور ڈارک روم میں جاؤ"۔ عمران
نے کہا تو جولیا چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتی رہی پھر اس
نے سر جھٹک دیا۔
"ٹھیک ہے۔ آؤ سب۔ اگر یہ ڈارک روم میں مادام مہا ناگنی کو

نہ لایا تو پھر ہم اس سے دوسری زبان میں بات کریں گے"۔ جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ سب ڈارک روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران ان کے ساتھ ڈارک روم تک آیا۔ جب وہ سب ایک ایک کر کے ڈارک روم میں چلے گئے تو عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ کمرے کا دروازہ بند کر کے عمران نے فوراً ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر سوئیاں گھما کر بٹن پریس کر دیا۔

"عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... واچ ٹرانسمیٹر سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"وہ سب ڈارک روم میں چلے گئے ہیں۔ کمرے میں گیس فائر کر دو۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... جوزف کی آواز سنائی دی اور پھر دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"میں نے گیس فائر کر دی ہے باس۔ اوور"...... چند لمحوں کے بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"چیک کرو۔ گیس کا ان پر اثر ہوا ہے یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سب بے ہوش ہو گئے ہیں۔ اوور"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ مہا ناگنی کہاں ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے میں نے باندھ کر تاریک کونے میں رکھا ہوا ہے۔ اوور"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اور مہاراج کارکا صاحب کہاں ہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ابھی کچھ دیر پہلے کہیں گیا ہے۔ کہہ رہا تھا اسے ایک ضروری کام ہے۔ اوور"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کون سا ضروری کام۔ اوور"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"میں نے پوچھا تھا لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ جلد ہی آ جائے گا۔ اوور"...... جوزف نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اور جوانا کو ہوش آیا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ جوانا ہوش میں ہے لیکن اسے اس بات کا ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ کارکا جن ہے۔ اوور"...... جوزف نے کہا۔

"آ جائے گا اسے یقین۔ تم اسے لے کر تہہ خانے سے باہر آؤ اور ڈارک روم سے ان سب کو اٹھا کر تہہ خانے میں لے جاؤ۔ میں بھی تھوڑی دیر تک وہاں پہنچ جاؤں گا اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... جوزف نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران واپس لان میں آ کر بیٹھ گیا۔

اسے بیٹھے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک گیٹ پر کار کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے برآمدے میں جوزف دکھائی دیا۔ اس نے بھی کار کے ہارن بجنے کی آواز سن لی تھی۔ وہ گیٹ کی طرف ہی جا رہا تھا۔

جوزف نے گیٹ کھولا تو اندر آتی سیاہ رنگ کی مخصوص کار دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ دانش منزل کی مخصوص کار تھی جو ایکسٹو کے استعمال میں رہتی تھی۔ عمران نے مہا ناگنی کے سر پر ضربات لگا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور پھر اس نے جوزف سے کہہ کر اسے ان کے پاس تہہ خانے میں ہی پہنچا دیا تھا اور پھر اس نے دانش منزل کال کر کے بلیک زیرو کو رانا ہاؤس بلایا تھا۔ اسی دوران ممبران جو رانا ہاؤس میں کار کا اور جوزف کو تلاش کرتے پھر رہے تھے وہ واپس آئے تھے اور انہوں نے عمران کو گھیر لیا تھا اور اب عمران نے انہیں بھی بے ہوش کر دیا تھا۔ یہ سب اس نے جوزف کے کہنے پر کیا تھا۔ عمران نے مہا ناگنی کو جوزف کے حوالے کر کے ممبران کے بارے میں بتایا تھا تو جوزف نے اسے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہ کسی طرح ان سب کو بے ہوش کر دے۔ وہ خود ان کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطانی تصویر کو دیکھنا چاہتا ہے تاکہ تصویر دیکھ کر وہ اپنے فادر جوشوا کی روح سے بات کر سکے اور اس سے ممبران کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطان کی تصویر صاف کرنے کے بارے میں مشورہ کر سکے۔ کار پورچ میں رکی اور بلیک زیرو کار

سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے ماسک میک اپ کر رکھا تھا۔ بلیک زیرو نے عمران کو لان میں بیٹھا دیکھ لیا تھا اس لئے وہ کار سے نکل کر اسی جانب بڑھ آیا تھا۔

”کیسے ہیں آپ“...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

”ویسا ہی ہوں جیسا کئی سالوں سے ہوں مطلب کنوارا“۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو جواب میں بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

”ممبران کہاں ہیں۔ آپ ان کے بارے میں مجھے کیا بتانا چاہتے ہیں جس کے لئے آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ممبران کے بارے میں کیا بتاؤں۔ ان کی طرف سے تو اب ریزائن ہی سمجھو“...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”ریزائن۔ کیا مطلب“...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”انہوں نے سیکرٹ سروس کو خیر باد کہہ دیا ہے اور اب انہوں نے ایکسٹو کی بجائے ایک شیطانی ذریت کو اپنی مادام بنا لیا ہے وہ اسی کے تابع ہو گئے ہیں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری

حقیقت بتا دی۔ کارکا جن اور اپنے ساتھیوں کے شیطانی ذریت کا اسیر بننے کا سن کر بلیک زیرو واقعی حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

"اوہ۔ تو کیا اب وہ آپ کو نہیں پہچانتے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہچانتے ہیں لیکن دوست کے روپ میں نہیں بلکہ وہ مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہیں"......عمران نے جواب دیا۔

"آپ بتا رہے ہیں کہ ان کے ہاتھوں پر شیطان کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ کیا کسی طرح ان تصویروں کو مٹا کر انہیں شیطانی چنگل سے نکالا نہیں جا سکتا"...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کارکا کے مطابق تو ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک مہا یوگی کلوگا کو ہلاک نہ کر دیا جائے لیکن پھر بھی میں نے جوزف کے کہنے پر ان سب کو بے ہوش کرا دیا ہے۔ اب جوزف ان تصویروں کا جائزہ لے گا اور وہی بتا سکتا ہے کہ ممبران کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطان کی تصویریں مٹائی جا سکتی ہیں یا نہیں"......عمران نے کہا۔

"اگر اس نے بھی انکار کر دیا تو"...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تو ممبران ظاہر ہے شیطان کے ہی اسیر رہیں گے اور ان کا شیطان کا ساتھ دینے کا مطلب ہوگا کہ وہ میرے اور جوزف کے

دشمن بنے رہیں گے۔ وہ ہم دونوں کو ہلاک کر کے کارکا کو ہم سے چھین کر مہا یوگی تک پہنچانا چاہتے ہیں"......عمران نے کہا۔

"یہ تو بڑی خطرناک صورتحال ہے۔ اگر ممبران آپ اور جوزف کے دشمن بن گئے تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کر تو میں بھی بہت کچھ سکتا ہوں لیکن وہ ہمارے ساتھی ہیں اور میں اسی کوشش میں ہوں کہ انہیں میرے ہاتھوں کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن اگر صورتحال اسی طرح گمبھیر رہی تو کچھ بھی ہو سکتا ہے"......عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی صورت میں کیا کریں گے آپ"...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"میری کوشش تو یہی ہوگی کہ میں خود بھی ان سے دور رہوں اور جوزف کو بھی ان سے دور رکھوں لیکن اگر وہ ہمارے سامنے آئے اور انہوں نے جارحانہ انداز اختیار کیا تو پھر میں یا جوزف کیا کریں گے اس کا ابھی مجھے بھی کوئی اندازہ نہیں ہے"......عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تو پھر کیوں نہ انہیں مسلسل یہاں بے ہوش رکھا جائے تاکہ وہ آپ کے اور جوزف کے راستے میں آنے کی کوشش نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سوچا تو میں نے بھی ایسا ہی کچھ ہے لیکن کارکا نے کہا ہے کہ

میں زیادہ دیر انہیں اور مہا ناگنی کو اپنی قید میں نہیں رکھ سکوں گا۔ مہا ناگنی سے بھی ایک بڑی طاقت اس مہا یوگی کے پاس ہے جس کا نام ہاگار ہے۔ اگر مہا یوگی نے ہاگار کو یہاں بھیج دیا تو وہ ہم سے ان سب کو چھڑا کر لے جانے میں کامیاب ہو جائے گا اور ہم اسے نہیں روک سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تب تو واقعی مسئلہ ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ ہو جائے گا نہیں بلکہ ہو چکا ہے اور اب یہ کس کروٹ بیٹھتا ہے اس کا مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ممبران کو ایسے انجکشنز لگا دیں کہ وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جائیں۔ ظاہر ہے وہ بے ہوش ہوں گے تو شیطانی ذریتیں انہیں اپنے ساتھ کہاں لے جاسکیں گی۔ اگر وہ انہیں لے بھی گئیں تو جب تک ممبران کو ہوش نہیں آ جاتا وہ آپ کے اور جوزف کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکیں گے اس طرح نہ آپ کا نقصان ہو گا اور نہ ان کا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن یہ بھی تو سوچو کہ اگر ممبران نے شیطانی ذریتوں کا ساتھ نہ دیا تو کہیں وہ انہیں بے کار سمجھ کر خود ہی ہلاک نہ کر دیں۔ وہ پہلے ہی شیطان کے اسیر ہیں۔ اس حالت میں ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بھی سوچنے والی بات ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"دعا کرو کہ جوزف ان تصویروں کو کسی طرح ان سب کے ہاتھوں سے مٹانے میں کامیاب ہو جائے۔ ایک بار تصویریں مٹ جائیں تو وہ سب اصل حالت میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آپ کی باتیں سن کر میں تو واقعی پریشان ہو گیا ہوں"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بات ہے ہی پریشانی والی۔ ممبران شیطان کے اسیر ہو گئے ہیں یہ کوئی چھوٹی اور عام بات تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کہاں ہے جوزف اور اس نے کیا کہا ہے۔ کیا وہ شیطان کی تصویریں مٹا بھی سکتا ہے یا نہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ممبران کو ابھی چند لمحوں قبل بے ہوش کیا گیا ہے اور جوزف اور جوانا انہیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں لے گئے ہیں۔ جوزف ان کے ہاتھوں پر بنی ہوئی تصویریں دیکھے گا اور پھر وہ فیصلہ کرے گا کہ اسے کیا کرنا ہے اور تصویریں مٹانا اس کے اختیار میں ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ جوزف یہ سب کرنے میں کامیاب ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"امید تو کی جا سکتی ہے۔ وہ ایسے معاملوں کا ایکسپرٹ ہے اسی لئے تو میں اس کے مشوروں پر عمل کرتا ہوں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اگر ایسا نہ ہوا تو"...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس کا ایک ہی حل ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کہ آپ کارکا کے ساتھ جائیں اور اس شیطان مہا یوگی کو ہلاک کر دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"جوزف کے ساتھ ساتھ آپ اس معاملے کے لئے سید چراغ شاہ صاحب سے بات کیوں نہیں کر لیتے۔ وہ بھی تو ان معاملات میں آپ کی بہترین معاونت کرتے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس آپ کے اس مسئلے کا حل موجود ہو"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی انہیں تو میں بھول ہی گیا تھا۔ شیطانی معاملات میں ان سے بہتر میری رہنمائی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ وہ اس معاملے میں یکتا ہیں۔ ان کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر ہی مجھے ایسے معاملات میں کامیابی ملتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر جب تک جوزف اپنا کام کرتا ہے آپ جا کر شاہ صاحب سے مل لیں۔ اگر کہیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں میرے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جا کر اپنا کام کرو۔ تمہیں یہاں بلانے کا میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ تمہیں ہر بات کا علم ہو جائے تاکہ تم ایکسٹو کے روپ میں اسے آسانی سے ہینڈل کر سکو۔ میں خود ہی شاہ صاحب کے پاس چلا جاتا ہوں۔ امید ہے ان سے ملاقات کے بعد اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور مل جائے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں رک کر جوزف کا انتظار کرتا ہوں۔ اب میں بھی یہ جاننے کے لئے بے چین ہو گیا ہوں کہ ممبران کے لئے وہ کچھ کر سکتا ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر میں آ جائے گا۔ اگر اس نے کہا کہ وہ ممبران کو شیطان کی قید سے رہائی نہیں دلا سکتا تب میں شاہ صاحب کے پاس جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

ایک گھنٹے بعد انہیں جوزف خفیہ تہہ خانے سے نکل کر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور شدید تھکاوٹ کے

تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔ اور اس کا سانس یوں پھولا ہوا تھا جیسے وہ میلوں دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔

"کیا ہوا جوزف۔ سب خیریت ہے"...... اسے دیکھ کر عمران نے بے چینی سے پوچھا۔

"نو باس۔ خیریت نہیں ہے"...... جوزف نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف عمران بلکہ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"خیریت نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان سب کے ہاتھوں پر بوٹشا کے چہرے بنے ہوئے ہیں۔ جو انتہائی خوفناک، بے رحم اور ظالم ترین شیطان ہے۔ ایک بار اس کا چہرہ جس انسان کے ہاتھ پر بن جائے تو اسے مٹانا مشکل نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ انسان ہمیشہ کے لئے اس کا غلام بن جاتا ہے اور پھر وہ وہی کرتا ہے جو اسے شیطانی آقا کہتے ہیں۔ میں نے ان کے ہاتھوں پر بنے ہوئے شیطان کے چہرے صاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن افسوس کہ میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں"...... جوزف نے تھکے تھکے لہجے میں کہا تو عمران اور بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس سلسلے میں تم نے اپنے فادر جوشوا سے بات نہیں کی"۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"فادر جوشوا نے بھی اس معاملے میں میری مدد کرنے سے انکار

کر دیا ہے اس کا کہنا ہے کہ بوٹشا کے معاملے میں وہ بے بس ہے۔ اس کے پاس اتنے اختیارات نہیں ہیں کہ وہ بوٹشا کے معاملات میں مداخلت کر سکے اور ہمارے ساتھیوں کے ہاتھوں پر بنے ہوئے چہروں کو صاف کر سکے"...... جوزف نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے فادر جوشوا نے اس معاملے میں تمہارے سامنے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں تم سے شرمندہ ہوں کہ اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں تمہیں شرمندہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ معاملہ ضرورت سے زیادہ گمبھیر ہے اور شیطانوں نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال لئے ہیں۔ اس میں تمہارا کیا قصور"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی باس"...... جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں اب شاہ صاحب سے جا کر بات کرتا ہوں۔ ان کے پاس یقیناً اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہو گا ورنہ وہ مجھے ایسا راستہ ضرور بتا دیں گے جس پر چل کر میں اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچا سکوں اور انہیں شیطان کی قید سے آزادی دلا سکوں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"کارکا واپس نہیں آیا ابھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ وہ نجانے کہاں چلا گیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"جوانا کیسا ہے۔ کیا اب وہ نارمل ہوا ہے یا ابھی بھی حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کافی حد تک نارمل ہو گیا ہے لیکن ابھی تک اسے اس بات کا یقین نہیں ہے کہ کارکا کا تعلق جنات سے ہے اور ہمارے ساتھی بھی شیطانی طاقت کا شکار بن چکے ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جلد ہی سمجھ جائے گا وہ"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں زمین کے نیچے دھمک سی سنائی دی۔

"یہ کیسی آواز ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تہہ خانے میں کچھ ہوا ہے۔ میں ابھی آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور پلٹ کر تیزی سے بھاگتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انتہائی بدحواسی کے عالم میں بھاگتا ہوا آ گیا۔

"غضب ہو گیا باس۔ غضب ہو گیا"...... جوزف نے دور سے چیختے ہوئے کہا تو عمران یکلخت ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے بے چینی سے پوچھا۔

"تہہ خانے کی ایک دیوار ٹوٹی ہوئی ہے اور وہاں سے ممبران اور مہا ناگنی غائب ہو گئے ہیں"...... جوزف نے کہا تو عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں تہہ خانے سے کوئی شیطانی ذریت نکال کر لے گئی ہے باس"...... جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شیطانی ذریت"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"یس باس۔ اسے جوانا نے دیکھا ہے۔ وہ تہہ خانے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے تہہ خانے کی ایک دیوار گرتے دیکھی۔ وہ بوکھلا کر اس دیوار سے دور ہٹ گیا۔ دیوار کے پیچھے ایک بڑی سرنگ نمودار ہو گئی تھی۔ اچانک سرنگ سے ایک انتہائی لحیم شحیم سیاہ فام آدمی باہر آیا۔ جوانا کے کہنے کے مطابق اس کا چہرہ بے حد بھیانک تھا۔ اس کے ساتھ سیاہ لبادے والے دبلے پتلے کئی افراد بھی تھے جن کے سر اور چہرے بھی سیاہ لبادوں میں چھپے ہوئے تھے۔ سرنگ سے نکلتے ہی وہ سب ممبران کی طرف بڑھے اور انہوں نے ایک ایک کر کے ممبران کو اٹھایا اور واپس سرنگ میں چلے گئے۔ مہا ناگنی کو اس لحیم شحیم سیاہ فام نے اٹھایا تھا۔ جوانا نے کہا ہے کہ اس نے آگے بڑھ کر اس سیاہ فام اور سیاہ لباس والے افراد کو روکنا چاہا لیکن اسی لمحے اسے اپنی جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

تھی۔ اس کے پیر جیسے زمین سے چپک گئے تھے اور زبان بند ہو گئی
تھی۔ وہ سب مہا ناگنی اور ممبران کو لے کر سرنگ میں گئے تو سرنگ
کا دہانہ غائب ہو گیا“...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ جوانا کہاں ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”میں یہاں ہوں ماسٹر“...... جوزف کے عقب سے جوانا کی
آواز سنائی دی اور جوانا تیز تیز چلتا ہوا ان کے پاس آ گیا۔ ماسٹر
کلرز کے جوانا کا چہرہ بدلا ہوا تھا اور وہ بے حد حیران اور خوف زدہ
دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑتی ہوئی دکھائی
دے رہی تھیں۔

”یہ جوزف کیا کہہ رہا ہے جوانا۔ کون تھے وہ جو ہمارے
ساتھیوں اور شیطانی ذریت کو لے گئے ہیں“...... عمران نے جوانا
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے ماسٹر۔ وہ شیطان تھے۔ کالے
شیطان، انہوں نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور پھر وہ سب انہیں
لے کر سرنگ میں واپس چلے گئے۔ میں ان کے خلاف کچھ بھی نہیں
کر سکا تھا“...... جوانا نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

”جوانا نے مجھے جس سیاہ فام کا حلیہ بتایا ہے وہ حلیہ کالی دنیا کی
شیطانی ذریت ہاگار کا ہے باس۔ وہ کالے دیوتا کا پجاری ہے۔
بہت بڑا پجاری جو روشن دنیا کے نمائندہ سے بھی ٹکرانے کی ہمت
رکھتا ہے اور ان کے چھپائے ہوئے افراد کو بھی ڈھونڈ نکالنے کا ماہر

ہے“...... جوزف نے کہا۔

”ہاگار۔ ہاں۔ اس کے بارے میں کارکا نے مجھے بتایا تھا۔ مہا
یوگی کے پاس جو پانچ طاقتیں ہیں ان میں سے ایک کا نام ہاگار ہی
ہے“...... عمران نے کہا۔

”شاید مہا یوگی نے مہا ناگنی اور ہمارے ساتھیوں کو یہاں سے
نکالنے کے لئے ہاگار کو بھیجا تھا“...... جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ کیا تم اس بات کا پتہ نہیں لگا سکتے
کہ ہاگار یہاں کیسے آیا تھا اور وہ مہا ناگنی اور ممبران کو کہاں لے
گیا ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ مجھے اس کے لئے ایک خاص عمل کرنا پڑے گا اور
اس عمل میں کافی وقت لگ جائے گا“...... جوزف نے کہا۔

”کتنا وقت“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ عمل اڑتالیس گھنٹوں کا ہے لیکن اگر یہ طویل ہو جائے تو
اسے پورا ہونے میں سات دن بھی لگ سکتے ہیں اور چالیس دن
بھی“...... جوزف نے کہا۔

”اوہ۔ اتنا وقت۔ تب تک تو وہ ممبران کے ساتھ نجانے کیا
سلوک کریں اور انہیں لے کر نجانے کہاں سے کہاں نکل جائیں“۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... جوزف نے کہا۔

”اگر اس کام میں اتنا وقت لگنے کا امکان ہے تو پھر اسے کرنے

کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اب سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانا ہی پڑے گا۔ اب وہی اس سارے مسئلے کا حل مجھے بتا سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ شاہ صاحب اس معاملے میں واقعی آپ کی بہترین رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آپ ان کے پاس فوراً چلے جائیں"۔ جوزف نے کہا۔ بلیک زیرو نے جو میک اپ کر رکھا تھا اس میک اپ میں جوانا پہلے بھی اسے دیکھ چکا تھا اور وہ اسے عمران کے دوست کی حیثیت سے جانتا تھا اس لئے اس نے بلیک زیرو کے وہاں موجود ہونے پر کوئی حیرت ظاہر نہیں کی تھی۔

"میں چلوں آپ کے ساتھ"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ تم جاؤ یہاں سے۔ میں شاہ صاحب سے اکیلا ہی ملنے جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک زیرو وہاں سے نکلا جا رہا تھا۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو چند ہدایات دیں اور پھر وہ بھی تیز تیز چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی ٹو سیٹر کار میں سوار رانا ہاؤس سے نکلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سوچ و بچار اور پریشانی کے تاثرات منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ شیطانی معاملہ ایک تو طول پکڑتا جا رہا تھا اور ساتھ ہی اس میں نئے نئے واقعات شامل ہونا شروع ہو گئے تھے جس نے

عمران کو واقعی بری طرح سے الجھا کر رکھ دیا تھا۔ جوزف نے اس معاملے میں عمران کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کارکا بھی اسے کچھ بتائے بغیر نجانے کہاں چلا گیا تھا۔ اب عمران کے پاس اس معاملے کے حل کے لئے شاہ صاحب ہی رہ گئے تھے جن سے ملنے وہ روانہ ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ شاہ صاحب کے پاس اس معاملے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور موجود ہو گا۔

میجر سنگھ بے حد ہراساں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرنل ملہوترا کی تلاش میں والڈا جنگل آیا تھا۔ اس کے ساتھ بیس جیپیں تھیں جن میں دس دس مسلح افراد سوار تھے۔ جنگل میں پہنچتے ہی وہ سب پھیل گئے تھے اور کرنل ملہوترا کے ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے لگے تھے لیکن انہیں کرنل ملہوترا کا ہیلی کاپٹر کہیں نہ ملا تھا۔

میجر سنگھ نے ہیلی کاپٹر کو ہر جگہ تلاش کر لینے کے بعد ناکام ہونے پر کرنل اجے کو رپورٹ دے دی تھی جس پر کرنل اجے بھی حیران تھا کہ اگر کرنل ملہوترا ہیلی کاپٹر لے کر وہاں نہیں پہنچا تھا تو پھر کہاں گیا۔ اس نے میجر سنگھ کو اپنے ساتھیوں سمیت وسیع دائرے میں اور جدید آلات کے ذریعے ہیلی کاپٹر کی سرچنگ کا حکم دیا تھا۔ جس پر عمل کرتے ہوئے میجر سنگھ نے سرچنگ کا دائرہ بڑھا دیا تھا لیکن وہاں نہ تو اسے کرنل ملہوترا اور اس کے ساتھیوں کا کوئی سراغ

ملا تھا اور نہ ہی ان کے ہیلی کاپٹر کا۔ جس پر میجر سنگھ نے ایک بار پھر کرنل اجے سے رابطہ کیا اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا اور کرنل اجے نے انہیں واپس آنے کا حکم دے دیا۔

میجر سنگھ چونکہ آپریشن مکمل کر چکا تھا اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دے دیا لیکن یہ دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا کہ انہوں نے جیسے ہی واپس جانے کا قصد کیا ان کی جیپوں کے انجن بند ہو گئے۔ لاکھ کوشش کے باوجود ان کی جیپیں اسٹارٹ نہ ہوئیں۔ ان کا سارا دن جیپیں ٹھیک کرنے میں گزر گیا تھا لیکن ایک بھی جیپ ٹھیک نہ ہو سکی تھی چونکہ رات ہو گئی تھی اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ رات یہیں قیام کریں گے اور اگر صبح بھی جیپیں ٹھیک نہ ہوئیں تو وہ کیمپ سے مدد مانگ لیں گے اس لئے انہوں نے اپنی رہائش کے لئے جنگل سے باہر ایک صاف ستھری جگہ پر خیمے لگانے شروع کر دیئے تاکہ رات کے وقت جنگلی جانوروں کے حملوں سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔

میجر سنگھ نے اپنے لئے ایک الگ خیمہ لگوایا تھا اور آرام کرنے کے لئے اندر آ گیا تھا۔ اس نے پیٹرومیکس لیمپ جلا رکھا تھا جس کی ہلکی ہلکی روشنی خیمے کے اندر پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ہوا بھرے بیڈ پر لیٹا آرام کر رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے خیمے سے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا اور حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد آوازیں بند ہو گئیں تو وہ

اسے اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ سیدھا ہو کر لیٹ گیا لیکن ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ اسے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ یکلخت اچھل پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی بھیڑیا غرایا ہو اور وہ بھیڑیا اس کے خیمے کے اندر ہی موجود ہو۔ میجر سنگھ نے خوف بھری نظروں سے پھر چاروں طرف دیکھا لیکن خیمے میں اس کے سوا کوئی نہ تھا۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں۔ کون ہے یہاں"...... میجر سنگھ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بستر سے اٹھا اور پھر جوتے پہن کر خیمہ کھول کر باہر نکل آیا۔ باہر ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھی دائیں بائیں خیموں میں موجود تھے۔ چند مسلح افراد باہر پہرہ دے رہے تھے ان کے ہاتھوں میں طاقتور ٹارچیں بھی تھیں اور وہ انہیں روشن کر کے اردگرد کا جائزہ لے رہے تھے۔ جگہ جگہ لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ بھی جلا دی گئی تا کہ جنگل کے جانور آگ سے دور رہیں۔ اس کے خیمے کے باہر بھی ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ میجر سنگھ نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اس کے سینے پر ایک بیج لگا ہوا تھا جس پر اس کا نام دلیر سنگھ لکھا ہوا تھا۔

"یس سر"...... دلیر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم یہاں کب سے موجود ہو"...... میجر سنگھ نے پوچھا۔

"میں یہاں کافی دیر سے کھڑا ہوں جناب"...... دلیر سنگھ نے جواب دیا۔

"کیا تم نے یہاں کوئی آواز سنی تھی"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"آواز۔ کیسی آواز سر"...... دلیر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی جانور کے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں اور بھیڑیئے کی غراہٹ"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"نو سر۔ میں نے تو ایسی کوئی آوازیں نہیں سنیں"...... دلیر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے خیمے کے اندر سنی ہیں آوازیں نانسنس۔ اردگرد کا جائزہ لو اور دیکھو شاید کوئی جانور جھاڑیوں میں چھپا ہوا ہو"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ میں دیکھ لیتا ہوں"...... دلیر سنگھ نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور میجر سنگھ کے خیمے کے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ وہاں جھاڑیاں تو تھیں لیکن اتنی بڑی نہیں تھیں کہ ان میں کوئی جانور چھپ سکے۔ چند ہی لمحوں میں وہ میجر سنگھ کے پاس آ گیا۔

"نہیں جناب۔ آپ کے خیمے کے اردگرد بھیڑیا تو کیا اس کا بچہ بھی موجود نہیں ہے"...... دلیر سنگھ نے کہا۔

"حیرت ہے پھر مجھے اندر آوازیں کیوں سنائی دے رہی ہیں"۔ میجر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا وہم ہو گا جناب"...... دلیر سنگھ نے کہا تو میجر سنگھ نے اثبات میں سر ہلایا اور خیمے کا پردہ ہٹا کر اندر آ گیا۔ اس نے خیمے کے پردے کو زپ لگایا اور واپس اپنے بستر کی طرف بڑھا تو یہ دیکھ

کر وہ یکلخت اچھل پڑا کہ اس کے بستر پر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص کے جسم پر ایسی ہی وردی تھی جیسی میجر سنگھ نے پہن رکھی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اس شخص کا رنگ روپ اور اس کی شکل بالکل میجر سنگھ جیسی تھی۔ میجر سنگھ کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی قد آدم آئینے میں اپنی شکل دیکھ رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... میجر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی سوال میں تم سے پوچھوں تو"...... بیٹھے ہوئے شخص نے کہا اور اس کی آواز سن کر میجر سنگھ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ آواز بھی بالکل اسی کی تھی۔

"تم تم......" میجر سنگھ نے تیز لہجے میں کہا اس نے فوراً مڑ کر خیمے کا پردہ کھولنا چاہا لیکن اسی لمحے اسے یوں لگا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ وہ خیمے کے پردے کی طرف پلٹ ہی نہ سکا تھا۔ بیٹھا ہوا میجر سنگھ اٹھا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا میجر سنگھ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ہو بہو میجر سنگھ کی کاپی تھا۔ میجر سنگھ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم پتھر کی طرح سخت ہو گیا ہو اور وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہل سکتا تھا۔

"کیوں مجھے دیکھ کر ڈر گئے"...... دوسرے میجر سنگھ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ان میں خون بھرا ہوا ہو۔

"کک کک۔ کون ہو تم"...... میجر سنگھ نے ہکلا کر کہا۔

"میجر سنگھ"...... اس نے مسکرا کر میجر سنگھ کی آواز میں کہا۔

"میجر سنگھ تو میرا نام ہے اور میں......" میجر سنگھ نے کہنا چاہا۔

"یہ تمہارا نام تھا۔ آج سے میں میجر سنگھ ہوں اور تمہاری فورس کا انچارج بھی جسے لے کر تم یہاں آئے تھے"...... اس نے کہا۔

"لل لل۔ لیکن کیوں اور تم ہو کون"...... میجر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کون ہوں یہ مت پوچھو"...... دوسرے میجر سنگھ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی غراہٹ بھری آواز سن کر میجر سنگھ چونک پڑا۔ یہ ویسی ہی غراہٹ تھی جو اس نے پہلے خیمے میں سنی تھی۔

"کیا مطلب۔ کیوں نہ پوچھوں اور تم میرے رنگ روپ اور شکل میں کیسے نظر آ رہے ہو"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میں کوئی بھی روپ دھار سکتا ہوں۔ کسی بھی انسان یا جانور کا روپ بدل سکتا ہوں کیونکہ میں تمہاری طرح انسان نہیں ہوں"۔ دوسرے میجر سنگھ نے کہا۔

"انسان نہیں ہو۔ کیا مطلب"...... میجر سنگھ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں انسان نہیں ہوں۔ ایک طاقت ہوں۔ شیطانی طاقت، بہت بڑی شیطانی طاقت جس کے پاس کسی کا بھی روپ بدلنے کا اختیار ہے۔ میں تمہارے ساتھیوں کی فورس یہاں رکھنا

چاہتا ہوں اور انہیں یہاں رکھنے کے لئے مجھے تمہارا روپ بدلنا پڑا تاکہ یہ سب یہیں رہیں اور مجھے ہی میجر سنگھ سمجھتے رہیں"...... اس نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم میرے ساتھیوں کو یہاں کیوں رکھنا چاہتے ہو"...... میجر سنگھ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کا جسم ساکت تھا لیکن وہ آسانی سے بول اور سن سکتا تھا۔

"یہ میرے آقا کا حکم ہے"۔ اس شیطانی طاقت نے جواب دیا

"آقا۔ کون آقا"...... میجر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان سب باتوں کو چھوڑو۔ اب چونکہ میں تمہاری جگہ لے چکا ہوں اس لئے مجھے یہاں سے تمہیں ہٹانا ہے کیونکہ ایک جگہ دو ہمشکل نہیں رہ سکتے۔ میں تم کو ہلاک نہیں کروں گا بلکہ اپنی طاقتوں سے تمہیں اس جنگل سے دور کسی ایسی ویران جگہ پر پہنچا دوں گا جہاں سے تم کبھی واپس نہ آ سکو گے اور نہ ہی کسی سے رابطہ کر سکو گے"...... شیطانی طاقت نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تم مجھے ویران جگہ پر کیوں بھیجنا چاہتے ہو"...... میجر سنگھ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تاکہ تمہاری جگہ تمہارے ساتھی مجھے ہی میجر سنگھ سمجھیں اور میرے احکامات پر عمل کریں"...... اس نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... میجر سنگھ نے پوچھا۔

"میجر سنگھ"...... اس نے جواب دیا۔

"میں تمہارا اصل نام پوچھ رہا ہوں"...... میجر سنگھ نے کہا۔

"میرا اصل نام جکاڈا ہے لیکن آج سے بلکہ ابھی سے میں میجر سنگھ ہوں اور اب میں اسی نام سے یہاں رہوں گا"...... جکاڈا نے جواب دیا۔

"جکاڈا۔ یہ کیسا نام ہے"...... میجر سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسا بھی ہے۔ یہی میرا نام ہے۔ اب بس میں نے تمہیں بہت وقت دے دیا۔ اب تم جاؤ"...... جکاڈا نے کہا۔ اس نے اچانک میجر سنگھ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو میجر سنگھ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کاندھے پر کوئی بھاری بھرکم چٹان رکھ دی گئی ہو۔ اسے اپنا کاندھا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس نے بولنا چاہا لیکن اس بار اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی زبان بھی تالو سے چپک گئی ہو۔ اس کے دماغ میں چھانے والا اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں اس کے احساسات اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے۔ وہ اچانک جکاڈا کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر جکاڈا نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ خیمے کے پردے کی طرف بڑھا۔ اس نے زپ کھولی اور خیمے سے نکل کر باہر آ گیا۔

"کیا ہوا جناب۔ کیا آپ کو پھر آوازیں سنائی دے رہی

ہیں"...... باہر موجود دلیر سنگھ نے اسے باہر نکلتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔ اب کوئی آوازیں سنائی نہیں دے رہی ہیں مجھے"۔ جکاڈا نے میجر سنگھ کی آواز میں کہا۔

"تو پھر شاید آپ ہوا خوری کے لئے آئے ہیں"...... دلیر سنگھ نے دانت نکال کر کہا تو جکاڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ آگے بڑھ کر وہاں موجود خیموں کو دیکھ رہا تھا۔

"کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتائیں جناب"...... دلیر سنگھ نے کہا۔

"کیپٹن شیکھر کہاں ہے۔ اسے بلا کر لاؤ"...... جکاڈا نے کہا۔

"جو حکم جناب"...... دلیر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ نوجوان نے اسے مخصوص انداز میں سلیوٹ کیا۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا سر"...... کیپٹن شیکھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے کیپٹن شیکھر کہ میری کرنل اجے سے بات ہوئی ہے۔ کرنل اجے کا کہنا ہے کہ ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے جب تک کہ ہمیں کرنل ملہوترا نہیں مل جاتا۔ کرنل اجے کے پاس حتمی اطلاعات ہیں کہ کرنل ملہوترا کا ہیلی کاپٹر اسی علاقے میں کہیں موجود ہے۔ ہم دن کے

وقت اس علاقے کی سرچنگ کیا کریں گے اور رات کو خیموں میں آرام کریں گے"...... جکاڈا نے کہا۔

"لیکن سر ہم نے اردگرد کے سارے علاقے کی سرچنگ کر لی ہے۔ اگر کرنل ملہوترا کا ہیلی کاپٹر یہاں کہیں گرا ہوتا تو اب تم ہماری نظروں میں آ چکا ہوتا"...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

"ہم نے جنگل اور چٹانی علاقوں کا سرچ کیا ہے۔ کرنل اجے نے ہمیں جنوبی پہاڑیوں کی طرف بھی سرچنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر ان دشوار گزار پہاڑیوں یا وہاں موجود کسی کھائی میں گر گیا ہو۔ ہم صبح پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ کھائیوں کا بھی جائزہ لیں گے"...... جکاڈا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... کیپٹن شیکھر نے جواب دیا۔

"کرنل اجے کے حکم کے مطابق ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک ہمیں کرنل ملہوترا یا اس کا تباہ شدہ ہیلی کاپٹر مل نہیں جاتا۔ ایک دو روز میں کرنل اجے خود بھی یہاں آ جائیں گے"...... جکاڈا نے اسی انداز میں کہا۔

"لیس سر لیکن......" کیپٹن شیکھر نے کہا اور کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"۔ جکاڈا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا

"ہم اپنے ساتھ دو روز کا پانی اور کھانے کے بند پیکٹ لائے تھے۔ جو آج ختم ہو گئے ہیں۔ صبح کے لئے نہ تو ہمارے پاس پانی باقی بچا ہے اور نہ کھانا۔ اگر ہمیں یہاں رکنا ہے تو پھر ہمیں کیمپ

سے کھانا اور پانی منگوانا پڑے گا“...... کیپٹن شیکھر نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں نے کرنل اجے سے کہہ دیا ہے۔ صبح تک ہمارے لئے کھانا اور پانی پہنچ جائے گا“...... جکاڈا نے کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے“...... کیپٹن شیکھر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”اب جاؤ اور صبح جب سب جاگ جائیں تو انہیں کرنل اجے کا حکم بتا دینا“...... جکاڈا نے کہا۔

”یس سر“...... کیپٹن شیکھر نے کہا اور اس نے جکاڈا کو سیلوٹ کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واپس اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔

”تمہیں میرے خیمے کا پہرہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ تم بھی جا کر آرام کرو“...... جکاڈا نے دلیر سنگھ کی طرف دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

”یس سر“...... دلیر سنگھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

”ہونہہ۔ اب تم سب میری قید میں ہو۔ میرے ہوتے ہوئے تم یہاں سے واپس نہیں جا سکو گے۔ تم سب کو یہاں میرا غلام بن کر رہنا ہے“...... دلیر سنگھ کے جاتے ہی جکاڈا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے وہاں پھیلے ہوئے خیموں کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور میجر سنگھ کے خیمے میں آ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور مہا ناگنی اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ وہ سب قالین پر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ مہا ناگنی کو دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے تھے۔

”تم سب کو ہوش آ گیا“...... مہا ناگنی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کرخت آواز میں کہا۔

”یس مادام“...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم سب کو یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ تم سب پچھلے تین روز سے گہری نیند سوئے ہوئے تھے اور میں نے تمہارے آرام میں کوئی خلل نہیں پڑنے دیا تھا“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”تین دنوں سے ہم سو رہے تھے۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔ ہمیں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم ابھی چند گھنٹے قبل سوئے ہوں اور اب ہماری آنکھ کھلی ہو“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اور تین روز سوئے رہنے کے باوجود ہمیں بھوک پیاس کا بھی کوئی احساس نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ سب تمہارے ہاتھوں پر بنی ہوئی عظیم بٹوشا کی تصویر کا کمال ہے جس نے تمہیں گہری نیند میں رکھنے کے باوجود تم میں سے کسی پر بھوک پیاس غالب نہیں آنے دی تھی اور نہ ہی تمہیں کوئی نقاہت محسوس ہو رہی ہے"...... مہا ناگنی نے کہا۔ وہ آگے بڑھ کر ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ جولیا اور اس کے ساتھی مہا ناگنی کی جانب انتہائی عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"لیکن مادام ہمیں ہوا کیا تھا۔ ہمیں تو یہ بھی یاد نہیں کہ ہم کہاں تھے اور اچانک ہم گہری نیند کیسے سو گئے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ساری باتیں سوچنا چھوڑ دو۔ تم سب میرے محکوم ہو۔ تمہارے لئے کیا بہتر ہے اور کیا برا اس کا فیصلہ میں کروں گی۔ تمہیں ہر حال میں میرے احکامات کی تعمیل کرنی ہے اور بس"۔ مہا ناگنی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... ان سب نے ایک ساتھ کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم سیاہ فام اندر داخل ہوا۔ اس سیاہ فام کا جثہ کسی بھی طرح جوزف اور جوانا سے کم نہ تھا البتہ اس کا رنگ جوزف اور جوانا سے کہیں زیادہ سیاہ تھا اور اس کی آنکھوں میں سرخی دکھائی

دے رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھی بے حد موٹے اور سرخ رنگ کے تھے جیسے وہ ابھی خون پی کر آیا ہو۔ وہ سب چونک کر اس سیاہ فام کی طرف دیکھنے لگے جو مست ہاتھی کی طرح جھومتا ہوا اندر آیا تھا۔

اسے اندر آتے دیکھ کر مہا ناگنی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"انہیں میرے بارے میں بتا دیا ہے تم نے"...... آنے والے سیاہ فام نے مہا ناگنی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی کرخت تھا اور اس کے منہ سے نکلنے والی آواز بے حد کڑکدار تھی۔

"نہیں۔ ابھی بتاتی ہوں"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"بتا دو انہیں کہ میں کون ہوں اور تمہارے ساتھ انہیں میرے احکامات پر بھی عمل کرنا ہے"...... سیاہ فام نے اسی انداز میں کہا تو مہا ناگنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو۔ اس کا نام ہاگار ہے اور یہ بھی میری طرح شیطانی دنیا کی ایک طاقتور ذریت ہے۔ آقا مہا یوگی کلوگا نے اسے ہماری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے تمہیں اسی طرح اس کی ہر بات کو حکم سمجھ کر ماننا ہو گا جس طرح تم میرے احکامات کی تعمیل کرتے ہو۔ اس کے کسی حکم کی تم خلاف ورزی نہیں کرو گے۔ سمجھے تم سب"۔ مہا ناگنی نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہم سمجھ گئے۔ آپ ہماری مادام ہیں اور یہ بھی ہمارے لئے آپ کی طرح مقدم ہیں اس لئے ہم انہیں باس کہیں گے اور ان کے حکم کی بھی تعمیل کریں گے"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا تو اس کا جواب سن کر ہاگار کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"بہت خوب۔ تمہارا یہ انداز مجھے بہت پسند آیا ہے۔ تم سب نے میرے احکامات پر عمل کیا تو میں تم سب کی طاقتیں بڑھا دوں گا اور تم سب کو شیطان کے دربار کے اعلیٰ ترین اعزازات بھی دوں گا جس سے تمہاری طاقتوں میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہو جائے گا"...... ہاگار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اپنی طاقتوں میں اضافے کے لئے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے باس"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا ہی کرنا۔ میرے حکم کی تعمیل نہ کرنے والے کا انجام انتہائی بھیانک ہوتا ہے"...... ہاگار نے کہا۔

"یس باس۔ ہم آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دیں گے"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب سنو۔ تم سب کو اپنے دو سابقہ ساتھیوں کے خلاف کام کرنا ہے۔ تمہارے ایک ساتھی کا نام تمہیں معلوم ہے۔ اس کے ساتھ ایک سیاہ فام بھی ہے جس کا نام جوزف ہے۔ تم سب جاؤ اور جیسے بھی ممکن ہو ان دونوں کو جا کر ہلاک کر دو۔ جب تک وہ دونوں زندہ ہیں اس وقت تک ہم کارکا تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ ان کے ہلاک ہوتے ہی کارکا کو ہمارے سامنے آنا پڑے گا اور وہ ایک بار ہمارے سامنے آ گیا تو پھر وہ بھاگ نہیں سکے گا اور ہم اسے آسانی سے پکڑ لیں گے"...... ہاگار نے کہا تو اس کی بات سن کر

مہا ناگنی چونک پڑی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ آقا کلوگا نے تو کہا تھا کہ جب تک ہم کارکا کو نہ پکڑ لیں اس وقت تک ہم ان دونوں مہا رشیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔ مہا ناگنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"آقا کی سندر بالک سے دوبارہ بات ہوئی ہے۔ سندر بالک نے آقا کو بتایا ہے کہ جب تک دونوں مہا رشی زندہ ہیں اس وقت تک کارکا کا ہمارے ہاتھ لگنا ناممکن ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان مہا رشیوں کو ہلاک کر دیا جائے تب کارکا آسانی سے ہماری گرفت میں آ سکتا ہے"...... ہاگار نے کہا۔

"تو یہ کام تم اور میں بھی کر سکتے ہیں۔ ہم غیبی حالت میں جا کر ان دونوں کو ہلاک کر دیتے ہیں"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"نہیں۔ سندر بالک کے کہنے کے مطابق ان دونوں کو کوئی شیطانی ذریت ہلاک نہیں کر سکتی۔ ان دونوں کی ہلاکتیں ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہی ممکن ہے۔ یہ سب دونوں مہا رشیوں پر عام انسانوں کی طرح حملے کریں گے اور دونوں مہا رشیوں کو عام انسانوں کی طرح ہلاک کریں گے۔ ان کی ہلاکت کے لئے نہ تو کوئی شیطانی حربہ استعمال کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی ساحرانہ عمل کیا جائے گا۔ اس لئے آقا مہا یوگی نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان سب کو مہا رشیوں کے خلاف کام کرنے پر لگا دیا جائے۔ ان کے دماغ ہمارے قبضے میں ہیں اور یہ اس وقت تک ہمارے قبضے میں رہیں

گے جب تک کہ یہ دونوں مہا رشیوں کو ہلاک نہیں کر دیتے۔ ہمیں ان سے دور رہ کر صرف ان کی نگرانی کرنی ہے۔ ان دونوں مہا رشیوں کو ہلاک کرنے کے لئے انہیں ان کے مخصوص انداز میں پلاننگ اور کارروائی کرنے کی مکمل آزادی ہو گی۔ جب تک یہ دونوں مہا رشیوں کے خلاف روائتی طریقے استعمال نہیں کریں گے اس وقت تک مہا رشیوں کی ہلاکت ناممکن ہے“...... ہاگار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ لیکن مہا رشیوں کو تو معلوم ہے کہ یہ بٹوشا کی تصویروں کی وجہ سے ہمارے تابع ہیں۔ اگر انہوں نے ان پر جوابی حملہ کیا تو“...... مہا ناگنی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”انہیں مہا رشیوں کے حملوں سے خود کو بچانا بھی ہو گا۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو یہ مہا رشیوں کا شکار بھی بن سکتے ہیں لیکن سندر بالک کے کہنے کے مطابق دونوں مہا رشی ان کی قدر کرتے ہیں اور یہ چونکہ پاکیشیا کے ایک اہم ادارے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے مہا رشی حتی الامکان کوشش کریں گے کہ وہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ اس بات کا فائدہ اٹھا کر یہ سب ان دونوں مہا رشیوں پر بھاری پڑ سکتے ہیں اور انہیں ہلاک بھی کر سکتے ہیں“۔ ہاگار نے کہا۔

”ضروری تو نہیں ہے کہ دونوں مہا رشی انہیں سابقہ ساتھی سمجھ کر ان کا لحاظ کریں“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ بہرحال ان کی لڑائی ایک دوسرے کے خلاف ہو گی اور جیت اسی کی ہو گی جو ان میں سے پہل کرے گا اور یہ کام ان سب کو ہی کرنا پڑے گا۔ موقع ملتے ہی انہیں دونوں مہا رشیوں پر ایسے جارحانہ حملے کرنے ہوں گے کہ انہیں جلد سے جلد ہلاک کر دیں اور انہیں ایسا کوئی موقع ہی نہ دیں کہ وہ ان پر جوابی حملے کر سکیں“...... ہاگار نے کہا۔

”کیا یہ سب ایسا کر سکیں گے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”انہیں اپنی جان بچانے کے لئے یہ سب کرنا ہی پڑے گا ورنہ خود ان کی جان خطرے میں پڑ جائے گی“...... ہاگار نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ جولیا اور اس کے ساتھی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے ایک بار بھی ان سے کچھ کہنے یا پوچھنے کی کوشش نہ کی تھی۔

”کیا تم ہاگار کی باتیں سن اور سمجھ رہے ہو“...... مہا ناگنی نے ان سب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں مادام۔ ہم سن بھی رہے ہیں اور سب سمجھ بھی رہے ہیں“...... جولیا نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا تم کو یقین ہے کہ تم اپنے مخصوص انداز میں اور بغیر کسی شیطانی ذریت کا استعمال کئے ان دونوں کو ہلاک کر سکتے ہو“۔ مہا ناگنی نے کہا۔

”ہاں مادام۔ ہم میں اتنی طاقت ہے کہ ہم ان دونوں کا مقابلہ

بھی کر سکتے ہیں اور انہیں ہلاک بھی کر سکتے ہیں"...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں ان کی جوابی کارروائی کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے"۔ مہا ناگنی نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ اگر وہ سیر ہیں تو ہم بھی سوا سیر ہے۔ ہمیں اس بات کا کوئی خوف یا ڈر نہیں ہے کہ وہ ہم پر جوابی حملے کر کے ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ ہم پر حملہ کریں ہم ان پر اس قدر تیز اور خطرناک حملہ کریں گے کہ ان کا ناطقہ بند ہو جائے گا اور وہ ہر حال میں ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ یاد رہے کہ اس معاملے میں ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ جو کچھ بھی کرنا ہے تم سب کو خود ہی کرنا ہو گا۔ اپنے سابقہ دونوں ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے تمہیں اپنے مخصوص انداز میں کام کرنا ہو گا۔ اس میں نہ تمہیں ساحرانہ طاقت استعمال کرنے کی اجازت ہو گی اور نہ ہی ہم دونوں میں سے کوئی تمہیں بچانے کے لئے آگے آئے گا۔ تمہارے ہاتھوں پر عظیم بتوشا کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ یہی تصویریں تمہاری حفاظت کریں گی لیکن ان دونوں سے بچاؤ کے لئے تمام عملی اقدامات تمہیں خود کرنے پڑیں گے"...... ہاگار نے کہا۔

"یہ بات ہمیں مادام مہا ناگنی نے پہلے ہی سمجھا دی ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اور مہا ناگنی اس منظر سے مکمل طور پر غائب رہیں گے۔ اپنی ٹیم کو اب تم لیڈ کرو گی البتہ ہم دونوں غیبی حالت میں تمہارے ساتھ رہیں گے اور ہمیں جہاں بھی اس بات کا خطرہ ہوا کہ وہ دونوں تم سب پر حاوی ہو رہے ہیں تب ہم تمہاری مدد کریں گے"...... ہاگار نے کہا۔

"تب تو ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اور زیادہ طاقت سے ان پر حملے کریں گے اور ہر حال میں ان کا خاتمہ کر کے رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم غیبی حالت میں اس تاک میں رہیں گے کہ تمہارے سابقہ دونوں ساتھیوں کی مدد کے لئے کارکا کب آتا ہے۔ جیسے ہی وہ ہمیں نظر آیا ہم اسے پکڑنے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ بھی تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے"...... مہا ناگنی نے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا ہم ان دونوں کو ہلاک کرنے کے لئے کوئی بھی طریقہ آزما سکتے ہیں یا انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہمیں کسی خاص طریقے پر عمل کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر تم نے کسی خاص طریقے پر عمل کیا تو تم میں سے کوئی بھی انہیں ہلاک نہیں کر سکے گا۔ تم ان پر عام انداز میں وار

کرو گے اس کے لئے تم اپنا روائتی اسلحہ بھی استعمال کر سکتے ہو اور اپنے ہاتھ پاؤں بھی"...... ہاگار نے کہا۔

"اگر ان دونوں نے بھی ہم پر اسلحے سے حملہ کیا تو"۔ چوہان نے پوچھا۔

"اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں شاید پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ تمہاری حفاظت کے لئے تمہارے ہاتھوں پر بنی ہوئی مقدس بٹوشا کی تصویریں ہی کافی ہیں۔ جب تک یہ تصویریں تمہارے ہاتھوں پر ہیں اس وقت تک نہ تم پر آتشیں اسلحہ اثر کرے گا اور نہ ہی آگ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر تم پر تیر اور تلواریں بھی چلائی گئیں تو وہ بھی تم پر اثر انداز نہیں ہو سکیں گی"۔ مہا ناگنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں صرف ایک چیز نقصان پہنچا سکتی ہے جس سے تمہیں ہر حال میں بچنا ہو گا۔ اگر تمہارے سابقہ ساتھیوں نے تمہیں زیر کرنے کے لئے اس چیز کا استعمال کیا تو وہ تمہارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے"...... ہاگار نے کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"اوہ۔ وہ کیا چیز ہے جو ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"پانی"...... ہاگار نے جواب دیا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"پانی۔ کیا مطلب۔ پانی ہمارے لئے کیسے خطرناک ہو سکتا

ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقدس بٹوشا آگ کی پیداوار ہے اور تمہارے ہاتھوں پر جو تصویریں کندہ کی گئی ہیں وہ بھی آگ سے ہی کندہ ہوئی ہیں۔ یہ تصویریں لوہا آگ میں گرم کر کے تمہارے ہاتھوں پر بنائی گئی ہیں جس سے تم سب بھی آگ کے پجاری بن چکے ہو۔ آگ پانی سے بجھتی ہے اس لئے تمہیں ہر قیمت پر پانی سے بچنا ہو گا۔ پانی کا ایک چھینٹا بھی تم سب کے لئے عذاب ہو گا۔ اگر کسی نے تم پر پانی چھڑکا تو تمہیں ایسا محسوس ہو گا جیسے تم پر کوڑے برسائے جا رہے ہوں۔ جب تک تمہارے جسموں پر سے پانی خشک نہیں ہو جائے گا اس وقت تک تم سب خوفناک عذاب میں مبتلا رہو گے"...... ہاگار نے کہا اور اس کی باتیں سن کر وہ سب خوفزدہ ہو گئے۔

"اوہ۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ہم جس طرح دوسری چیزوں سے بچ سکتے ہیں اسی طرح ہم پانی سے بھی محفوظ رہ سکیں"۔ جولیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ پانی سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"اگر ہم ایسے لباس پہن لیں جو واٹر پروف ہو تو پانی بھلا ہمارے جسموں کو کیسے چھو سکتا ہے۔ ہم چہرے پر بھی ماسک پہن لیں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ تم جو مرضی لباس پہن لو۔ پانی کا ایک قطرہ تمہارے

لباسوں پر بھی گرا تو اس کا اثر تمہارے جسموں پر ہی ہو گا۔ پانی کے عذاب سے بچنے کے لئے تمہارے پاس یہی طریقہ ہے کہ اس سے جس قدر دور رہ سکتے ہو رہو اور بس"...... ہاگار نے کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا پانی کا تم دونوں پر بھی اثر ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہمارا دشمن بھی پانی ہی ہے۔ ہم بھی پانی سے دور رہتے ہیں"...... ہاگار نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہم پانی سے دور رہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہمارے دشمنوں نے اگر ہم پر پانی سے حملہ کیا تو"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس سے بچنا تمہاری اپنی حکمت عملی پر منحصر ہو گا"...... مہا ناگنی نے جواب دیا۔

"اگر پانی ہمارا دشمن ہے تو پھر موسم کی خرابی بھی ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"موسم کی خرابی۔ کیا مطلب"...... ہاگار اور مہا ناگنی نے ایک ساتھ چونک کر کہا۔

"اگر اچانک بارش شروع ہو گئی تب ہم کیا کریں گے۔ تیز بارش ہمارے جسموں پر پڑے گی تو کیا وہ ہمارے لئے نقصان کا

باعث نہیں ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے اپنی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا تو مہا ناگنی اور ہاگار ایک ساتھ ہنس پڑے۔

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ کیپٹن شکیل ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے۔ بارش سے ہمارے لباس اور جسم بھیگ جائیں گے تو کیا ہمیں تب بھی دردناک عذاب سے گزرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ شیطانوں پر اور شیطان کے پجاریوں پر عام پانی اثر انداز نہیں ہوتا۔ ہم پر صرف وہ پانی اثر کرتا ہے جو انسانی ہاتھ کو چھو کر نکلا ہو یا کوئی انسان اپنے ہاتھوں سے ہم پر پانی ڈالے اور وہ انسان بھی نیک اور باکردار ہو۔ ورنہ بارش کی صورت میں یا تم دریاؤں یا سمندر میں بھی اتر جاؤ تو اس پانی کا تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا"...... ہاگار نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ اگر ہمارے دشمن اپنے ہاتھوں میں پانی لے کر ہم پر پھینکیں گے تو وہی ہمارے لئے خطرناک ہو گا ورنہ نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے دشمن اگر اپنے ہاتھوں میں پانی لیں یا کسی چیز میں پانی ڈال کر تم پر اچھالیں گے تو صرف وہ پانی تمہارے لئے عذاب کا باعث ہو گا"...... مہا ناگنی نے جواب دیا۔

"اور اگر اس پانی پر کسی روشنی کی طاقتوں کے نمائندوں نے دم کر دیا تو دم کیا ہوا وہ پانی تمہارے لئے اور بھی عذاب ناک ہو گا۔

اگر عام پانی کے ایک قطرے سے تمہیں ایک کوڑے کی ضرب محسوس ہو گی تو دم کئے ہوئے پانی سے تمہیں لگنے والی ضربات کہیں زیادہ ہوں گی اور اس کی تکلیف بھی زیادہ ہو گی“...... ہاگار نے کہا۔

”ہونہہ۔ ہم اپنے دشمنوں کو ایسا کوئی موقع ہی نہیں دیں گے کہ وہ ہم پر پانی کا ایک قطرہ بھی ڈال سکیں۔ اس سے پہلے ہی ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے“...... تنویر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی میں تم سب کی بھلائی بھی ہے“...... ہاگار نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم سمجھ گئے۔ ہم اپنے دشمنوں پر انتہائی تیز رفتاری سے اور مسلسل حملے کریں گے تاکہ انہیں ہم پر پانی سے حملہ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو پہلے ہی حملے میں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے“۔ جولیا نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور اپنے ان دو سابقہ ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے جو کر سکتے ہو کرو۔ تب تک ہم کارکا کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہم سے ڈر کر کہاں چھپا ہوا ہے“...... ہاگار نے کہا۔

”مجھے ایک ضروری بات پوچھنی ہے“...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو ہاگار اور مہا ناگنی کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

”کیا بات پوچھنی ہے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”ہمارے ایک دشمن کا نام جوزف ہے۔ ہم دوسرے دشمن کا نام

بھی جانتے ہیں۔ اس کا نام ہمارے ذہنوں میں موجود ہے لیکن ہم جیسے ہی اس کا نام اپنی زبان پر لانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہماری زبانیں بند ہو جاتی ہیں اور ہمیں ایسی جلن محسوس ہوتی ہے جیسے اچانک ہمارے جسموں میں آگ بھڑک اٹھی ہو۔ اس نے ہم سے متعدد بار کہا تھا کہ اگر ہم اپنی زبان سے اس کا نام لیں تو وہ کارکا کو ہمارے حوالے کر دے گا لیکن ہم کوشش کے باوجود اس کا نام اپنی زبان پر نہ لا سکے۔ کیوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ اس کا نام تم اپنی زبان پر نہیں لا سکتے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”لیکن کیوں“...... جولیا نے کہا۔

”اس کا نام ان کی مقدس کلام کی کتاب سے لیا گیا ہے اس لئے اور چونکہ ہم شیطانی قوتیں ہیں اس لئے ہم اس کا نام اپنی زبان پر نہیں لا سکتے“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”لیکن ہم تو شیطانی ذریتیں نہیں ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”تمہارے بازوؤں پر مقدس بٹوشا کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اس لئے تم بھی اب شیطانی ذریتوں میں شمار ہوتے ہو۔ اس لئے تم پر بھی وہی قانون لاگو ہیں جو ہم پر ہیں“...... مہا ناگنی نے کہا۔

”نہیں۔ ان پر وہ قانون لاگو نہیں ہیں“...... ہاگار نے کہا تو مہا ناگنی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیا مطلب“...... مہا ناگنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اصل شیطانی ذریتیں ہیں جبکہ یہ انسان ہیں اور چونکہ ہم نے انہیں اپنے تابع کر رکھا ہے اس لئے ان پر وہ قانون لاگو نہیں ہو سکتے جو ہم پر لاگو ہوتے ہیں"...... ہاگار نے کہا۔

"تو کیا یہ ان کی مقدس ہستیوں کے نام لے سکتے ہیں"...... مہا ناگنی نے کہا۔

"ان کی مقدس ہستیوں کا نام لینا ان کے لئے مشکل ہوگا لیکن چونکہ یہ اپنے دشمن کے ساتھ رہ چکے ہیں اور وہ بھی ان جیسا انسان ہی ہے اس لئے اگر یہ چاہیں تو اس کا نام لے کر اسے پکار سکتے ہیں"۔ ہاگار نے کہا۔

"لیکن یہ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ جیسے ہی اپنے ساتھی کا نام اپنی زبان پر لانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں اور انہیں اپنے جسم جلتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں"۔مہا ناگنی نے کہا

"یہ اپنے ساتھی کا پورا نام لینا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھی کے نام کے دو حصے ہیں۔ پہلا نام ایک روشن ہستی کا ہے اس لئے ان کی زبانیں چپک جاتی ہیں اور انہیں اپنے جسموں میں آگ لگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اگر یہ اپنے ساتھی کے نام کا دوسرا حصہ زبان پر لائیں گے تو انہیں کچھ نہیں ہوگا"...... ہاگار نے کہا تو مہا ناگنی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم عمران کا نام لے سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو نہ صرف مہا ناگنی بلکہ جولیا کے ساتھی بھی چونک پڑے

کیونکہ عمران کا نام جولیا نے آسانی سے لے لیا تھا۔ نہ اس کی زبان چپکی تھی اور نہ ہی اسے جسم میں آگ لگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"ہاں۔ دیکھا تم نے یہ نام لیا تو تمہیں کوئی دقت نہیں ہوئی ہے"...... ہاگار نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مس جولیا کیا عمران کا نام لیتے ہوئے آپ کو واقعی کچھ کوئی تکلیف نہیں ہوئی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ خود بھی چونک پڑا کیونکہ اس نے بھی عمران کا نام آسانی سے لے لیا تھا۔

"بس اس کا پورا نام اپنی زبان پر نہ لانا"...... ہاگار نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرے خیال میں اب ہمیں چل کر اپنا کام شروع کر دینا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم جاؤ سب"...... ہاگار نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"اگر تمہیں کہیں ہماری مدد کی ضرورت پیش آئے تو تم میرا یا ہاگار کا تین بار اونچی آواز میں نام لینا۔ ہم دونوں جہاں بھی ہوں گے فوراً تمہاری مدد کے لئے پہنچ جائیں گے"...... مہا ناگنی نے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران نے عصر کی نماز ختم کر کے سلام پھیرا اور پھر اس نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ نہایت انکساری اور انتہائی خشوع و خضوع سے اپنے ملک، اپنے ساتھیوں کی بقاء اور شیطانی ذریتوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے دعا مانگتے ہوئے اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو امنڈ آئے تھے۔ اس نے دعا مانگتے ہوئے بے اختیار اپنا سر سجدے میں رکھا اور پھر وہ دل کی گہرائیوں سے توبہ استغفار کرتا ہوا اپنے کردہ ناکردہ گناہوں کی معافیاں مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنی اور اپنے ساتھیوں سمیت پوری اُمتِ مسلمہ کے لئے دعائیں مانگنے لگا۔

وہ کافی دیر اسی طرح سجدے میں پڑا روتا، گڑگڑاتا اور آنسو بہاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی خیر و عافیت اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود اور حفاظت کے لئے دعائیں مانگتا رہا پھر اس نے جب سر سجدے سے اٹھایا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو رہا تھا۔ اس نے

ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کے آخری کلمات ادا کئے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر کر جیسے ہی دائیں طرف دیکھا بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے قریب سید چراغ شاہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاۃ"...... اسے دعا ختم کرتے دیکھ کر سید چراغ شاہ نے اسے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم والسلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ۔ آج آپ نے پھر سلام کرنے میں پہل کر دی"...... عمران نے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرنا ہی افضل ہے"...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں اس کوشش میں ہر بار پیچھے رہ جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پھر موقع ملے گا تو تم پہل کر لینا"...... سید چراغ شاہ صاحب نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوشش ضرور کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"کوشش ہی امید کی پہلی کڑی ہوتی ہے۔ کوشش کی جائے تو ہر کام میں آسانی کی امید ضرور پیدا ہو جاتی ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"آپ کب آئے۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا"...... عمران نے کہا۔

"جب تم باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے آئے تھے تو میں نے تمہیں اسی وقت دیکھ لیا تھا۔ نماز ختم کرنے کے بعد تم جس طرح رو اور گڑگڑا کر اللہ کے حضور دعا مانگ رہے تھے میں اس وقت یہاں آ گیا تھا۔ تمہاری یہ انکساری اور خشوع وخضوع سے بھرا انداز مجھے بہت اچھا لگا تھا۔ تم چونکہ خشوع وخضوع سے دعا مانگتے ہوئے اللہ کے قریب ہو چکے تھے اس لئے میں ایک حقیر سا انسان بھلا کیسے رخنہ اندازی کر سکتا تھا"...... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تب تو آپ کو یقیناً اس بات کا بھی علم ہو گا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں"...... شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"وہی جو تمہارے دل میں ہے اور جس کے لئے تمہارا دل تمہیں راغب کر رہا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"میں اپنے ساتھیوں کو شیطانی چکروں سے آزادی دلانا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ شیطان جو پوری دنیا کو اپنے قبضے میں کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے میں اسے جا کر نیست و نابود کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہی کرو جو تمہارے دل میں ہے۔ تم اپنی ہمت اور کوششوں سے اپنے ساتھیوں کو بھی شیطانی چنگل سے رہائی دلا سکتے ہو اور اس شیطان صفت انسان کو بھی نیست و نابود کر سکتے ہو جو دنیا پر شیطانی راج قائم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"کیا یہ درست ہے کہ میرے ساتھیوں کو شیطانی چکر سے اسی صورت میں رہائی مل سکتی ہے کہ میں جا کر اس شیطان یوگی کو ہلاک کر دوں"...... عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے۔ اس کے سوا تمہارے پاس دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے کہ تم اپنے ساتھیوں کو شیطان کی قید سے آزاد کرا سکو۔ یہ سارا چکر شیطان یوگی کا ہی چلایا ہوا ہے اس لئے اس کی ہلاکت ضروری ہے۔ اس کے ہلاک ہونے کے بعد ہی تمہارے ساتھی شیطانی تسلط سے آزاد ہوں گے ورنہ وہ تمہارے دشمن ہی بنے رہیں گے"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"دشمن"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شیطانی طاقتوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے وہ تمہارے دشمن بن چکے ہیں اور شیطانی ذریتیں چاہتی ہیں کہ تمہیں اور جوزف کو ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتھیوں کو ہی آگے کیا جائے تاکہ اگر کوئی نقصان ہو تو تمہارا یا تمہارے ساتھیوں کا ہی ہو"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کارکا نے جو کہا تھا وہ غلط نہیں ہے"۔ عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ ایک نیک اور شریف جن ہے۔ اس نے جو بھی کہا ہے وہ سچ ہے اور اس نے تمہارے ساتھ مل کر جس کاوش کا قصد کیا ہے وہ بھی درست ہے۔ اس کی بھی اس وقت تک اس دنیا سے واپسی ممکن نہیں ہے جب تک شیطان یوگی ہلاک نہیں کر دیا جاتا"۔ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں اپنے ساتھیوں کا کیا کروں۔ اس معاملے میں وہ میرے سامنے آ گئے تو میں کیا کروں گا۔ وہ مجھے اور جوزف کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھ پر اور جوزف پر حملے کئے تو اپنا دفاع کرتے ہوئے انہیں میرے ہاتھوں کوئی نقصان تو نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو شاہ صاحب مسکرا دیئے۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی دشمنوں کے روپ میں اگر تمہارے سامنے آ گئے تو تم انہیں نقصان پہنچائے بغیر اپنا دفاع کیسے کرو گے"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ میں بھلا انہیں کیسے نقصان پہنچا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں انہیں نقصان پہنچانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ وہ جان بوجھ کر یہ سب نہیں کر رہے۔ ان پر شیطان حاوی ہے اور شیطان ہی انہیں تمہارے اور جوزف کے خلاف بھڑکا رہا ہے۔ اس

لئے وہ بے گناہ ہیں جن کی ہلاکت کی تمہیں اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہلاکت تو کیا میں تمہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دوں گا کہ انہیں تمہارے یا جوزف کے ہاتھوں معمولی سا بھی گزند پہنچے۔ لیکن......" شاہ صاحب نے کہا اور پھر کہتے کہتے رک گئے۔

"لیکن۔ لیکن کیا"...... عمران نے بے صبری سے پوچھا۔

"ان پر شیطان حاوی ہے اور انہیں شیطان کے چنگل سے چھڑانے کے لئے تمہیں ان کے خلاف کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا ورنہ وہ کسی بھی صورت میں اس عذاب سے نہیں نکل سکیں گے اور آنے والا وقت ان کے خلاف ہوتا چلا جائے گا۔ وہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اگر کوئی غلط کام کریں گے اس کا انہیں خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا"...... شاہ صاحب نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"خمیازہ۔ کیسا خمیازہ"...... عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"جو برائی کرتا ہے اسے برائی کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ ابھی تک تو تمہارے ساتھیوں نے ایسا کوئی شیطانی عمل نہیں کیا ہے جس کی پکڑ کی جا سکے لیکن وہ جس طرح شیطانوں کے پیروکار بنے ہوئے ہیں اگر انہوں نے شیطانوں کی ایماء پر کوئی ناقابل معافی گناہ کر دیا تو اس کی سزا تو بہرحال انہیں بھگتنا ہی پڑے گی"...... شاہ صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے خیال میں کیا میرے ساتھی کوئی برائی کر سکتے

ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''انسان خطا کا پتلا ہے اور اس سے کسی بھی وقت کوئی خطا سرزد ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب اس پر شیطان حاوی ہو اور ظاہر ہے جس انسان پر شیطان حاوی ہو وہ برائی کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہے''...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

''اگر میرے ساتھیوں نے کوئی گناہ کیا یا ان سے ایسی کوئی کوتاہی ہو گئی جو ناقابلِ معافی ہو تو انہیں اس کی کیا سزا ملے گی''۔ عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''سزا کا اطلاق جرم کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھی شیطان کے نمائندے بن چکے ہیں وہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر جیسا جرم کریں گے اس کی انہیں اسی حساب سے سزا ملے گی''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''اس سے انہیں کیسے بچایا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بدستور تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

''انہیں شیطانی چنگل سے نکال کر''...... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اور انہیں شیطانی چنگل سے نکالنے کا یہی طریقہ ہے کہ میں جا کر شیطان یوگی کو ہلاک کر دوں۔ آپ یہی کہنا چاہتے ہیں نا''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس شیطان یوگی کی ہلاکت بے حد ضروری ہے۔ اس

کی وجہ یہ ہے کہ کارکا اگر آج بچ کر واپس اپنی جناتی دنیا میں چلا بھی جائے تو شیطان یوگی سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنی شیطانی ذریتوں کی مدد سے جناتی دنیا میں ہی چلا جائے اور وہاں جا کر کارکا کو پکڑ لائے۔ یہ خطرہ آج بھی ہے اور آنے والے وقتوں میں بھی اسی طرح قائم رہے گا جب تک کارکا ہلاک نہیں ہو جاتا یا پھر یوگی کو ہلاک نہیں کر دیا جاتا''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''اگر کارکا ہلاک ہو جائے تو کیا یوگی اس کی جگہ کسی اور جن کو تسخیر کر کے یہ کام نہیں کر سکتا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ جو صلاحیتیں کارکا کے پاس ہیں وہ اس وقت کسی اور جن کے پاس نہیں ہیں۔ کارکا کو قدرتی طور پر ایسی صلاحیتیں ملی ہوئی ہیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ساری دنیا کے انسانوں کے دماغوں پر قبضہ کر سکتا ہے اور تمام انسانوں کو شیطان یوگی کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایسا جن صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ کارکا کے بعد یوگی کو ساری دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے نجانے کب تک انتظار کرنا پڑے۔ یہ وقت ہزاروں سال پر بھی محیط ہو سکتا ہے''...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ اسی لئے مہا یوگی، کارکا کے پیچھے پڑا ہوا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اب دو ہی صورتیں ہیں کہ یا تو تم مہا یوگی کو جا کر

ہلاک کر دو تاکہ اس کا شیطانی منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکے اور
اس کے خاتمے کے ساتھ ہی اس کی شیطانی ذریتیں بھی فنا ہو
جائیں یا پھر تم کارکا کو ہلاک کر دو تب شیطان یوگی اپنے مقصد میں
کامیاب نہیں ہو سکے گا“...... شاہ صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیا میں کارکا کو ہلاک کر سکتا ہوں“...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تم اس کی دونوں آنکھوں میں ایک ساتھ لکڑی کی نوکیلی
سلاخیں بنا کر گھسا دو تو وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے گا لیکن یہ یاد
رکھنا کہ وہ ایک نیک اور شریف جن ہے جس طرح تم ایک عام اور
بے گناہ آدمی کو ہلاک نہیں کر سکتے اسی طرح کارکا کو بھی ہلاک
کرنے کا تمہیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ تمہارے ہاتھوں ہونے والی
اس کی ہلاکت ناحق ہو گی اور کسی کو ناحق ہلاک کرنے جیسا بڑا جرم
اللہ کو کسی صورت پسند نہیں ہے اور نہ ہی اس کی بخشش ہوتی ہے“۔
شاہ صاحب نے کہا۔

”آپ نے ہی کہا تھا کہ اگر میں کارکا کو ہلاک کر دوں تو مہا
یوگی کا فتنہ ختم ہو جائے گا اور اب آپ ہی مجھے نیا فتویٰ دے رہے
ہیں“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ بات میں نے تمہیں سمجھانے کے لئے کی تھی کہ اگر تم
شیطان یوگی کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے اور راستے میں آنے والی
مشکلات سے منہ موڑنا چاہتے ہو تو کارکا کو ہلاک کر دو اس سے

شیطان یوگی کا فتنہ تو ختم ہو جائے گا لیکن کارکا کو ناحق ہلاک کرنے
کا جو تم نے جرم کیا ہو گا اس کا تمہیں یقینی خمیازہ بھگتنا ہو گا اور تم
اپنے ساتھیوں کو بھی اس شیطان یوگی کے چنگل سے کبھی آزاد نہ کرا
سکو گے“...... سید چراغ شاہ نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”آپ کی ان سب باتوں کا محور یہی ہے کہ میں شیطان یوگی کی
ہلاکت کے لئے اقدامات کروں۔ جب تک یوگی ہلاک نہیں ہو جاتا
اس وقت تک نہ صرف میرے ساتھیوں بلکہ کارکا اور پوری دنیا پر
خطرے کی تلوار لٹکتی رہے گی“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

”صرف خطرے کی نہیں اس کی زندگی تک سب کے سروں پر
موت کی تلوار لٹکتی رہے گی“...... شاہ صاحب نے تصحیح کرتے ہوئے
کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرے سارے ساتھی تو شیطانی طاقت کے زیر اثر ہیں۔ پھر
میں شیطان یوگی کو ہلاک کرنے کے لئے کسے ساتھ لے جاؤں گا۔
کیا صرف میں اور جوزف وہاں جا کر اس کے خلاف کام کر سکتے
ہیں یا ہمیں مزید ساتھیوں کو بھی اپنے ساتھ لے جانا پڑے گا“۔
عمران نے پوچھا۔

”تمہارے مقابلے پر دو بڑی قوتیں ہیں۔ ایک قوت شیطان
یوگی کی اور دوسری کافرستانی فورس کی ان کے علاوہ تمہارے راستے

میں روڑے اٹکانے کے لئے تمہارے ساتھیوں کو بھی آگے لایا
جائے گا۔ اب تم خود فیصلہ کرلو کہ تم دونوں ان کا مقابلہ کر سکتے ہو
یا پھر اپنے ساتھ مزید ساتھی لے جانا چاہتے ہو‘‘۔ شاہ صاحب نے
کہا۔

’’کافرستانی فورس۔ میں سمجھا نہیں۔ اس معاملے میں کافرستانی
فورس کا کیا کام‘‘...... عمران نے چونک کر کہا تو شاہ صاحب اسے
فاسٹ ایجنسی کے بارے میں تفصیل بتانے لگے کہ اس ایجنسی کی
فورس کس طرح والڈا کے جنگل میں کرنل ملہوترا کی تلاش میں گئی تھی
اور کس طرح اس فورس کے انچارج میجر سنگھ کی جگہ مہا یوگی کی
شیطانی ذریت جکاڈا نے لے لی تھی اور اب وہ ان جنگلوں میں رہ
کر اس علاقے کی حفاظت کر رہے ہیں جہاں کسی پہاڑی میں مہا
یوگی چھپا ہوا ہے‘‘...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔

’’تو مہا یوگی نے وہ فورس ہمارے استقبال کے لئے وہاں
تعینات کی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ظاہر ہے۔ اس کے سوا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے‘‘...... شاہ
صاحب نے کہا۔

’’تب پھر میں اپنے ساتھ مزید ساتھیوں کو لے جاؤں گا تاکہ
ہم سب مل کر تینوں محاذوں پر مقابلہ کر سکیں‘‘...... عمران نے جواب
دیا۔

’’یہی مناسب رہے گا‘‘...... شاہ صاحب نے کہا۔

’’اس کے علاوہ میری رہنمائی کے لئے مزید کوئی ہدایات ہوں تو
بتا دیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ اپنے ساتھیوں اور دشمن فورس سے کیسے بچنا ہے اور ان
کا کیسے مقابلہ کرنا ہے یہ تم خود بہتر سوچ سکتے ہو۔ رہی بات شیطانی
ذریتوں کی تو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تمہارے ساتھ جوزف اور
کارکا ہیں۔ تم باوضو رہنا اور جس قدر ممکن ہو سکے معوذتین کا ورد
کرتے رہنا۔ اس ورد کی بدولت شیطانی ذریتیں تمہارے قریب
آنے کی کوشش نہیں کریں گی اور نہ تمہیں نقصان پہنچا سکیں گی‘‘۔
شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’میں آپ سے کارکا کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ
نجانے کہاں چلا گیا ہے۔ کیا آپ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا
سکتے ہیں‘‘...... چند لمحے توقف کے بعد عمران نے سید چراغ شاہ
صاحب سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’وہ یہیں ہے ہمارے ساتھ‘‘...... شاہ صاحب نے قدرے
مسکرا کر جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

’’ہمارے ساتھ‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو
اسی لمحے ان کے قریب کارکا نمودار ہو گیا۔ وہ ان کے قریب ہی
بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسی انسانی روپ
میں تھا جس میں وہ عمران کے سامنے آیا تھا البتہ اس نے اب سفید

رنگ کا لباس پہن رکھا تھا جو بے داغ اور چمکدار تھا اور اس پر بے حد جچ رہا تھا۔

"اب تم دونوں میری بات دھیان سے سنو"۔ شاہ صاحب نے کہا تو وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"فرمایئے شاہ صاحب"...... عمران نے سعادت مندی سے کہا۔

"تمہارے ساتھی تمہاری تلاش میں ہیں۔ انہیں شیطانی ذریتوں کی طرف سے احکامات مل چکے ہیں کہ وہ تمہیں اور جوزف کو ہلاک کر دیں۔ انہوں نے تم دونوں کے خلاف پلاننگ کر لی ہے تاکہ وہ جلد سے جلد تم دونوں کا خاتمہ کر سکیں"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

"اس بات کا پتہ کارکا لگا سکتا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"کیا ان کے ساتھ مہا ناگنی بھی ہے"...... کارکا نے پوچھا۔

"نہ صرف وہ بلکہ ایک اور بڑی طاقت بھی اس کے ساتھ مل گئی ہے اور وہ بھی عمران کے ساتھیوں پر مسلط ہے۔ وہ بظاہر ان کے ساتھ نظر نہیں آئیں گے لیکن پوشیدہ رہ کر وہ اس بات کا انتظار کریں گے کہ تم کب ان کی مدد کو آؤ اور وہ تمہیں پکڑ سکیں"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"دوسری طاقت کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاگار۔ مجھے یقین ہے کہ مہا یوگی کلوگا نے مہا ناگنی کی مدد کے

لئے ہاگار کو ہی بھیجا ہو گا"...... کارکا نے کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے"...... شاہ صاحب نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"تب تو کارکا کا باہر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر انہوں نے اسے پکڑ لیا تو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب تک کارکا تمہارے ساتھ ہے اور تم اس کے ساتھ ہو وہ شیطانی ذریتیں اسے پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی لیکن جیسے ہی تم دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گے وہ اس پر حاوی ہو جائیں گی۔ اس لئے میری تم دونوں کو نصیحت ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہنا تاکہ شیطانی ذریتوں کو تم پر حملہ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"کیا کارکا کو غیبی حالت میں میرے ساتھ رہنا ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ضروری نہیں ہے۔ یہ جس روپ میں ہے اس روپ میں بھی تمہارے ساتھ رہ سکتا ہے"...... شاہ صاحب نے کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ میں ہر وقت عمران صاحب کے ساتھ ہی رہوں گا"...... کارکا نے فوراً کہا۔

"کیا آپ مجھے کوئی ایسا طریقہ بتا سکتے ہیں کہ میرے ساتھی مجھ پر اور کارکا پر حملہ نہ کر سکیں اور اگر وہ چھپ کر ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کریں تو ہم ان سے اپنا بچاؤ کر سکیں"...... عمران نے چند

لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''کارکا تو ایسا نہیں کر سکتا لیکن تم ایک کام کر سکتے ہو''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''کون سا کام شاہ صاحب''...... عمران نے پوچھا۔

''انہیں خود سے دور رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ جیسے ہی تمہارے نزدیک آئیں تم ان پر پانی ڈال دو چاہے پانی کا ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''پانی کا قطرہ۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے ہاتھوں پر جس شیطان کی تصویریں بنائی گئی ہیں وہ آگ کی پیداوار ہے اور ان کے ہاتھوں پر لوہا گرم کر کے تصویریں بنائی گئی ہے جس سے ان کے جسموں میں آگ کی سی طاقت آ چکی ہے۔ ان پر دنیا کا کوئی اسلحہ اثر نہیں کر سکتا البتہ پانی ان پر اثر کر سکتا ہے۔ اگر ان پر پانی کا ایک قطرہ بھی ڈال دیا جائے تو وہ تمہارے سامنے سے فوراً بھاگ جانے پر مجبور ہو جائیں گے''۔ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ پانی کے ایک قطرے سے وہ بھاگ کھڑے ہوں گے۔ کیا پانی سے انہیں تکلیف ہو گی''۔ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''ہاں۔ پانی کا قطرہ ان کے جسم پر پڑے گا تو انہیں اس سے

چمڑے کے مضبوط کوڑے کی ضرب جیسا درد محسوس ہو گا اور وہ چیختے چلاتے ہوئے بھاگ جائیں گے''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''اوہ۔ اگر پانی کا قطرہ ان کے اذیت کا سبب بن سکتا ہے تو میں بھلا اپنے ساتھیوں کو اذیت میں کیسے مبتلا کر سکتا ہوں''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یہ بہت ضروری ہے عمران بیٹے۔ ان کے ہاتھوں پر بنی ہوئی شیطانی تصویروں کی طاقت کم کرنے کے لئے تمہیں انہیں اتنی اذیت تو دینی ہی ہو گی۔ تم ان پر جتنا زیادہ پانی ڈالو گے ان کی طاقتیں اتنی ہی کم ہوتی چلی جائیں گی اور ان کی کمزوری دور کرنے اور توانائی بحال کرنے کے لئے شیطانی ذریتوں کو انہیں سیاہ کنویں میں لے جا کر رکھنا ہو گا تاکہ وہ ایک بار پھر توانا ہو کر تمہارے اور جوزف کے مقابلے پر آ سکیں جب تک وہ کمزور رہیں گے تمہیں اور جوزف کو آگے بڑھنے کا موقع ملتا رہے گا اور وہ تمہارے آڑے نہیں آئیں گے اس طرح تم جلد اپنے مخصوص ہدف تک پہنچ جاؤ گے اور تمہارا ہدف شیطان یوگی ہے''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''پانی سے لگنے والی کوڑوں کی ضربوں سے انہیں زیادہ نقصان تو نہیں ہو گا''...... عمران نے بدستور تشویش زدہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے ساتھیوں کو معمولی سی بھی تکلیف دینے کے لئے آمادہ نہ ہو رہا ہو۔

''اذیت تو بہرحال انہیں ہو گی لیکن میں نے جیسے تمہیں بتایا ہے

کہ تم انہیں جتنی اذیت دو گے وہ اتنا ہی تم سے دور رہنے پر مجبور ہوں گے۔ ان کا تم سے دور رہنا ہی بہتر ہے ورنہ وہ پلٹ پلٹ کر تم پر اور جوزف پر جان لیوا حملے کریں گے جن سے تم دونوں کو اپنا دفاع کرنا بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ اگر میں صاف اور سیدھی بات کروں تو وہ یہ ہے کہ اگر ان کا ایک بھی داؤ چل گیا تو تم دونوں آخرت کے سفر پر روانہ ہو سکتے ہو۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم انہیں خود سے دور کرنے کے لئے کس قدر اذیت دیتے ہو تاکہ وہ کمزور سے کمزور ہو کر تم دونوں سے دور رہ سکیں“...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ یہ بتائیں کہ انہیں ضربیں لگانے کے لئے مجھے ان پر پانی کیسے ڈالنا پڑے گا۔ میرا مطلب ہے کہ کیا میں دور سے ان پر پانی کا چھڑکاؤ کر سکتا ہوں یا اس کے لئے مجھے خاص طور پر ان کے نزدیک جانا پڑے گا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ تمہیں ان کے نزدیک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سے کہا تو ہے کہ ان کے جسموں پر پانی کا ایک ایک قطرہ بھی کافی ہے۔ انہیں کوڑوں کی سی ضربات لگیں گی اور وہ چیختے چلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ پانی تم ان پر دور سے بھی اچھال کر پھینک سکتے ہو“...... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

”کیا میں اکیلا ان پر پانی پھینک کر انہیں اذیت میں مبتلا کر سکتا ہوں یا میرے دوسرے ساتھی بھی انہیں اس اذیت میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ میرے دوسرے ساتھیوں سے مراد جوزف، جوانا اور ٹائیگر ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کوئی بھی انسان ان پر پانی پھینکے گا تو ان کی حالت غیر ہو جائے گی۔ پانی کا انسانی ہاتھوں میں ہونا یا انسانی ہاتھوں میں موجود کسی کوزے یا برتن میں ہونا بھی ان کے لئے عذاب کا باعث بن سکتا ہے“...... شاہ صاحب نے کہا۔

”ایسا کرنے سے ان میں سے کوئی ہلاک تو نہیں ہو گا“۔ عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ ان کی ہلاکت تو نہیں ہو گی لیکن پانی سے ان کی حالت مردوں سے بدتر ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمہیں بھی احتیاط سے کام لینا ہو گا کہ ان پر کم سے کم پانی کے ہتھیار کا استعمال کرنا تاکہ ان کو زیادہ نقصان نہ ہو“...... شاہ صاحب نے سنجیدگی سے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ وہ کافی دیر تک شاہ صاحب کے پاس بیٹھا رہا پھر اس نے شاہ صاحب سے اجازت لی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کارکا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دونوں نے شاہ صاحب سے ہاتھ ملایا اور پھر انہیں سلام کرتے ہوئے مسجد سے ملحقہ حجرے سے نکل کر باہر آ گئے۔

”تم یہاں کیا کر رہے تھے“...... عمران نے حجرے سے باہر نکل

کر کارکا سے کہا۔

''آپ کا انتظار'' ...... کارکا نے جواب دیا۔

''میرا انتظار۔ کیا مطلب'' ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ میری بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہو رہے تھے اس لئے میں شاہ صاحب کے پاس آ گیا۔ شاہ صاحب کا کہنا تھا کہ آپ ان سے مشورہ کرنے کے لئے ضرور آئیں گے اور جب بھی اس معاملے پر آپ کی ان سے بات ہو گی تب آپ ان کی بات ضرور مان جائیں گے چونکہ مجھے آپ کے ساتھیوں سے خطرہ تھا کہ وہ آپ کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ مجھے بھی پکڑ سکتے ہیں اس لئے شاہ صاحب نے مجھے یہیں رکنے کا حکم دیا تھا اور میں تب سے یہیں موجود ہوں'' ...... کارکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں یہاں آنا تھا تو کم از مجھے یا جوزف کو ہی بتا دیتے'' ...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ کیا آپ میری وجہ سے پریشان ہو رہے تھے''۔ کارکا نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ یہ سارا جھمیلا تمہاری وجہ سے ہی ہو رہا ہے۔ اس معاملے سے تم ہی بھاگ جاؤ گے تو میں پریشان نہیں ہوں گا تو کیا کروں گا'' ...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو کارکا بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلیں اسی بہانے پتہ تو چلا کہ آپ کو میری کچھ تو فکر ہے''۔

کارکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اتنی بھی نہیں ہے'' ...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''چلیں جتنی بھی ہے میرے لئے وہ بہت ہے'' ...... کارکا نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

''اب تم کوئی حسین و جمیل حسینہ نہیں ہو کہ میں تمہارے لئے فکر کرتا پھروں۔ تم جن ہو اگر جن زادی ہوتے تو شاید میں تمہارے اس طرح جانے سے فکر مند ہو جاتا'' ...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''آپ کہیں تو میں آپ کے لئے کسی حسین و جمیل لڑکی کا روپ دھار لیتا ہوں'' ...... کارکا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو بھی روپ دھار لو تم میرے لئے گونگلو کے گونگلو ہی رہو گے'' ...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''گونگلو۔ کیا مطلب'' ...... کارکا نے چونک کر کہا۔

''گونگلو تمہاری طرح ہی گول مٹول ہوتا ہے اوپر سے گلابی اور نیچے سے سفید۔ تمہاری رنگت سفید ہے اور چہرے پر گلابی رنگ بھی ابھرا ہوا ہے۔ نجانے کیوں تمہاری شکل دیکھتے ہی میری آنکھوں کے سامنے گونگلو آ جاتا ہے وہ بھی تازہ گونگلو'' ...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''آپ میرا نام کارکا ہی رہنے دیں۔ اگر یہ نام گونگلو جناتی دنیا کے کسی جن کو پتہ چل گیا تو پھر وہ مجھے اسی نام سے پکارنا شروع کر دیں گے اور پھر میں ......'' کارکا کہتے کہتے رک گیا۔

"اور پھر میں کیا"...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پھر سچ مچ کا گونگلو ہی بن کر رہ جاؤں گا"...... کارکا نے معصومیت سے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں تمہیں گونگلو نہیں کہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا کہیں گے۔ کارکا"...... کارکا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کارکا نہیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تو پھر اور کیا کہیں گے آپ مجھے"...... کارکا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"احمق جن"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کارکا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لے۔

"احمق جن کہنے سے بہتر ہے آپ مجھے گونگلو ہی کہہ لیں"۔ کارکا نے منہ بنا کر کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... کار کے قریب پہنچ کر کارکا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کون سا پروگرام"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مہا یوگی کی ہلاکت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ کب چلیں گے میرے ساتھ ساندر بن کے جنگلات میں"...... کارکا نے سنجیدگی

سے پوچھا۔

"دیکھتے ہیں۔ پہلے میں اپنے دوسرے ساتھیوں سے بات تو کر لوں"...... عمران نے کہا تو کارکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنی ٹو سیٹر کار میں آیا تھا جو مسجد سے دور احاطے کے باہر کھڑی تھی۔ عمران نے کار کے پاس آ کر ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ کارکا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم میرے ساتھ چلو گے"...... عمران نے اسے بیٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"اگر آپ کو نہیں پسند تو میں پیدل آ جاتا ہوں"...... کارکا نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ ٹھیک ہے۔ چلو"...... عمران نے کہا اور اس نے اگنیشن میں چابی لگائی اور کار سٹارٹ کر کے اسے موڑ کر سڑک کی طرف لے گیا اور پھر مین روڈ پر آتے ہی اس نے کار شہر کی طرف دوڑانی شروع کر دی۔ ابھی اس نے دو تین کلو میٹر کا ہی سفر طے کیا ہو گا کہ اچانک کارکا بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا ہوا۔ کسی سانپ نے کاٹ لیا ہے"...... اسے اچھلتے دیکھ کر عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کار روکیں۔ جلدی کار روکیں"...... کارکا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کار روکیں۔ جلدی کریں"...... کارکا نے اسی انداز میں

کہا تو عمران غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کارکا کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور خوف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے کار کی رفتار کم کی اور پھر اس نے کار سڑک کی سائیڈ پر لے جا کر روک دی۔

''کار سے نکلیں۔ جلدی کریں''...... کارکا نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے اسی انداز میں کہا۔

''ہوا کیا ہے۔ مجھے کچھ بتاؤ تو سہی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کارکا کا یہ انداز اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ اچھا بھلا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا پھر اچانک نجانے اسے کیا ہو گیا کہ وہ نہ صرف اچھل پڑا تھا بلکہ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''آپ کار سے باہر آئیں تو بتاتا ہوں''...... کارکا نے کہا تو عمران منہ بناتا ہوا کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ کارکا فرنٹ سے گھوم کر اس کی طرف آیا اور اس نے یکلخت عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

''بھاگیں''...... کارکا نے تیز لہجے میں کہا۔

''بھاگیں۔ کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جلدی کریں عمران صاحب۔ کار کے نیچے ٹائم بم لگا ہوا ہے وہ کسی بھی لمحے بلاسٹ ہو سکتا ہے اس لئے جلدی بھاگیں یہاں

سے ورنہ......'' کارکا نے چیختے ہوئے کہا تو عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ کارکا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سامنے سڑک پر بھاگتے چلے گئے۔ مضافات سے آنے والی سڑک خالی پڑی ہوئی تھی۔ سامنے چند چھوٹی پہاڑیاں تھی اور سڑک کی دوسری سائیڈ پر کھائیاں تھیں۔ کارکا، عمران کا ہاتھ پکڑے کھائیوں والی سمت بھاگ رہا تھا۔ ابھی وہ عمران کو لے کر کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ ان کے عقب میں کان پھاڑ دھماکا ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے عقب سے اچانک کسی طاقتور دیو نے اسے پوری قوت سے دھکا دے دیا ہو۔ اس کا جسم ہوا میں اٹھا اور پھر وہ بری طرح سے ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا کھائیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہی حال کارکا کا ہوا تھا۔ دھماکا ہوتے ہی اس کا ہاتھ عمران کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور وہ بھی ہوا میں قلابازیاں کھاتا ہوا اُڑتا چلا جا رہا تھا۔

"ہم نو ہیں اور ہمیں صرف دو افراد کو ہلاک کرنا ہے۔ ایک عمران اور دوسرا جوزف تو کیوں نہ ہم دو گروپ بنا لیں۔ ایک گروپ عمران کے خلاف کام کرے گا اور دوسرا جوزف کے خلاف"...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ چونکہ انہیں عمران کا نام لینے کی اجازت مل گئی تھی اس لئے وہ کھل کر اس کا نام لے سکتے تھے اور اس سے انہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانا پڑ رہی تھی اور وہ مہا ناگنی اور ہاگار کے حکم سے اسی وقت عمران اور جوزف کو ہلاک کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔

چونکہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے انہیں پلاننگ کرنے کی ضرورت تھی اور اسلحہ درکار تھا اس لئے انہوں نے رانا ہاؤس یا کسی اور پوائنٹ پر جانے کی بجائے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر آنے کو ترجیح دی تھی جہاں انہیں ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے مل سکتا تھا۔ عمران اور

جوزف پر جان لیوا حملے کرنے سے پہلے وہ مل بیٹھ کر ان کے خلاف پلاننگ کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ جلد سے جلد اپنا کام پورا کر سکیں اور ان دونوں کو ہلاک کر سکیں۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اگر ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ چپکے رہے تو نہ ہم عمران تک پہنچ سکیں گے اور نہ جوزف تک۔ ہمیں گروپس کی صورت میں ان کے خلاف کام کرنا ہو گا تاکہ جلد سے جلد ان کا خاتمہ کیا جا سکے"...... صفدر نے جولیا کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم ابھی سے اپنے گروپ بنا لیتے ہیں اور اپنے اپنے مشن پر روانہ ہو جاتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"آپ ہماری ڈپٹی چیف ہیں۔ آپ بتائیں کس گروپ میں کون ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہم نو افراد ہیں۔ میں، صالحہ تم، صفدر اور کیپٹن شکیل ایک گروپ اور فور سٹارز کا تو پہلے سے ہی ایک گروپ ہے اس لئے یہ چاروں ایک ساتھ اور ہم ایک ساتھ کام کریں گے"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب ہمیں ٹارگٹس کے بارے میں بھی بات کر لینی چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ عمران کو ہم ٹارگٹ کریں گے یا آپ کا گروپ"...... صدیقی نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہمارا گروپ عمران کو ٹارگٹ کرے گا اور تم جوزف کو ٹارگٹ

کرو گے“...... جولیا نے سادہ سے لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کچھ دیر تک وہ آپس میں باتیں کرتے رہے پھر صدیقی اپنے ساتھیوں کو لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ عمران کو سنبھالیں، ہم جوزف کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں“...... صدیقی نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور صدیقی اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

”اب ہمیں بھی اپنے مشن پر روانہ ہو جانا چاہئے“...... تنویر نے کہا۔ اس کے انداز میں بے چینی مترشح تھی جیسے وہ جلد سے جلد عمران کو ٹارگٹ کرنا چاہتا ہو۔

”ہاں ٹھیک ہے۔ چلو اٹھو“...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی وہ چاروں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسلحہ ان کے پاس پہلے سے موجود تھا اس لئے وہ سب میٹنگ ہال سے نکل کر برآمدے میں آ گئے اور برآمدے سے ہوتے ہوئے پورچ کی طرف بڑھ گئے۔

”ہم الگ الگ جانے کی بجائے ایک ہی کار میں چلتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد بھی کر سکیں“...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے اپنی کار نکالی۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور صفدر کھلے ہوئے گیٹ سے کار نکال کر باہر لے آیا۔

”ہو سکتا ہے کہ عمران اس وقت اپنے فلیٹ میں ہو۔ ہمیں پہلے اس کے فلیٹ کی طرف ہی چلنا چاہئے“...... تنویر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صفدر کار عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑانے لگا۔ آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ کنگ روڈ پہنچ گیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں صفدر نے عمران کے فلیٹ کے سامنے سڑک کے کنارے کار روکی اور وہ سب کار سے نکل کر باہر آ گئے۔

”تم تینوں یہیں رکو۔ میں اور تنویر اوپر جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران باہر ہو۔ اگر وہ باہر کہیں نظر آئے تو تم تینوں فوراً اس پر حملہ کر دینا اور اگر وہ ہمیں اوپر فلیٹ میں نظر آ گیا تو ہم دونوں اسے ہلاک کر دیں گے“...... جولیا نے کہا تو صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں ہلا دیئے۔

”آؤ تنویر“...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر کا چہرہ جولیا کی بات سن کھل اٹھا تھا کہ وہ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اسے اپنے ساتھ لے جا رہی ہے۔ دونوں نے تیز تیز چلتے ہوئے سڑک کراس کی اور پھر وہ سیڑھیوں کی طرف آ گئے اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دوسرے فلور پر آ گئے اور بالکنی کے پاس بنے ہوئے راستے سے ہوتے ہوئے عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ جولیا کے ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھا اس نے ہینڈ بیگ کھول کر اس میں موجود مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑ لیا جبکہ تنویر کا ہاتھ بھی اس کی جیب میں تھا جس میں مشین پسٹل تھا۔

عمران کے فلیٹ کے دروازے پر آ کر وہ دونوں رک گئے۔ انہوں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ جولیا نے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر نے آگے بڑھ کر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ اندر بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اندر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"کون ہے"...... اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں ہوں۔ دروازہ کھولو"...... جولیا نے کرخت لہجے میں کہا تو دوسرے ہی لمحے دروازہ کھل گیا اور سلیمان کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا تنویر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کی لات چلی اور سلیمان بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر پیچھے راہداری کے فرش پر جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جولیا اور تنویر فوراً اندر داخل ہو گئے۔

"دروازہ بند کر کے لاک کر دو"...... جولیا نے سلیمان کی طرف بڑھتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا تیز تیز چلتی ہوئی سلیمان کے قریب آئی اور اس نے ہینڈ بیگ سے مشین پسٹل نکال اس کا رخ سلیمان کی طرف کر دیا۔ سلیمان جو حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

"چپ چاپ پڑے رہو۔ اگر کوئی حرکت کی تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گی"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور سلیمان

جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا وہیں ساکت ہو کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں مس جولیا۔ میں سلیمان ہوں۔ عمران صاحب کا باورچی"...... سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانتی ہوں"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"تو پھر یہ سب کیا ہے۔ یہ پسٹل......" سلیمان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کہاں ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں ابھی تھوڑی دیر پہلے آبائی گاؤں سے واپس آیا ہوں۔ جب میں یہاں آیا تو فلیٹ خالی تھا"۔ سلیمان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ اندر جا کر چیک کرو"...... جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین پسٹل ہاتھ میں لئے تیزی سے اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... جولیا نے سلیمان سے کہا تو سلیمان حیران اور پریشان انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جولیا کو اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ جولیا اس طرح اور اس انداز میں بھی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو سکتی ہے۔

"ہوا کیا ہے اور آپ اس قدر بدلی ہوئی کیوں دکھائی دے رہی ہیں"...... سلیمان نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اَپ۔ تم مجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتے"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ سے سوال کرنا گناہ ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ موت بن کر میں تمہارے سامنے کھڑی ہوں۔ سوال میرے ہوں گے اور جواب تمہارے اس لئے جو میں پوچھ رہی ہوں مجھے اس کا سیدھا اور صاف جواب دو"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ میں نہیں جانتا عمران صاحب کہاں ہیں۔ میں تو کئی روز سے اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا آج ہی بلکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے لوٹا ہوں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے تنویر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا منہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... اسے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔

"وہ نہیں ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بات کیا ہے۔ آپ اس طرح عمران صاحب کو کیوں ڈھونڈ رہے ہیں۔ آپ کا انداز دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ عمران صاحب کو یہاں گرفتار کرنے آئے ہوں"...... سلیمان نے

کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"گرفتار کرنے نہیں۔ ہم اسے ہلاک کرنے آئے ہیں۔ سمجھے تم"...... تنویر نے غرا کر کہا تو سلیمان اچھل پڑا۔

"ہلاک کرنے۔ لیکن کیوں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم دشمنوں کو زندہ نہیں چھوڑتے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب اور آپ کے دشمن۔ میں کچھ سمجھا نہیں"۔ سلیمان نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہیں سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن کیوں"...... سلیمان نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔

"کہا نا کچھ نہیں"...... جولیا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو سلیمان ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"لگتا ہے اسے ہمارے آنے کا پتہ چل گیا تھا اس لئے وہ یہاں سے نکل گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ جائے گا کہاں۔ ہم اسے ڈھونڈ لیں گے"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"تو پھر آئیں۔ ہمیں یہاں رک کر کیا کرنا ہے"...... تنویر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو۔ عمران آئے تو اسے بتا دینا کہ وہ دنیا کے کسی کونے میں

بھی جا کر چھپ جائے ہم اسے ڈھونڈ لیں گے اور وہ جیسے ہی ہمارے سامنے آئے گا ہم اسے ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے“۔ جولیا نے سلیمان سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے کہہ دوں گا“...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

”اسے کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ جب آئے گا تو اسے خود ہی پتہ چل جائے گا کہ ہم اس کی تلاش میں ہیں۔ یہ اسی کا ساتھی ہے۔ ہم اس کی لاش یہیں گرا دیتے ہیں۔ اس کی لاش دیکھتے ہی عمران سمجھ جائے گا کہ ہم اسے تلاش کر رہے ہیں“۔ تنویر نے کہا۔

”او کے۔ مار دو اسے گولی“...... جولیا نے کہا تو سلیمان اچھل پڑا جبکہ جولیا کی بات سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ سلیمان کچھ کرتا تنویر نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا اور یکلخت فائرنگ کر دی۔ سلیمان اچھلا اور چیختا ہوا نیچے فرش پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے مشین پسٹل کی ساری گولیاں اس کے جسم میں گھس گئی ہوں۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈائمنڈ ہارٹ

مصنف

ظہیر احمد

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ ایک ایسا ڈائمنڈ جسے کمپیوٹر ڈرائیو کی طرز پر بنایا گیا تھا۔

ڈائمنڈ ہارٹ ⟸ جس میں سر سلطان پاکیشیا کے تمام اداروں کی معلومات ایک جگہ اکٹھی کرنا چاہتے تھے۔

عامر جبران ⟸ سر سلطان کا بھانجا۔ جس نے سر سلطان کی موجودگی میں سیکرٹ سنٹر سے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کر لیا۔ کیوں ——؟

عامر جبران ⟸ جس نے گریٹ لینڈ کی ایک پرنسز کے لئے ڈائمنڈ ہارٹ چوری کیا تھا۔ کیوں ——؟

پرنسز مارگریٹ ⟸ جو گریٹ لینڈ کی ایک طاقتور ایجنسی کی لیڈی ایجنٹ تھی۔

پرنسز مارگریٹ ⟸ جس نے عامر جبران سے ڈائمنڈ ہارٹ حاصل کرتے ہی اسے ہلاک کرا دیا۔ کیوں ——؟

گریٹ ایجنسی ⟸ گریٹ لینڈ کی ایک تیز رفتار اور خوفناک ایجنسی جس کا چیف ایک لارڈ تھا۔

لارڈ ٹیموتھی ⟸ گریٹ ایجنسی کا چیف۔ جو درندوں سے زیادہ خونخوار اور وحشیوں سے زیادہ بے رحم تھا۔

ڈینجر مین ⟸ ایک ایسا کرمنل۔ جس نے گریٹ لینڈ کے ایک جنگل میں لارڈ ٹیموتھی سے بچنے کے لئے اپنے بے شمار ساتھیوں کے ساتھ پناہ لے رکھی تھی۔

وہ لمحہ ⟸ جب عمران اور اس کے ساتھی ڈینجر مین اور اس کے کرائم ٹرائب پہنچ گئے۔

وہ لمحہ ⟸ جب پرنسز مارگریٹ اپنے چیف لارڈ ٹیموتھی اور لارڈ ٹیموتھی، پرنسز مارگریٹ کو ہلاک کرنے پر تل گئے۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ ⟸ جب پرنسز مارگریٹ کے حکم پر کرائم ٹرائب میں موجود تمام کرمنلز اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر میزائل برسائے گئے اور سارا جنگل آگ سے بھڑک اٹھا۔

لارڈ فورٹ ⟸ جسے لارڈ ٹیموتھی نے ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔

وہ لمحہ ⟸ جب عمران اور اس کے ساتھی لارڈ فورٹ میں داخل ہو کر لارڈ ٹیموتھی کی قید میں پہنچ گئے۔

وہ لمحہ ⟸ جب لارڈ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نئے انداز کی بھیانک موت سے ہمکنار کرنا شروع کر دیا۔

وہ لمحہ ⟸ جب مشن مکمل ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہوا کہ وہ جس ڈائمنڈ ہارٹ کو حاصل کرنے گریٹ لینڈ آئے تھے وہ نقلی تھا۔

اصلی ڈائمنڈ ہارٹ کہاں تھا۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مل سکا۔ یا ——؟

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666